اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:

شَرَفُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿اُمتِ محمدیہ کا عزّ و شرف﴾

۱. فَصْلٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿اُمتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

۴. فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

۵. فَصْلٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِيْنَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿اس اُمت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿ اُمتِ محمدیہ کے شرف کا بیان ﴾

٨٠١ / ١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُکَ، وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ

الحديث الرقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنَّة سبعون ألفا بغير حسابٍ، ٥ / ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥، وفى كتاب: الطب، باب: مَنِ اكْتَوَى أو كَوَى غيرَهُ، وفضل من لم يَكْتَوِ، ٥ / ٢١٥٧، الرقم: ٥٣٧٨، وفى كتاب: الطب، باب: من لَمْ يَرْقِ، ٥ / ٢١٧٠، الرقم: ٥٤٢٠، وفى كتاب: الأنبياء، باب: وفاة موسى وذكرِهِ بعدُ، ٣ / ١٢٥١، الرقم: ٣٢٢٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١ / ١٧٩۔ ١٩٩، الرقم: ٢١٦۔ ٢٢٠، والترمذى فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (١٦)، ٤ / ٦٣١، الرقم: ٢٤٤٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٧٨، الرقم: ٧٦٠٤، وابن حبان فى الصحيح، ١٣ / ٤٤٧۔ ٤٤٨، الرقم: ٦٠٨٤، ٦٤٣٠، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤٢٢، الرقم: ٢٨٠٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٧١، الرقم: ٢٤٤٨، وأبو يعلى فى المسند، ٩ / ٢٣٣، الرقم: ٥٣٤٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٨ / ٢٤١، الرقم: ٦٠٥۔

قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: زَادُعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر (تمام) امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ (یا رسول اللہ!) آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ عرض کیا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لئے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر (کامل) بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ، اسے ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔''

٨٠٢ / ٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ:

الحديث الرقم ٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: كيف الحشر، ٥/٢٣٩٢، الرقم: ٦١٦٣، وفي كتاب: الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٨، الرقم: ٦٢٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٢١، والترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صف أهل الجنة، ٤/٦٨٤، الرقم: ٢٥٤٧، وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٢، الرقم: ٤٢٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٠٩، الرقم: ١١٣٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٦، الرقم: ٣٦٦١، والبزار في المسند، ٥/٢٣٧، الرقم: ١٨٥٠۔

أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہم ایک قبہ (یعنی مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہلِ جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم (تعداد میں) اہل جنت میں سے نصف ہو گے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہیں ہو گا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال۔‘‘

۸۰۳ / ۳۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث الرقم ۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة الجنة عن رسول اللہ ﷺ، باب: ما جاء فی کم صَفّ أهل الجنّة، ۴/ ۶۸۳، الرقم: ۲۵۴۶، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ۲/ ۱۴۳۴، الرقم: ۴۲۸۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۳۴۷، الرقم: ۲۲۹۹۰، ۲۳۰۵۲، ۲۳۱۱۱، والدارمی فی السنن، ۲/ ۴۳۴، الرقم: ۲۸۳۵، وابن حبان فی الصحیح، ۱۶/ ۴۹۸، الرقم: ۷۴۵۹، والبزار فی المسند، ۵/ ۳۶۸، الرقم: ۱۹۹۹، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۶/ ۳۱۵، الرقم: ۳۱۷۱۳، والحاکم فی المستدرک، ۱/ ۱۵۵، الرقم: ۲۷۳، والطبرانی فی المعجم الصغیر، ۱/ ۶۷، الرقم: ۸۲، فی المعجم الأوسط، ۲/ ۷۷، الرقم: ۱۳۱۰، وفی المعجم الکبیر، ۱۰/ ۱۸۴، الرقم: ۱۰۳۹۸، وأبو یعلی فی المعجم، ۱/ ۱۸۳، الرقم: ۲۱۱۔

''حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔''

٨٠٤ / ٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا، وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام اُمتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔''

٨٠٥ / ٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث الرقم ٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٢٨٩، الرقم: ٩٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٦٩، والهندي في كنزل العمال، ١١ / ٤١٦، الرقم: ٣١٩٥٣۔

الحديث الرقم ٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطلاق، باب: طلاق المكره والناسي، ١ / ٦٥٩، الرقم: ٢٠٤٣، وابن حبان عن بن عباس رضى الله عنهما في الصحيح، ١٦ / ٢٠٢، الرقم: ٧٢١٩، والحلكم في المستدرك، ٢ / ٢١٦، الرقم: ٢٨٠١، والدارقطني في السنن، ٤ / ١٧٠، الرقم: ٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤ / ١٧٢، الرقم: ٢٠٤، وعبد الرزاق نحوه في المصنف، ٦ / ٤١٠، الرقم: ١١٤١٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣ / ٩٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٣٥٦، الرقم: ١٤٨٧١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ٥٢، الرقم: ٧٦٦ وفي المعجم الأوسط، ٨ / ١٦١، الرقم: ٨٢٧٣، وفي المعجم الكبير، ٢ / ٩٧، الرقم: ١٤٣٠، وفي مسند الشاميين، ٢ / ١٥٢، الرقم: ١٠٩٠۔

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا، نسیان اور جبر و اکراہ معاف فرما دیا ہے۔‘‘

٨٠٦ / ٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان کی دل کی باتوں (یعنی وساوس وخیالات) کو معاف فرما دیا ہے جب تک وہ اس پرعمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔‘‘

٨٠٧ / ٧۔ عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ رَضِيَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ الْيُسْرَ وَكَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ قَالَهَا ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِرِجَالِ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت محجن بن ادرع سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امت (محمدیہ) کے لئے آسانی کو پسند فرمایا ہے اور (اس کے لئے) تنگی کو ناپسند فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ بیان فرمایا۔‘‘

الحديث الرقم ٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، ١ / ١١٦، الرقم: ١٢٧، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الطلاق، باب: من طلّق فی نفسه ولم يتكلم به، ١ / ٦٥٨، الرقم: ٢٠٤٠، والنسائی فی السنن الكبرى، ٣ / ٣٦٠، الرقم: ٥٦٢٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٥٥، الرقم: ٧٤٦٤، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ٥٢، الرقم: ٨٩٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٠ / ١٧٩، الرقم: ٤٣٣٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٤ / ٨٥، وأبويعلى فی المسند، ١١ / ٢٧٦، الرقم: ٦٣٨٩، والبيهقی فی شعب الإيمان ١ / ٢٩٩، الرقم: ٣٣٢۔

الحديث الرقم ٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠ / ٢٩٨، الرقم: ٧٠٧، والهيثمی فی مجمع الذوائد، ٤ / ١٥، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ١ / ٣٤٣، الرقم: ٢٣٧۔

٨٠٨ / ٨۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: يَوْمًا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ نَفْسَهُ قُبِضَتْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: رَبِّي اسْتَشَارَنِي...... وَفِيْهِ: وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيْرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَى مَنْ قَبْلَنَا وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا مِنْ حَرَجٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کا وصال اقدس ہوگیا ہے پھر جب آپ ﷺ سجدہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب کیا...... اس میں بیان فرمایا: اور ہمارے لئے وہ بہت سی چیزیں حلال کر دیں جو ہم سے قبل (امتوں پر) ممنوع تھیں اور ہم پر اس دنیا میں کوئی تنگی (روا) نہیں رکھی۔''

٨٠٩ / ٩۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَمِيْنِي مِثْلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ.

الحديث الرقم ٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٩٣، الرقم: ٢٣٣٨٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٥ / ٣٩٣۔

الحديث الرقم ٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٩٩، الرقم: ٢١٧٨٥، والحاكم فى المستدرك، ٢ / ٥٢٠، الرقم: ٣٧٨٤، وابن حبان نحوه فى الصحيح، ٣ / ٣٢٤، الرقم: ١٠٤٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ١٧، الرقم: ٢٧٤٥، والطيالسى فى المسند، ١ / ٤٨، الرقم: ٣٦١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٩١، الرقم: ٢٨٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ٢٢٥: ٢ / ٢٥٠: ١٠ / ٣٤٤ وقال: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہو گی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انہیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ ان میں حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت تک کے لوگ ہوں گے؟...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے اعضاءِ وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہو گا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہو گی۔''

۸۱۰ / ۱۰۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَکَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ. وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ، وَأَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت ابوذر اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہو گا۔''

الحديث الرقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۱۹۹، الرقم: ۲۱۷۸۸۔

۸۱۱ / ۱۱۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: تَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلَّةٌ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ الشَّمْسِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حَسَابٌ وَلَا عَذَابٌ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُم مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ أَعْظَمِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ يَجِيءُ رَبُّکَ عزوجل ثُمَّ يُوْضَعُ الْمِيْزَانُ وَالْحِسَابُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی جو افق پر چھا جائے گی ان کا نور سورج کی طرح ہوگا سو ایک ندا دینے والا ندا دے گا ’’نبی اُمِّی‘‘ پس اس نداء پر ہر امی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے سو وہ جنت میں داخل ہوں گے ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہو گا پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح کا ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا جائے گا سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا ’’نبی اُمِّی‘‘ پس اس ندا پر ہر اُمّی نبی متوجہ ہوجائے گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کی امت ہے پس وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں

الحديث الرقم ۱۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۸ / ۱۷۳، الرقم: ۷۷۲۳، وفی مسند الشاميين، ۲ / ۲۰۱، الرقم: ۱۱۸۵، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰ / ۴۰۹۔

گے پھر اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا ان کا نور افق پر چھا جائے گا پس ندا دینے والا آواز دے گا: ’’نبی اُمّی‘‘، پس اس پر ہر امی نبی متوجہ ہوجائے گا، کہا جائے گا: (اس سے مراد بھی) محمد اور ان کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر آپ ﷺ کا رب (اپنی شان کے لائق) تشریف لائے گا پھر میزان وحساب قائم کیا جائے گا۔‘‘

۸۱۲ / ۱۲۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۱۰]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمان الٰہی: ’’تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔‘‘ کے بارے میں فرمایا: تم ستر (۷۰) اُمتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔‘‘

الحديث الرقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آلِ عمران، ۵ / ۲۲۶، الرقم: ۳۰۰۱، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ۲ / ۱۴۳۳، الرقم: ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۶۱، الرقم: ۱۱۶۰۴: ۴ / ۴۴۷: ۵ / ۳، والحاکم فی المستدرک، ۴ / ۹۴، الرقم: ۶۹۸۷، والبيهقی فی السنن الکبری، ۹ / ۵، والطبرانی فی معجم الکبير، ۱۹ / ۴۱۹، الرقم: ۱۰۱۲، ۱۰۲۳، وعبد بن حميد فی المسند، ۱ / ۱۵۶، الرقم: ۴۱۱، والرويانی فی المسند، ۲ / ۱۱۵، الرقم: ۹۲۴، وابن المبارک فی الزهد، ۱ / ۱۱۴، الرقم: ۳۸۲۔

٨١٣ / ١٣۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، نُكَمِّلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِيْنَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر (٧٠) اُمتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے۔“

٨١٤ / ١٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے تمام خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لئے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا۔“

الحديث الرقم ١٣: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢ / ١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٧۔

الحديث الرقم ١٤: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٩٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، والبيهقی فی السنن الكبری، ١ / ٢١٣، الرقم: ٩٦٥، واللالكائي فی اعتقاد أهل السنة، ٤ / ٧٨٣، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢ / ٣٤٨، الرقم: ٧٢٨۔ ٧٢٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ٢٦٠، ٨ / ٢٦٩۔

۸۱۵ / ۱۵۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ. فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُکَ لِأُمَّتِکَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِکُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دو

الحديث الرقم ۱۵: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ٤/ ۲۲۱۵، الرقم: ۲۸۸۹، والترمذی فی السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء فی سوال النبي صلی الله علیه وآله وسلم ثلاثا فی أمته، ٤/ ٤٧٢، الرقم: ۲۱۷٦، وأبو داود فی السنن، كتاب: الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ٤/ ٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ۲۷۸، الرقم: ۲۲٤٤٨، ۲۲٥٠٥، والبزار فی المسند، ٨/ ٤١٣، الرقم: ٣٤٨٧، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ٤٩٦، الرقم: ٨٣٩٠، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣١١، الرقم: ٣١٦٩٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ١٠٩، الرقم: ٦٧١٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ٩/ ١٨١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٢/ ٢٩٦، الرقم: ٣٣٤٧۔

خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کیا جائے اور نہ ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو واپس نہیں لوٹایا جا سکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ (وہ دشمن ان کے خلاف ہر طرف سے اکٹھے) ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے خود بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔‘‘

٨١٦ / ١٦۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ أَدْرَکَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ، إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ اللهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے۔ اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روزِ قیامت میرے پاس ہی حمد کا جھنڈا ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے اور تین چیزوں سے انہیں نجات عطا کی۔ ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں کرے گا اور کوئی دشمن انہیں ختم نہیں کر سکے گا اور انہیں گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا۔‘‘

الحديث الرقم ١٦: أخرجه الدارمی فی السنن، باب: (٨)، مَا أُعطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الفَضْلِ، ١ / ٤٢، الرقم: ٥٤، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ٦ / ٣٢٣۔

٨١٧ / ١٧۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لئے ایسی بددعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ دوسرا یہ کہ (مجموعی طور پر) اہلِ باطل اہلِ حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرا یہ کہ تم (مجموعی طور پر کبھی) گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔''

٨١٨ / ١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُوْمَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيْهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. فَيُقَالُ: هَذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (امت مسلمہ) وہ (خوش نصیب) امت ہے جس پر (اللہ تعالیٰ کی خصوصی) رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے جب قیامت کا دن ہو گا تو ہر ایک مسلمان کو ایک کافر دے کر کہا جائے گا یہ تمہارا دوزخ کا فدیہ ہے۔''

الحديث الرقم ١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الفتن، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ٤ / ٩٨، الرقم: ٤٢٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٢٩٢، الرقم: ٣٤٤٠، وفي مسند الشاميين، ٢ / ٤٤٢، الرقم: ١٦٦٣۔

الحديث الرقم ١٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: في صفة أمة محمد صلی الله علیه وآله وسلم، ٢ / ١٤٣٤، الرقم: ٤٢٩٢، وأبو حنيفة عن أبي موسى رضی الله عنه في المسند، ١ / ١٥٥، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ١٩٠، الرقم: ٥٣٧، والمروزي في الفتن، ٢ / ٦١٨، الرقم: ١٧٢٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾

٨١٩ / ١٩۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی جو اُن کی مدد نہیں کرے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی روزِ قیامت) آئے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔''

٨٢٠۔ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي

الحديث رقم ١٩: أخرجه البخاری فی الصحيح،كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبی ﷺ آية فآراهم انشقاق القمر، ٣ / ١٣٣١، الرقم: ٣٤٤٢، وفی كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالی: إنما قولنا لشیء، ٦ / ٢٧١٤، الرقم: ٧٠٢٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله ﷺ: لا تزال طائفة من أمتی ظاهرين علی الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣ / ١٥٢٤، الرقم: ١٠٣٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ١٠١، وأبو يعلی فی المسند، ١٣ / ٣٧٥، الرقم: ٧٣٨٣، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٩ / ٣٨٠، الرقم: ٨٩٣، واللالكائی فی اعتقاد أهل السنة، ١ / ١١٠، الرقم: ١٤٤۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علاماتِ النبوة في الإسلام، ٣ / ٣١٥، الرقم: ٣٣٩٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل النظر إليه ﷺ وتمنيه، ٤ / ١٨٣٦، الرقم: ٢٣٦٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ١٦٧، الرقم: ٦٧٦٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣١٣، الرقم: ٨١٢٦، والعسقلانی فی فتح الباری، ٦ / ٦٠٧، والنووی فی شرحه علی صحيح مسلم، ١٥ / ١١٨، والسيوطی فی الديباج، ٦ / ٣٤٨، الرقم: ٢٣٦٤۔

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، لیکن میری زیارت کرنا (اس وقت) ہر مومن کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔''

٨٢١ / ٢١۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران، ٣: ١١٠]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔'' کے بارے میں فرمایا: تم ستّر (٧٠) اُمتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔''

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: التفسير عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٦، الرقم: ٣٠٠١، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمّة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢ / ١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٩٤، الرقم: ٦٩٨٧، والطبراني فى المعجم الكبير، ١٩ / ٤٢٢، الرقم: ١٠٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩ / ٥، والروياني فى المسند، ٢ / ١١٥، الرقم: ٩٢٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ١٥٦، الرقم: ٤١١، وابن المبارك فى الزهد، ١ / ١١٤، الرقم: ٣٨٢، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١ / ١٥٣۔

٨٢٢ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں مجھے (ایک مرتبہ) دیکھ لیں۔‘‘

٨٢٣ / ٢٣۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے معلوم نہیں اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔‘‘

٨٢٤ / ٢٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يود رؤية النبى ﷺ بأهله وماله، ٤ / ٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٦ / ٢١٤، الرقم: ٧٢٣١۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الأمثال عن رسول الله ﷺ، باب: مثل الصلوات الخمس، ٥ / ١٥٢، الرقم: ٢٨٦٩، والبزار فى المسند، ٩ / ٢٣، الرقم: ٣٥٢٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٣٠، ١٤٣، الرقم: ١٢٣٤٩، ١٢٤٨٣، والطيالسى فى المسند، ١ / ٩٠، الرقم: ٦٤٧، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢ / ٢٧٧، الرقم: ١٣٥٢، وأبو يعلى فى المسند، ٦ / ٣٨٠، الرقم: ٣٧١٧۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٩٥، الرقم: ٦٩٩١۔

مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرَى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میری اُمت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہوگی کہ وہ اپنے اہل و مال کے بدلے (اگر) میرا دیدار (ملے تو وہ) خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی دے کر ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔‘‘

۸۲۵ / ۲۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟ قَالُوْا: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوْا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے سب سے

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲ / ۸۷، الرقم: ۱۲۵٦۰، وأبو يعلى عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في المسند، ۱ / ۱٤۷، الرقم: ۱٦۰، والحاكم في المستدرك، ٤ / ۹٦، الرقم: ٦۹۹۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۳ / ٤۰۳، الرقم: ٦۲۸۸، والحسيني في البيان والتعريف، ۱ / ۱۳۰، الرقم: ۳٤٦، والهيثمي عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في مجمع الزوائد، ۸ / ۳۳۰، ٦ / ٦٥، وقال: رواه البزار وأحمد.

عجیب تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جبکہ بنفس نفیس میں خود تم میں جلوہ افروز ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا (بن دیکھے) اس پر ایمان لائیں گے۔‘‘

۸۲۶/ ۲۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانَکَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَکِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔‘‘

۸۲۷/ ۲۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: (يَارَسُوْلَ اللهِ) أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِکَ وَلَمْ يَرَکَ وَصَدَّقَکَ وَلَمْ يَرَکَ؟ قَالَ: طُوْبَى لَهُمْ طُوْبَى لَهُمْ أُوْلَئِکَ مِنَّا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۱۵۵، الرقم: ۱۲۶۰۱، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۱/ ۲۱۲، الرقم: ۵۷٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ٦۷، والحسينی فی البيان والتعريف، ۱/ ۳۲، الرقم: ٦۰: ۲/ ۹٤، الرقم: ۱۱٦۱۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸/ ۲۷٦، الرقم: ۸٦۲٤۔

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ کو دیکھا تک نہیں، آپ کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے خوشخبری ہے ان کے لئے خوشخبری ہے وہ ہم میں سے ہی ہیں۔''

٨٢٨ / ٢٨۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي وَطُوْبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں اور مجھ پر ایمان لایا۔''

٨٢٩ / ٢٩۔ عَنْ أَبِي جُمُعَةَ رضی الله عنه قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ مَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَکَ، وَجَاهَدْنَا مَعَکَ، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ

الحديث رقم ٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٢٥٧، الرقم: ٢٢٢٦٨، ٢٢١٩٢، ٢٢٣٣١، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٢١٦، الرقم: ٧٢٣٣، والحاكم عن عبدالله بن بُسر رضی الله عنه، فى المستدرك، ٤/ ٩٦، الرقم: ٦٩٩٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٨/ ٢٥٩، الرقم: ٨٠٠٩، وفى المعجم الصغير، ٢/ ١٠٤، الرقم: ٨٥٨، وأبويعلى عن أنس بن مالك رضی الله عنه فى المسند، ٦/ ١١٩، الرقم: ٣٣٩١، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٩/ ٩٩، الرقم: ٨٧، والرويانى فى المسند، ٢/ ٣١١، الرقم: ١٢٦٦۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ٣٩٨، الرقم: ٢٨٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٠٦، الرقم: ١٧٠١٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/ ٢٢، الرقم: ٣٥٣٧، وأبويعلى فى المسند، ٣/ ١٢٨، الرقم: ١٥٥٩، وابن منده فى الإيمان، ١/ ٣٧٢، الرقم: ٢١٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٦٦۔

يُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابوجمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے بھی کوئی بہتر ہو گا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ کی ہی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا (وہ اس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔‘‘

٨٣٠ / ٣٠۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعُلاَءِ الْحَضْرَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد الرحمن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس (صحابی) نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: بے شک اس امت کے آخر (دور) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لئے اجر اس امت کے اولین (دور کے لوگوں) کے برابر ہو گا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔‘‘

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البيهقي في دلائل النّبوّة، ٦ / ٥١٣، والسّيوطى فى مفتاح الجنة، ١ / ٦٨۔

فَصْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

٨٣١ / ٣١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي (أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ) عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا (یا فرمایا: امتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا) اور جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔''

٨٣٢ / ٣٢۔ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَمَرَنِي اللهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى لزوم الجماعة، ٤ / ٤٦٦، الرقم: ٢١٦٧، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٢٠١، الرقم: ٣٩٧، والمناوى فى فيض القدير، ٢ / ٢٧١۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الحلكم فى المستدرك، ١ / ٢٠٤، ٥٨٢، الرقم: ٤٠٤، ١٥٣٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٣ / ١٩٥، الرقم: ١٨٩٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨ / ١٥٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣ / ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٩، الرقم: ٣٤٢٧، ٣٤٣٠، ٣٤٣١، وأبو يعلى فى المسند، ٣ / ١٤٠، الرقم: ١٥٧١۔

”حضرت حارث اَشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے (اور وہ پانچ باتیں یہ ہیں:) جماعت کے ساتھ ہونے، نصیحت سننے، فرمانبرداری اختیار کرنے، ہجرت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ پس جو جماعت سے ایک بالشت برابر بھی الگ ہوا پس اس نے اسلام کا قلادہ (یعنی پٹہ) اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ (جماعت کی طرف) لوٹ نہیں آتا۔“

٨٣٣ / ٣٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمُ الْمُؤْمِنُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اس جگہ پر کھڑا ہوں جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان قیام فرماتے پھر فرمایا: جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے دور رہتا ہے جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جس شخص کو اس کی نیکی خوش کرے اور برائی پریشان کرے پس وہی مومن ہے۔“

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى لزوم الجماعة، ٤ / ٤٦٥، الرقم: ٢١٦٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٨٨، الرقم: ٩٢٢٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٧٠، الرقم: ٢٣١٩٤، وابن أبى عاصم فى السنة، ١ / ٤٢، الرقم: ٨٨، والعسقلانى فى فتح البارى، ١٣ / ٣١٦، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٦ / ٣٢٠.

٨٣٤ / ٣٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْمَعُ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا وَقَالَ: يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور جو اس جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔''

٨٣٥ / ٣٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت (مجموعی طور پر) کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ) اختیار کرو۔''

٨٣٦ / ٣٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١ / ١٩٩-٢٠١، الرقم: ٣٩١-٣٩٧، وابن أبي عاصم في كتاب السنة، ١ / ٣٩، الرقم: ٨٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١ / ١٠٦، الرقم: ١٥٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣ / ٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٢٥٨، الرقم: ٨١١٦، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١ / ٤٢٢، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ٢٧١.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: السَّوَادِ الْأَعْظَمِ، ٤ / ٣٦٧، الرقم: ٣٩٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢، ٤٤٧، الرقم: ١٣٦٢٣، والكناني في مصابح الزجاجة، ٤ / ١٦٩، الرقم: ١٣٩٥.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: افتراق الأمم، ٢ / ١٣٢٢، الرقم: ٣٩٩١-٣٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٤٥، الرقم: ←

بَنِي إِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بنی اسرائیل اکہتر (٧١) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت یقیناً بہتر (٧٢) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔''

٨٣٧ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنِ اثْنَيْنِ، وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل لَنْ يَّجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو (شخص) ایک سے بہتر ہیں اور تین (شخص) دو سے بہتر ہیں، اور چار (اشخاص) تین سے بہتر ہیں، پس تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی ہدایت کے سوا کسی شے پر اکٹھا نہیں کرے گا۔''

------ ١٢٥٠١، وأبويعلى فى المسند، ٧/ ٣٦، الرقم: ٣٩٤٤، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٧/ ٩٠، الرقم: ٢٤٩٩، وابن أبي عاصم فى السنة، ١/ ٣٢، الرقم: ٦٤، والمروزى فى السنة، ١/ ٢١، الرقم: ٥٣.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ١٤٥، الرقم: ٢١٣٣١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ١٧٧: ٥/ ٢١٨، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٦/ ٣٢٣.

فَصُلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخُشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنُ تُشُرِكَ بَعُدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

۸۳۸ / ۳۸۔ عَنُ عُقُبَةَ بُنِ عَامِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتُلَى أُحُدٍ، بَعُدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالُمُوَدِّعِ لِلأَحُيَاءِ وَالْأَمُوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنُبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيُنَ أَيُدِيكُمُ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيُكُمُ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوُعِدَكُمُ الْحَوُضُ، وَإِنِّي لَأَنُظُرُ إِلَيُهِ مِنُ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسُتُ أَخُشَى عَلَيُكُمُ أَنُ تُشُرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخُشَى عَلَيُكُمُ الدُّنُيَا أَنُ تَنَافَسُوهَا قَالَ: فَكَانَتُ آخِرَ نَظُرَةٍ نَظَرُتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ وَاللَّفُظُ لِلُبُخَارِيِّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مُردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے

الحديث رقم ۳۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة أحد، ۱۴۸۶/۴، الرقم: ۳۸۱۶، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۱۷۹۶/۴، الرقم: ۲۲۹۶، وأبوداود فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: الميت يصلی علی قبره بعد حين، ۲۱۶/۳، الرقم ۳۲۲۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱۵۴/۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۷۹/۱۷، الرقم: ۷۶۸، والبيهقی فی السنن الكبری، ۱۴/۴، الرقم: ۶۶۰۱، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ۴۵/۵، الرقم: ۲۵۸۳۔

تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم (میرے بعد) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیاداری کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔‘‘

۸۳۹ / ۳۹۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوض (کوثر) کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔‘‘

۸۴۰ / ۴۰۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا

الحديث رقم ۳۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النُّبُوَّةِ فِي الإِسلام، ۳ / ۱۳۱۷، الرقم: ۳۴۰۱، وفی کتاب: الرقاق، باب: مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيها، ۵ / ۲۳۶۱، الرقم: ۶۰۶۱، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴ / ۱۷۹۵، الرقم: ۲۲۹۶ وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۱۵۳۔

الحديث رقم ۴۰: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: اثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴ / ۱۷۹۶، الرقم: ۲۲۹۶، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۱۷ / ۲۷۹، الرقم: ۷۶۹، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۵ / ۴۵، الرقم: ۲۵۸۳۔

أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔''

فَصْلٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِيْنَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿اس اُمت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾

۸٤۱ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه اس (علم) میں سے جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سیکھا روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

۸٤۲ / ٤۲۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبَّ الْعَبِيْدِ إِلَى اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا أُولَئِکَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٤١: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الملاحم، باب: مايذکر فی قرن المائة، ٤/ ١٠٩، الرقم: ٤٢٩١، والحاکم فی المستدرک، ٤/ ٥٦٧، ٥٦٨، الرقم: ٨٥٩٢، ٨٥٩٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/ ٢٢٣، الرقم: ٦٥٢٧، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/ ١٤٨، الرقم: ٥٣٢، والمقرئ فی السنن الوردة فی الفتن، ٣/ ٧٤٢، الرقم: ٣٦٤، وابن عساکر فی تاريخ دمشق الکبير، ٥١/ ٣٨٨، ٣٤١، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ٢/ ٦١۔

الحديث الرقم ٤٢: أخرجه الحلکم فی المستدرک، ٣/ ٣٠٣، الرقم: ٥١٨٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/ ١٦٣، الرقم: ٤٩٥٠، وفی المعجم الکبير، ٢٠/ ٣٦، الرقم: ٥٣، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢/ ٢٥٢، الرقم: ١٢٩٨، والبيهقی فی کتاب الزهد، ٢/ ١١٢۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور بندوں میں سے محبوب ترین بندے اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی اور خشیت الٰہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔‘‘

۸٤۳ / ٤۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔‘‘

۸٤٤ / ٤٤۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث الرقم ٤۳: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ۸ / ۲۰۰، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۲: ۱۱۸، الرقم: ۲۰۷، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ۱۹۸، الرقم: ٦٦۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱: ٤۱ / الرقم: ٦٥، والمزي في تهذيب الكمال، ۲٤ / ۳٦٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲ / ۲۷۰۔

الحديث الرقم ٤٤: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في فضل العلم والعالم، ۱ / ۱۱۲، الرقم: ۳٥٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹ / ۱۷٤، الرقم: ۹٤٥٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥۱ / ٦۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۱۲۳، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱ / ٤٦، والزبيدي في اتحاف سادة المتقين، ۱ / ۱۰۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱ / ٥۳، الرقم: ۱۱۰۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دورانِ حصولِ علم اگر کسی شخص کو موت آ جائے اور وہ اس لئے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاءِ کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہو گا۔''

٨٤٥ / ٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي. قَالُوْا: فَمَا يَكُوْنُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: يَكُوْنُ خُلَفَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثْرِ بَعْضٍ فَمَنِ اسْتَقَامَ مِنْهُمْ فَفُوْا لَهُمْ بَيْعَتَهُمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ فَأَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جان لو!) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو یا رسول اللہ کون ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے) خلفاء ہوں گے اور پھر ان کے خلفاء ہوں گے۔ سو جسے تم سیدھے راستہ پر پاؤ اس کے ساتھ بیعت (عہد وفا) نبھاؤ، اور جو سیدھی راہ پر نہ رہیں انہیں ان کا حق دے دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔''

٨٤٦ / ٤٦. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی الله عنهم قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

الحديث الرقم ٤٥: أخرجه ابن راهويه فى المسند، ١ / ٢٥٧، الرقم: ٢٢٣.

الحديث الرقم ٤٦: أخرجه القضاعى فى مسند الشهاب، ٢ / ١٣٨، الرقم: ١٠٥٢. ١٠٥٣، والبيهقى فى كتاب الزهد الكبير، ٢ / ١١٧، الرقم: ٢٠٥، والسيوطى فى مفتاح الجنة، ١ / ٦٧.

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اور غریبوں میں ہی لوٹے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا، سو غریبوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔‘‘

٨٤٧ / ٤٧۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ يُحْيِي بِهِ الإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت سعید بن مسیّب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا تاکہ اس سے اسلام کو زندہ کر سکے تو اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان سوائے ایک درجہ کے کوئی فرق نہیں ہو گا۔‘‘

٨٤٨ / ٤٨۔ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: وَمَنْ خُلَفَاؤُکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بھی ان کی تعلیم دیتے ہیں (میرے خلفاء ہیں)۔‘‘

الحديث الرقم ٤٧: أخرجه ابن عبدالبر فی جامع بيان العلم وفضله، ١ / ٤٦۔

الحديث الرقم ٤٨: أخرجه ابن عساکر فی تاريخ دمشق الکبير، ٥١ / ٦١، وابن عبد البر فی جامع بيان العلم وفضله، ١ / ٤٦، والهندی فی کنز العمال، ١٠ / ٢٢٩، الرقم: ٢٩٢٠٩۔

٨٤٩ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْفَرْيَابِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رضي الله عنه: إِنَّ اللهَ يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ وَيَنْفِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكِذْبَ. رَوَاهُ الْمِزِّيُّ وَالْخَطِيْبُ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

''حضرت ابو سعید فریابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر لوگوں کے لئے ایک ایسی شخصیت کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتی ہے۔''

الحديث الرقم ٤٩: أخرجه المزی فی تهذيب الكمال، ٢٤ / ٣٦٥، والعسقلاني فی تهذيب التهذيب، ٩ / ٢٥، والخطيب البغدادي فی تاريخ بغداد، ٢ / ٦٢، والعظيم آبادی فی عون المعبود، ١١ / ٢٦١۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:

اَلِاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ

﴿سنتِ نبوی ﷺ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا﴾

١. فَصْلٌ فِي التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مطہرہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي التَّجَنُّبِ عَنِ الْبِدْعَةِ السَّيِّئَةِ

﴿بُری بدعت سے بچتے رہنے کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِثْبَاتِ أَصْلِهَا مِنَ السُّنَّةِ

﴿بدعتِ حسنہ اور سنت سے اس کی اصل کے ثبوت کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ

﴿حضور ﷺ کی سنتِ مطہرہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان﴾

٨٥٠ / ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔‘‘

٨٥١ / ٢۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوا الْقُرْآنَ،

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِى الْأَمْرِ مِنْكُمْ: [النساء: ٥٩]، ٦ / ٢٦١١، وفى كتاب: الجهاد، باب: يقاتل مِن وراء الإمام ويُتّقَى به، ٣ / ١٠٨٠، الرقم: ٢٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها فى المعصية، ٣ / ١٤٦٦، الرقم: ١٨٣٥، والنسائى فى السنن، كتاب: البيعة، باب: الترغيب فى طاعة الإمام، ٧ / ١٥٤، الرقم: ٤١٩٣، ٥٥١٠، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة رسول الله ﷺ، ١ / ٤، الرقم: ٣، وفى كتاب: الجهاد، باب: طاعة الإمام، الرقم: ٢٨٥٩، ٢٨٥٩، وابن خزيمة فى الصحيح، ٣ / ٤٦، الرقم: ١٥٩٧، وابن حبان فى الصحيح، ١٠ / ٤٢٠، الرقم: ٤٥٥٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٢٥٢، الرقم: ٧٤٢٨۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦ / ٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٤٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب، وعرض الفتن على القلوب، ١ / ١٢٦، الرقم: ١٤٣، والترمذى فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى رفع الأمانة، ٤ / ٤٧٤، الرقم: ٢١٧٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٨٣، الرقم: ٢٣٣٠٣۔

وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: (وحی الٰہی کی) امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سنت سیکھی۔''

٣/٨٥٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس نے انکار کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔''

٤/٨٥٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ...... فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥١، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٦، الرقم: ١٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٢، الرقم: ١٨٢، ٤/٢٧٥، الرقم: ٨٦٢٦، وقال: صحيح الإسناد، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم: ٨٧١٣۔

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥٢۔

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ استراحت فرما رہے تھے تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی (درحقیقت) اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔‘‘

۸۵۴ / ۵۔ عَنْ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَرَکْتُ فِيْکُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا: کِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ مَالِکٌ وَالْحَاکِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه.

’’امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت۔‘‘

۸۵۵ / ۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَکْتُ فِيْکُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: کِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

الحديث رقم ۵: أخرجه مالك فی الموطأ، کتاب: القدر، باب: النهی عن القول بالقدر، ۲ / ۸۹۹، الرقم: ۱۵۹۴، والحاکم فی المستدرك، ۱ / ۱۷۲، الرقم: ۳۱۹، وابن عبد البر فی التمهيد، ۲۴ / ۳۳۱، الرقم: ۱۲۸، والواسطی فی تاريخ واسط، ۱ / ۵۰۔

الحديث رقم ۶: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ۱ / ۱۷۱، الرقم: ۳۱۸، والبيهقی فی السنن الکبری، ۱۰ / ۱۱۴، وفي الاعتقاد، ۱ / ۲۲۸، والمروزی فی السنة، ۱ / ۲۶، الرقم: ۶۸، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱ / ۴۱، الرقم: ۶۶، والسيوطی فی مفتاح الجنة، ۱ / ۲۱، وابن حزم فی الأحکام، ۶ / ۲۴۳، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ۲ / ۲۰۶، وابن هشام فی السيرة النبوية، ۶ / ۱۰۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔‘‘

٨٥٦ / ٧۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥ / ٤٤، الرقم: ٢٦٧٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة، ٤ / ٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١ / ١٥، الرقم: ٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ١٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١ / ١٧٨، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، ١ / ١٧٤، الرقم: ٣٢٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ٢٤٦، الرقم: ٦١٨.

(خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔''

۸۵۷ / ۸۔ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ رضی الله عنه قَالَ: ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي. هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْأَلُوْا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْأَلُوْا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہوں ایک یہ کہ وہ اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔''

۸۵۸ / ۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وفي رواية لأبي نعيم: عَنِ ابْنِ فَارِسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶ / ۲۶۵۴، والبيهقی فی کتاب الزهد الکبير، ۲ / ۹۶، الرقم: ۱۳۲، واللالکائي فی اعتقاد أهل السنة، ۱ / ۶۱، الرقم: ۳۶۔

الحديث رقم ۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۵ / ۳۱۵، الرقم: ۵۴۱۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۸ / ۲۰۰، والديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما في مسند الفردوس، ۴ / ۱۹۸، الرقم: ۶۶۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱ / ۴۱، الرقم: ۶۵، وقال: رواه الطبراني بإسناد لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۱۷۲، وقال: رجاله ثقات، وابن عدي عن بن عباس رضي الله عنهما ←

وَقَالَ: لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے تھامے رکھنے والے کے لئے جبکہ میری امت فساد میں مبتلا ہوگئی شہید کے برابر ثواب ہے۔

اور امام ابو نعیم کی روایت میں ہے کہ ''حضرت ابن فارس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی اور اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

٨٥٩ / ١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَيَأْتِيْكُمْ عَنِّي أَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس میری طرف (منسوب شدہ) مختلف احادیث پہنچیں گی، سو جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت کے موافق پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے (ہی) ہے اور جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت سے متصادم قول پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے نہیں ہے۔''

------ في الكامل، ٢ / ٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، وقال: وأرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢ / ٢٧٠، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢ / ٢٤٦، الرقم: ١٠٣٣، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١ / ١٣۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٣٢١، الرقم: ٣٤٥٦، والخطيب الغدادى في الكفاية في علم الرواية، ١ / ٤٣٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٣ / ٣١٥، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١ / ٢٣، وابن عدي في الكامل، ٤ / ٦٩۔

فَصُلٌ فِي التَّجَنُّبِ عَنِ الْبِدُعَةِ السَّيِّئَةِ

﴿بری بدعت سے بچتے رہنے کا بیان﴾

٨٦٠ / ١١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَالَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٦١ / ١٢۔ وفي روايةٍ لهما: وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہوتو وہ ردّ ہے۔“

”بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: جو کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

الحديث رقم ١١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلح، باب: إذا اصطلحوا على جور فالصلح مردود، ٢ / ٩٥٩، الرقم: ٢٥٥٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأقضية، باب: نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ٣ / ١٣٤٣، الرقم: ١٧١٨، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فى لزوم السنة، ٥ / ١٢ الرقم: ٤٦٠٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١ / ٧ الرقم: ١٤۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: البيوع، (٦٠) باب: النجش ومن قال لايجوزذلك البيع، ٢ / ٧٥٣، وفى الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: إذا اجتهد العامل أو الحاكم فأخطا خلاف الرسول علم فحكمه مردود، ٦ / ٢٦٧٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأقضية، باب: نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ٣ / ١٣٤٣، الرقم: ١٧١٨، وأبو عوانة فى المسند، ٤ / ١٧١، الرقم: ٦٤٠٨، والدارقطنى فى السنن، ٤ / ٢٢٧، الرقم: ٨٠۔ ٨٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ١٨٠، الرقم: ٢٥٥١١۔

٨٦٢ / ١٣ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ. حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ. وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. وَيَقُوْلُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ. وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ. وَشَرُّ الْأَمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا. وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ ﷺ کی چشمان مقدس سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی اور جلال زیادہ ہو جاتا اور یوں لگتا جیسے آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح و شام میں حملہ کرنے والا ہو۔ اور فرماتے: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں پھر آپ ﷺ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور حمد و ثناء کے بعد فرماتے یاد رکھو بہترین بات اللہ

الحديث رقم ١٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: تخفيف الصلاة والخطبة، ٢ / ٥٩٢، الرقم: ٨٦٧، والنسائى فى السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: كيف الخطبة، ٣ / ١٨٨، الرقم: ١٥٧٨، وفى السنن الكبرى، ١ / ٥٥٠، الرقم: ١٧٨٦، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: اجتناب البدع والجدل، ١ / ١٧، الرقم: ٤٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٣١٠، الرقم: ١٤٣٧٣، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ١٨٦، الرقم: ١٠، والدارمى فى السنن، ١ / ٨٠، الرقم: ٢٠٦، وابن راشد فى الجامع، ١١ / ١٥٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣ / ١٦٠، الرقم: ٩٤١٨، وفى المعجم الكبير، ٣ / ١٠٠، الرقم: ٨٥٣١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣ / ٢٠٦، الرقم: ٥٥٤٤، وأبو يعلى فى المسند، ٤ / ٨٥، ٩٠، الرقم: ٢١١١، ٢١١٩، وابن الجارود فى المنتقى، ١ / ٨٣، الرقم: ٢٩٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٤٤، الرقم: ٧٨، والرمهرمزى فى أمثال الحديث، ١ / ٢٢، الرقم: ٨.

تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد مصطفیٰ کی سیرت ہے اور بدترین کام عبادت کے نئے طریقے (نکالنا) ہیں اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے پھر فرماتے: ہر مومن کی جان پر تصرف کا سب سے زیادہ حقدار میں ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل و عیال کو چھوڑا وہ میرے ذمہ ہیں۔‘‘

۸۶۳ / ۱۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ قَالَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ [الأنبياء، ۲۱: ۱۰۴] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّکَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَکَ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ﴾ [المائدة، ۵: ۱۱۷] فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ۱۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: تفسير القرآن، باب: وکنت عليهم شهيدا مادمت فيهم فلما توفيتنی کنت أنت الرقيب عليهم وأنت علی کل شیء شهيد، ۴ / ۱۶۹۱، الرقم: ۴۳۴۹، وفی کتاب: تفسير القرآن، باب: کما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا، ۴ / ۱۷۶۶، الرقم: ۴۴۶۳، و فی کتاب: الرقاق، باب: کيف الحشر، ۵ / ۲۳۹۱، الرقم: ۶۱۶۱، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، ۴ / ۲۱۹۴، الرقم: ۲۸۶۰، والترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ذکر أول من يکسی، ۴ / ۱۱۷، الرقم: ۲۰۸۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۲۳۵، الرقم: ۲۰۹۶۔

ایک روز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم بروز حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کئے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے ہوگے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔ یہ وعدہ پورا کرنا ہم نے لازم کر لیا ہے۔ ہم (یہ اعادہ) ضرور کرنے والے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا۔ فرشتے انہیں جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ میں عرض کروں گا: اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد یہ کیا گل کھلاتے رہے۔ پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ''اور میں ان (کے عقائد و اعمال) پر (اس وقت تک) خبردار رہا جب تک میں ان لوگوں میں موجود رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان (کے حالات) پر نگہبان تھا۔'' پس کہا جائے گا جوں ہی آپ ان سے جدا ہوئے تھے یہ اسی وقت مرتد ہو گئے تھے۔''

٨٦٤ / ١٥۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ

الحديث رقم ١٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اجتناب البدع والجدل، ١/ ١٩، الرقم: ٤٩۔٥٠، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢١۔٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢٨١، الرقم: ٤٢٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٤٤٩، الرقم: ٧٢٣٨، ٧/ ٥٩، الرقم: ٩٤٥٦، وابن راهويه في المسند، ١/ ٣٧٧، الرقم: ٣٩٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ٧٢، الرقم: ٢٠٥٤۔ ٢٠٥٥، إسناده حسن، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ١٤٣، الرقم: ٢٧٣٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٤٥، الرقم: ٨٧، وقال: إسناده حسن، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٦٠٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٦/ ٣٧٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/ ٣٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٨٩، وقال: ورجاله موثقون، والمناوي في فيض القدير، ٢/ ٢٠٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/ ١٩٩، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/ ١١، الرقم: ١٩۔

الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه ابن ماجه وابن أبي عاصم في كتاب السنة من حديث ابن عباس رضي الله عنهما ولفظهما: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبَى اللهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ صَاحِبِ كُلِّ بِدْعَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، حج، عمرہ، جہاد اورکوئی فرض ونفل (عبادت) قبول نہیں فرماتا، وہ اسلام سے یوں خارج ہو جاتا ہے جیسے آٹے سے بال خارج ہو جاتا ہے۔

اور امام ابن ماجہ اور امام ابن ابی عاصم نے ’’کتاب السنہ‘‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ وہ بدعت چھوڑ نہ دے۔

اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کی توبہ قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اس (ارتکابِ بدعت) سے باز نہیں آ جاتا۔‘‘

فَصْلٌ فِي الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِثْبَاتِ أَصْلِهَا مِنَ السُّنَّةِ

﴿بدعتِ حسنہ اور سنت سے اس کی اصل کے ثبوت کا بیان﴾

٨٦٥ / ١٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ: سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ، أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاکَ أَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا؟ قَالَ: جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر، ١١٠:١] إِلَى آخِرِ السُّوْرَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ وصال سے پہلے بکثرت یہ کلمات فرماتے تھے: ﴿سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ نے یہ نئے کلمات کیوں پڑھنے شروع کر دیئے۔ جنھیں میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کی ایک علامت مقرر کر رکھی ہے جب میں امت میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو سورہ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ پڑھتا ہوں (اس سورت میں جو حکم ہے اس پر عمل کرتا ہوں)۔''

٨٦٦ / ١٧۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: ﴿سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَ

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما يقال فى الركوع والسجود، ١/ ٣٥١، الرقم: ٤٨٤، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٤٢، الرقم: ٢٩٣٣٢، وأبو نعيم فى المسند المستخرج، ٢/ ٩٨، الرقم: ١٠٧٦، والطبرى فى جامع البيان، ٣٠/ ٣٣٤۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٦/ ١١٣، الرقم: ١٠٢٠، وفى عمل اليوم والليلة، ١/ ٣٢٠، الرقم: ٤٢٧، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٧٢١، الرقم: ١٩٧٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦٤، الرقم: ٢٣٣٩۔

بِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ کَلِمَاتٌ أَحْدَثْتَهُنَّ قَالَ: أَجَلْ جَاءَنِي جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ هُنَّ کَفَّارَةُ الْمَجَالِسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَهُ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّـلَاثَةِ بِاخْتِصَارٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جمع ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مجلس ختم ہونے کے بعد) اٹھنے لگتے تو فرماتے: ’’اے اللہ! تیرے لئے ہی پاکی ہے اور تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں، خواہ میں نے کوئی برا عمل کیا ہے یا اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ پس تو مجھے بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔‘‘ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ نئے کلمات پڑھے ہیں۔ فرمایا: ہاں! ابھی میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور مجھ سے کہا: اے محمد مصطفی! یہ الفاظ مجالس کا کفارہ ہیں۔‘‘

٨٦٧ / ١٨۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى. قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: العمرة، باب: کم اعتمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٢ / ٦٣٠، الرقم: ١٦٨٥، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: بيان عدد عمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وزمانهن، ٢ / ٩١٧، الرقم: ١٢٥٥، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤ / ٣٥٨، الرقم: ٣٠٧٠، وابن حبان فی الصحيح، ٩ / ٢٦٩، الرقم: ٣٩٤٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٢٨، الرقم: ٦١٢٦، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٢ / ١٧٢، الرقم: ٦١٦، وابن راهويه فی المسند، ٣ / ٦١٤، الرقم: ١١٨٧، والعسقلانی فی فتح الباری، ٣ / ٥٢، الرقم: ١١٢١، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ٤ / ٥، وفی شرح النووی علی صحيح مسلم، ٨ / ٢٣٧، والزيلعی فی نصب الراية، ٣ / ٩٤۔

صَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اُن لوگوں کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بدعت (حسنہ) ہے۔“

٨٦٨ / ١٩۔ عَنِ الْأَعْرَجِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت اعرج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز چاشت کے متعلق سوال کیا جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: بدعت ہے اور بہت اچھی بدعت ہے۔“

٨٦٩ / ٢٠۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِىءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى

الحديث رقم ١٩: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٢/ ١٧٢، الرقم: ٧٧٧٥، والعسقلانی فی فتح الباری، ٣/ ٥٢، الرقم: ١١٢١۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاری فی صحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ٢/ ٧٠٧، الرقم: ١٩٠٦، ومالك فی الموطا، كتاب: الصلاة فی رمضان، باب: ماجاء فی قيام رمضان، ١/ ١١٤، الرقم: ٦٥٠، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/ ١٥٥، الرقم: ١٥٥، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤/ ٢٥٨، الرقم: ٧٧٢٣، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٢، ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، وفی شعب الإيمان، ٣/ ١٧٧، الرقم: ٣٢٦٩۔

وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِءِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کردیا جائے تو اچھا ہوگا پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کردیا گیا پھر میں ایک دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے، اور جس نماز (تہجد) سے یہ سوئے رہتے ہیں اس سے بہتر ہے جس کا قیام کرتے ہیں (یعنی تراویح سے)۔ مراد ہے آخر رات جبکہ لوگ رات کے پہلے پہر قیام کرتے تھے (یعنی تہجد کی نماز تراویح سے افضل ہے)۔‘‘

٨٧٠ / ٢١۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ. وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار، ٢/ ٧٠٤، الرقم: ١٠١٧، وفی كتاب: العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أوضلالة، ٤/ ٢٠٥٩، الرقم: ١٠١٧، والنسائی فی السنن، كتاب: الزكاة، باب: التحريض على الصدقة، ٥/ ٧٥، الرقم: ٢٥٥٤، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ١/ ٧٤-٧٥، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٦، ٢٠٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٣٥٨، والدارمی فی السنن، ١/ ١٤٠، الرقم: ٥١٢، والبزار فی المسند، ٧/ ٣٦٦، الرقم: ٢٩٦٣۔

''حضرت جَرِیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اس کے لئے اس کے اپنے اعمال کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں کسی بری بات کی ابتدا کی تو اس پر اس کے اپنے عمل کا بھی گناہ ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے اس پر ان کا گناہ بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔''

٨٧١/ ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِکَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِکَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لئے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لئے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس بدعملی کا مرتکب ہونے والوں پر ہے اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ٤/ ٢٠٦٠، الرقم: ٢٦٧٤، والترمذي فی السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ٥/ ٤٣، الرقم: ٢٦٧٤، وأبوداود فی السنن كتاب: السنة، باب: لزوم السنة، ٤/ ٢٠١، الرقم: ٤٦٠٩، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ١/ ٧٥، الرقم: ٢٠٥-٢٠٦، وابن حبان فی الصحيح، باب: ذكر الحكم فيمن دعا إلى هدى أو ضلالة فاتبع عليه، ١/ ٣١٨، الرقم: ١١٢، والدرمی فی السنن، ١/ ١٤١، الرقم: ٥١٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣٩٧، الرقم: ٩١٤٩، وأبو عوانة فی المسند، ٣/ ٤٩٤، الرقم: ٥٨٢٣، وأبويعلى فی المسند، ١١/ ٣٧٣، الرقم: ٦٤٨٩، واللالكائي فی اعتقاد أهل السنة، ١/ ٥٢، الرقم: ٦، وابن أبي عاصم فی السنة، ١/ ٥٢، الرقم: ١١٣۔

٨٧٢ / ٢٣۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا، فَلَهُ أَجْرُهُ، وَمِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ، وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا جبکہ ان کے ثواب میں کوئی کمی (بھی) نہ ہوگی اور جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا۔ پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لئے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔‘‘

٨٧٣ / ٢٤۔ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ٥ / ٤٣، الرقم: ٢٦٧٥، والعسقلانى فى فتح البارى، ١٣ / ٣٠٢، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٧ / ٣٦٥، وابن حزم فى المحلى، ٨ / ١١٦، وفى الإحكام فى أصول الأحكام، ١ / ١١۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥ / ٤٥، الرقم: ٢٦٧٧، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: مَن أحيا سنّة قد أميتت، ١ / ٧٦، الرقم: ٢٠٩۔٢١٠، والبزار فى المسند، ٨ / ٣١٤، الرقم: ٣٣٨٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٧ / ١٦، الرقم: ١٠، والبيهقى فى الاعتقاد، ١ / ٢٣١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٤٩، الرقم: ٩٧۔

ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے بعد کوئی ایسی سنت زندہ کی جو مردہ ہو چکی تھی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اس پر دیگر عمل کرنے والوں کے لئے۔ باوجود اس کے ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی جسے اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ پسند نہیں کرتے تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا دیگر ارتکاب کرنے والوں پر ہے اور اس سے ان کے گناہوں کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔‘‘

٨٧٤ / ٢٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ وَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ قَبِيْحٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس (عمل) کو کوئی (ایک) مومن اچھا جانے وہ (عمل) اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھا ہے اور جس عمل کو (جماعت) مومنین برا جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی برا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البزار فى المسند، ٥ / ٢١٢، الرقم: ١٨١٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٩ / ١١٢، الرقم: ٨٥٨٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٨٣، الرقم: ٤٤٦٥، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ١ / ٣٧٥، والبيهقى فى المدخل إلى السنن الكبرى، ١ / ١١٤، وفى الاعتقاد، ١ / ٣٢٢، والطيالسى فى المسند، ١ / ٣٣، الرقم: ٢٤٦، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٥٤۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:

اَلْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْحُقُوْقُ

﴿نیکی، صلہ رحمی اور حقوق﴾

١. فَصْلٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

﴿حسنِ اَخلاق کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي ثَوَابِ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ النَّاسِ

﴿مشکلات میں لوگوں کے کام آنے پر اجر کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

﴿والدین کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأَكَابِرِ وَالْأَصَاغِرِ

﴿بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأُسْرَةِ وَالْأَوْلَادِ

﴿خاندان اور اولاد کے حقوق کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي جَامِعِ الْحُقُوْقِ

﴿جامع حقوق کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

﴿حسنِ اَخلاق کا بیان﴾

٨٧٥ / ١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے۔ اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ انتہائی نرم ہے۔“

٨٧٦ / ٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی استکمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ٥/٩، الرقم: ٢٦١٢، والحاکم فی المستدرک، ١/١١٩، الرقم: ١٧٣، وقال الحاکم: رواة هذا الحديث عن آخرهم ثقات علی شرط الشيخين، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٤٧، الرقم: ٢٤٥٠، ٢٤٢١، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٥/٢١٠، الرقم: ٢٥٣١٩، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦/٤١٥، الرقم: ٨٧١٩۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الرضاع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی حق المرأة علی زوجها، ٣/٤٦٦، الرقم: ١١٦٢، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٢٢٧، الرقم: ٤٧٩، والحاکم فی المستدرک، ١/٤٣، الرقم: ٢، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والدارمی فی السنن، ٢/٤١٥، الرقم: ٢٧٩٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٧٢، الرقم: ١٠١١٠، وأبو يعلی فی المسند، ٧/٢٣٧، الرقم: ٤٢٤٠۔

سے کامل ترین ایمان اس کا ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین اشخاص وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہیں۔‘‘

٨٧٧ / ٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔‘‘

٨٧٨ / ٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی معالی الأخلاق، ٤ / ٣٧٠، الرقم: ٢٠١٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٤٨٥، وأحمد بن حنبل عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما فی المسند، ٢ / ١٨٥، ٢١٧، الرقم: ٦٧٣٥، ٧٠٣٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ٢٣٤، الرقم: ٧٩٩۔

الحديث رقم ٤: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی حسن الخلق، ٤ / ٢٥٢، الرقم: ٤٧٩٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٢٢٨، الرقم: ٤٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٩٠، الرقم: ٢٤٦٣٩، والحاكم فی المستدرك، ١ / ١٢٨، الرقم: ١٩٩، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ٢٣٦، الرقم: ٧٩٩٧، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٤٧٥، الرقم: ١٩٢٧، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢ / ٢٠٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٧١، الرقم: ٤٠٠٤-٤٠٠٦، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ١٨٢، وابن عبد البر فی التمهيد، ٢٤ / ٨٥، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ١٩٤، الرقم: ٧٣١۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یقیناً مومن حسنِ اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔‘‘

۸۷۹ / ٥۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسنِ اخلاق سے بڑھ کر میزان میں بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی۔‘‘

۸۸۰ / ٦۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى حسن الخلق، ٤ / ٣٦٢، الرقم: ٢٠٠٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى حسن الخلق، ٤ / ٢٥٣، الرقم: ٤٧٩٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٤٤٨، ٤٥١، الرقم: ٢٧٥٧٢، ٢٧٥٩٣، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢٣٠، الرقم: ٤٨١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦ / ٢٣٨، ٢٣٩، الرقم: ٨٠٠٣ ـ ٨٠٠٤، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢ / ٣٦٣، الرقم: ٧٨٣، والطبرانى فى مسند الشاميين، ٢ / ١٠٣، الرقم: ٩٩٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٢٠٤، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٥ / ٢١١، الرقم: ٢٥٢٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٧٠، الرقم: ٤٠٠٣۔

الحديث رقم ٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٤١٥، الرقم: ٣٩٣٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢١٥، الرقم: ٤٦٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠ / ٢٣١، الرقم: ١٠٥٦٢، وأبو يعلى فى المسند، ٨ / ٤٦٧، الرقم: ٥٠٥٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧ / ٣٥٣، الرقم: ٢٦٩٧۔

شک وہ شخص آگ پر حرام کر دیا گیا ہے جو نرم خو، خوش اخلاق اور (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے۔‘‘

٨٨١ / ٧۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَبَسُّمُکَ فِي وَجْهِ أَخِيْکَ لَکَ صَدَقَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُطَوَّلًا وَحَسَّنَهُ، وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔‘‘

٨٨٢ / ٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: مَا جَاء فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ، ٤ / ٣٣٩، الرقم: ١٩٥٦، وابن حبان في الصحيح، ٢ / ٢٢١، الرقم: ٤٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ١٨٣، الرقم: ٨٣٤٢، والبزار في المسند، ٩ / ٤٥٢، الرقم: ٤٠٧٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٧٠، الرقم: ٢٣٩٦، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢ / ١٢، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢ / ٨١٧، الرقم: ٨١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٨٢، الرقم: ٤٠٧٤۔

الحديث رقم ٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، ٥ / ٢٢٤٢، الرقم: ٥٦٧٨، وفي كتاب: الاستئذان، باب: كيفَ الرّدُّ على أهل الذِّمّةِ بالسّلامِ، ٥ / ٢٣٠٨، الرقم: ٥٩٠١، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، ٥ / ٢٣٤٩، الرقم: ٦٠٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ٤ / ١٧٠٦، الرقم: ٢١٦٥، والترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في التسليم على أهل الذمة، ٥ / ٦٠، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ١٠٢، الرقم: ١٠٢١٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٦ / ١١، الرقم: ٩٨٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٧، الرقم: ٢٤١٣٦، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ١٦٤، الرقم: ٤٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٧٨، الرقم: ٤٠٤٧۔

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند کرتا ہے۔‘‘

۸۸۳ / ۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.

وفي رواية: إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ وَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنُفِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی عطا نہیں کرتا۔‘‘

۸۸۴ / ۱۰۔ عَنْ جَرِيْرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہو گیا۔‘‘

الحديث رقم ۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: إِذَا عرَّضَ الذِّمِّي وَ غَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَمْ يُصَرِّحْ نحو قوله: السّام عليكم، ٦ / ٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٢٨، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ٤ / ٢٠٠٣، الرقم: ٢٥٩٣، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی الرفق، ٤ / ٢٥٤، الرقم: ٤٨٠٧، وابن ملجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: الرفق، ٢ / ١٢١٦، الرقم: ٣٦٨٨، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٩٧٩، الرقم: ١٧٦٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١١٢، الرقم: ٩٠٢.

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ٤ / ٢٠٠٣، الرقم: ٢٥٩٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی الرفق، ٤ / ٢٥٥، الرقم: ٤٨٠٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: الرفق، ٢١ / ١٢١٦، الرقم: ٣٦٨٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٦٢، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٠٨، الرقم: ٥٩٨.

فَصْلٌ فِي ثَوَابِ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ النَّاسِ

﴿مشکلات میں لوگوں کے کام آنے پر اجر کا بیان﴾

۸۸۵ / ۱۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔''

۸۸۶ / ۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ

الحديث رقم ۱۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المظالم، باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا سلمه، ۲ / ۸۶۲، الرقم: ۲۳۱۰، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ۴ / ۱۹۹۶، الرقم: ۲۵۸۰، والترمذی فی السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الستر علی المسلم، ۴ / ۳۴، الرقم: ۱۴۲۶، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: المؤاخاة، ۴ / ۲۷۳، الرقم: ۴۸۹۳، والنسائی فی السنن الكبری، ۴ / ۳۰۸، الرقم: ۷۲۸۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۹۱، الرقم: ۵۶۴۶، وابن حبان فی الصحيح، ۲ / ۲۹۱، الرقم: ۵۳۳، والبيهقی فی السنن الكبری، ۶ / ۹۴، الرقم: ۱۱۲۹۲۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والاستغفار، باب: فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، ۴ / ۲۰۷۴، الرقم: ۲۶۹۹، والترمذی فی السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الستر علی المسلم، ۴ / ۳۴، الرقم: ۱۴۲۵، ۱۹۳۰، ۲۹۴۵، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: ←

مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔“

٨٨٧ / ١٣۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا يَزَالُ اللهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔“

------ في المعونة للمسلم، ٤/ ٢٨٧، الرقم: ٤٩٤٦، والنسائی فی السنن الکبری، ٤/ ٣٠٨، الرقم: ٧٢٨٤۔٧٢٨٦، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ١/ ٨٢، الرقم: ٢٢٥، والحاکم فی المستدرك، ٤/ ٤٢٥، الرقم: ٨١٥٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٥/ ١١٨، الرقم: ٤٨٠١۔ ٤٨٠٢، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٦٤، الرقم: ٣٩٧٤، وقال المنذری: رواته ثقات، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥/ ٩١، الرقم: ٧٥٦٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨/ ١٩٣۔

۸۸۸ / ۱٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُوْلٰئِکَ الْآمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے لوگ اپنی حاجات (کے سلسلہ) میں دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔“

۸۸۹ / ۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهم قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يُتِمَّهَا لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ عزوجل بِخَمْسَةِ آلَافٍ. وفي رواية: بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ إِنْ کَانَ صَبَاحًا حَتَّى يُمْسِي وَإِنْ کَانَ مَسَاءً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا کُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَلَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلہ میں چل پڑا یہاں

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢/ ٣٥٨، الرقم: ١٣٣٣٤، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢/ ١١٧، الرقم: ١٠٠٧-١٠٠٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٦٢، الرقم: ٣٩٦٦، وقال: ورواه أبو الشيخ ابن حبان فی کتاب الثواب وابن أبي الدنيا في کتاب اصطناع المعروف، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨/ ١٩٢۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ٦/ ١١٩، الرقم: ٧٦٦٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/ ٣٤٧، الرقم: ٤٣٩٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ١٦٥، الرقم: ٥٢٧٤، ٣/ ٢٦٣، الرقم: ٣٩٧٣ ورواه ابن حبان فی کتاب الثواب، والهيثمی فی مجمع لزوائد، ٢/ ٢٩٩۔

تک کہ اسے پورا کردے اللہ ﷻ اس پر پانچ ہزار، اور ایک روایت میں ہے کہ پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے وہ اس کے لئے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے (اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو حل کرنے کے لئے) اٹھانے والے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

﴿والدین کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی کا بیان﴾

٨٩٠ / ١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین سے حسن سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

٨٩١ / ١٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ:

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: البر والصلة، ٥/ ٢٢٧، الرقم: ٥٦٢٥، وفی كتاب: مواقيت الصلاة، باب: فضل الصلاة لوقتها، ١/ ١٩٧، الرقم: ٥٠٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان كون الإيمان بالله تعالی أفضل الأعمال، ١/ ٨٩، الرقم: ٨٥، والنسائی فی السنن، كتاب: المواقيت، باب: فضل الصلاة لمواقيتها، ١/ ٢٩٢، الرقم: ٦١٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٤٠٩، الرقم: ٣٨٩٠، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/ ٢١٥، الرقم: ٢٩٨٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/ ١٩، الرقم: ٩٨٠٥.

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: من أحق الناس بحسن الصحبة، ٥/ ٢٢٢٧، الرقم: ٥٦٢٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: بر الوالدين وأنهما أحق به، ٤/ ١٩٧٤، الرقم: ٢٥٤٨، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: بر الوالدين، ٢/ ١٢٠٧، الرقم: ٦٠٩٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٥، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ١٧٥، الرقم: ٤٣٣، وأبو يعلی فی المسند، ١٠/ ٤٨٢، الرقم: ٦٠٩٤.

ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّکَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّکَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوْکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہاری والدہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔‘‘

۸۹۲ / ۱۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ. قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ أَدْرَکَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ کِلَيْهِمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔‘‘

۸۹۳ / ۱۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أُبَايِعُکَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ

الحديث رقم ۱۸: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: رغم أنف من أدرك أبويه أو أحدهما عند الکبر فلم يدخل الجنة، ۴ / ۱۹۷۸، الرقم: ۲۵۵۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۲ / ۲۷۶، الرقم: ۳۲۸۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶ / ۱۹۵، الرقم: ۷۸۸۴.

الحديث رقم ۱۹ / ۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الأدب، باب: لا يجاهد إلا بإذن الأبوين، ۵ / ۲۲۲۷، الرقم: ۵۶۲۷، ومسلم في الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: بر الوالدين وأنهما أحق به، ۴ / ۱۹۷۵، الرقم: ۲۵۴۹، ←

اللهِ، قَالَ: فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْکَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا حَيٌّ قَالَ: فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْکَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٩٤/ ٢٠۔ وفي رواية لهما: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں اجر و ثواب کے لئے آپ سے جہاد اور ہجرت کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو (واقعی) اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس جا اور ان سے اچھا سلوک کر۔‘‘

’’اور بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر جہاد پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اُن کی خدمت میں ہی جہاد کر۔‘‘

٨٩٥/ ٢١۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

------ وأبوداود فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فی الرجل يغزو وأبواه کارهان، ٣/ ١٧، الرقم: ٢٥٢٨-٢٥٢٩، والنسائی فی السنن، کتاب: البيعة، باب: البيعة علی الهجرة، ٧/ ١٤٣، الرقم: ٤١٦٣.

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن ملجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: بر الوالدين، ٢/ ١٢٠٨، الرقم: ٣٦٦٢، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣/ ٢١٦، الرقم: ٣٧٤٩.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دونوں تیری جنت (بھی) ہیں اور دوزخ (بھی)۔ (یعنی ان کی خدمت کرکے جنت حاصل کرلو یا نافرمانی کرکے دوزخ کے مستحق ہو جاؤ)۔‘‘

۸۹۶ / ۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رحم عرش سے معلق (وابستہ) ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے مجھے ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے، اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔‘‘

۸۹۷ / ۲۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ.

وفي رواية: إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: صلة الرحم وتحريم وقطيعتها، ۴ / ۱۹۸۱، الرقم: ۲۵۵۵، وابن أبى شيبة فى المصنف، ۵ / ۲۱۷، الرقم: ۲۵۳۸۸، وأبو يعلى فى المسند، ۷ / ۴۲۳، الرقم: ۴۴۴۶، والبيهقى فى شعب الإيمان، ۶ / ۲۱۵، الرقم: ۷۹۳۵، والديلمى فى مسند الفردوس، ۲ / ۲۸۶، الرقم: ۳۳۲۲۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، ۴ / ۱۹۷۹، الرقم: ۲۵۵۲، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۸ / ۷۲، الرقم: ۷۹۹۷، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۴ / ۱۸۰، الرقم: ۷۵۵۷۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں سے نیکی کرے۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے وفات پا جانے کے بعد اس کے دوستوں سے نیکی کرے۔''

۸۹۸/ ۲۴۔ عَنْ جَاهِمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَشِيْرُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَکَ وَالِدَانِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: إِلْزَمْهُمَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔''

الحديث رقم ۲۴: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: الرخصة فی التخلف لمن له والدة، ۶/ ۱۱، الرقم: ۳۱۰۴، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲/ ۲۸۹، الرقم: ۲۲۰۲، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳/ ۲۱۶، الرقم: ۳۷۵۰، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۸/ ۱۳۸۔ وَقَالَ: وَرِجَالُهُ الثِّقَاتُ۔

فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأَكَابِرِ وَالْأَصَاغِرِ

﴿بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق کا بیان﴾

۸۹۹ / ۲۵۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا** (وفي رواية:) **حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ** رضي الله عنها، **كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا.**

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنَّسَائِيُّ.

''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے چال ڈھال، شکل و شباہت اور بات چیت میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو حضور نبی اکرم ﷺ سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ ان کے استقبال لئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں، آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔''

۹۰۰ / ۲۶۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي

الحديث رقم ۲۵: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في القيام، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ٥٢١٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٣٣٧، الرقم: ٩٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٩٦، الرقم: ٨٣٦٩.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في قبلة ما بين العينين، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ٥٢٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٥٤١، الرقم: ٣٣٦٨٢، ٧ / ٣٥١، الرقم: ٣٦٦٤٣، والمقرى في تقبيل اليد، ١ / ٨١، الرقم: ٢١.

طَالِبٍ رضی الله عنه فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے (ہجرت کے بعد) ملے تو ان سے معانقہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔''

۹۰۱ / ۲۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِيْنَ، قَالَ: مَرَرْنَا بِالرَّبْذَةِ، فَقِيْلَ لَنَا: هَاهُنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ. فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ. فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: بَايَعْتُ بِهَاتَيْنِ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، فَأَخْرَجَ كَفًّا لَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا كَفُّ بَعِيْرٍ، فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم ربذہ (جگہ کا نام) گئے تو ہمیں بتایا گیا کہ یہاں (صحابی رسول) حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ رہتے ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں (زیارت کے لئے) گئے اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑوں سے باہر کئے اور فرمایا: میں نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہے۔ ان کا ہاتھ بڑا اور ضخیم تھا جیسے اونٹ کے ہاتھ ہوں، ہم لوگ ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے اور ہم نے ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔''

۹۰۲ / ۲۸۔ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ رضی الله عنه: أَمَسَسْتَ النَّبِيَّ ﷺ بِيَدِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَّلَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت ابن جدعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے اپنے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو مَس کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو اس پر انہوں نے ان (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے ہاتھوں کو چوم لیا۔''

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۳۳۸، الرقم: ۹۷۳۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۳۳۸، الرقم: ۹۷۴، والمقری فی تقبيل اليد، ۱ / ۷۹، الرقم: ۱۹۔

٩٠٣ / ٢٩۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضی الله عنه مَوْلَى الْعَبَّاسِ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه يُقَبِّلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَيْهِ وَيَقُوْلُ: يَا عَمِّ ارْضَ عَنِّي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چومتے دیکھا اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے: اے چچا! مجھ سے راضی ہو جائیں۔''

٩٠٤ / ٣٠۔ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ایاس بن دغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن بن علی علیہما السلام کے رُخسار مبارک پر بوسہ دیا۔''

٩٠٥ / ٣١۔ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ كُلَّمَا قَدِمَ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رضی الله عنه، فَقَبَّلَ يَدَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جب بھی شام آتے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کا استقبال کرتے اور ان کی دست بوسی کرتے۔''

٩٠٦ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم الْحَسَنَ بْنَ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٣٩، الرقم: ٩٧٦، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٢ / ٩٤، والمزى فى تهذيب الكمال، ١٣ / ٢٤٠، الرقم: ٢٩٠٥، والمقرى فى تقبيل اليد، ١ / ٧٦، الرقم: ١٥۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب: باب: فى قبلة الخدّ، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ٥٢٢١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٤٧، الرقم: ٢٥٧٣٣۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٦ / ٤٧٦، الرقم: ٨٩٦٥، وفى السنن الكبرى، ٧ / ١٠١، الرقم: ١٣٣٦١۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رَحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥ / ٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: ←

عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما تو آپ ﷺ کے پاس اس وقت اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھا تھا وہ بولا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘

٩٠٧/ ٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا، فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسین علیہ السلام کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا: میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے آج تک ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا (پیار بھرا برتاؤ) نہیں کیا۔ رسول

------ الفضائل، باب: رحمة والعيال وتواضع هو فضل لك، ٤/ ١٨٠٨، الرقم: ٢٣١٥، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٢٠٢، الرقم: ٤٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٤١، الرقم: ٧٢٨٧، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ٤٦، الرقم: ٩١، ٩٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧/ ١٠٠، الرقم: ١٣٣٥٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣/ ١٤٢، الرقم: ٣٤١٩۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب باب: رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/ ٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی قبلة الرجل ولده، ٤/ ٣٥٥، الرقم: ٥٢١٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٢٠٢، الرقم: ٤٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٤١، الرقم: ٧٢٨٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧/ ١٠٠، الرقم: ١٣٣٥٤، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ٤٦، الرقم: ٩١۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘

٩٠٨ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْمُوْا إِلَى سَيِّدِكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی الله عنه کے حکم پر بنوقریظہ (قلعہ سے) نیچے اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلانے کے لئے ایک آدمی بھیجا اور وہ قریب ہی تھے۔ سو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے، نزدیک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لئے (تعظیماً) کھڑے ہو جاؤ۔‘‘
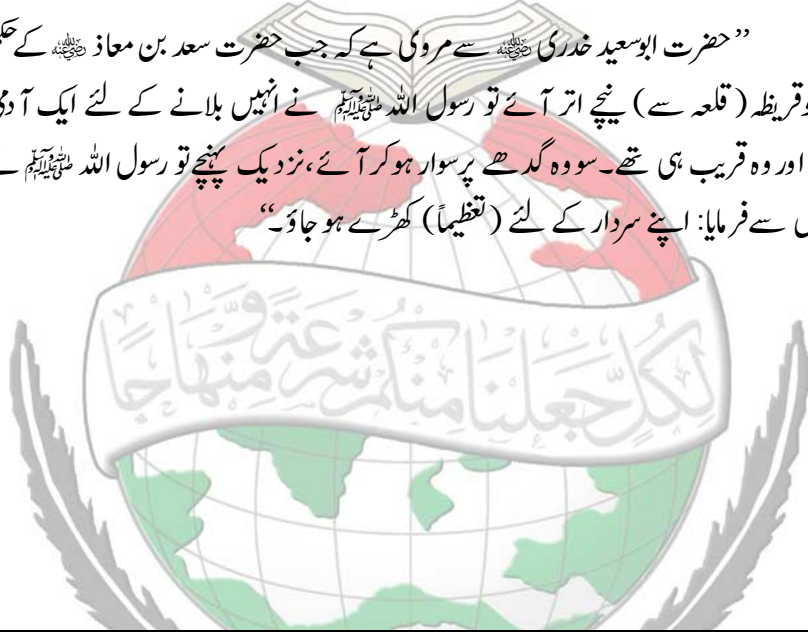
الحديث رقم ٣٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: إذا نزل العدو على حكم رجل، ٣ / ١١٠٧، الرقم: ٢٨٧٨، وفی كتاب: المغازی، باب: مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بنی قريظة ومحاصرته إياهم، ٤ / ١٥١١، الرقم: ٣٨٩٥، وفی كتاب: الاستئذان، باب: قول النبي ﷺ: قوموا إلى سيدكم، ٥ / ٢٣١٠، الرقم: ٥٩٠٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: جواز قتال من نقض العهد وجواز إزال أهل الحصن على حكم حاكم عدل أهل للحكم، ٣ / ١٣٨٨، الرقم: ١٧٦٨، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء فی القيام، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ٥٢١٥، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ٦٢، الرقم: ٨٢٢٢، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٤٩٨۔ ٥٠٠، الرقم: ٧٠٢٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٢، الرقم: ١١١٨١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٦ / ٥٧، الرقم: ١١٠٩٦، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٦ / ٦، الرقم: ٥٣٢٣۔

فَصْلٌ فِي حُقُوقِ الْأُسْرَةِ وَالْأَوْلَادِ

﴿خاندان اور اولاد کے حقوق کا بیان﴾

۹۰۹ / ۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کوئی آدمی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور جب کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (یہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے)۔‘‘

۹۱۰ / ۳۶۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: إِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ

الحديث رقم ۳۵: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: لا يَسُبُّ الرَّجل والديه، ۵/ ۲۲۲۸، الرقم: ۵۶۲۸، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الكبائر وأكبرها، ۱/ ۹۲، الرقم: ۹۰، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: فی عقوق الوالدين، ۴/ ۳۱۲، الرقم: ۱۹۰۲، وقال أبو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/ ۱۶۴، الرقم: ۶۵۲۹، ۶۸۴۰، والبزار فی المسند، ۶/ ۴۴۵، الرقم: ۲۴۸۳۔

الحديث رقم ۳۶: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء أن الأعمال بالنية والحِسبة، ولكل امرئ ما نوى، ۱/ ۳۰، الرقم: ۵۶، وفی كتاب: الجنائز، باب: رِثَاء النبی ﷺ سعد بن خولة، ۱/ ۴۳۵، الرقم: ۱۲۳۳، وفی ←

فِي فَمِ امْرَأَتِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو کچھ خرچ کرتے ہو کہ جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو تو تمہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اس پر بھی تمہیں اجر دیا جاتا ہے)۔‘‘

۹۱۱/ ۳۷۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَوْرَتَکَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ، أَوْ مَا مَلَکَتْ يَمِيْنُکَ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يَکُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَلَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ، قُلْتُ: وَالرَّجُلُ يَکُوْنُ خَالِيًا، قَالَ فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَذَکَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّرْجَمَةِ مُخْتَصَرًا. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

كتاب: الوصايا، باب: أن يترك ورثته أغنياء خير من أن يتكففوا الناس، ۳/ ۱۰۰۶، الرقم: ۲۵۹۱، ۲۵۹۳، وفى كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبى ﷺ: اللّهم أمضِ لأصحابي هجرتهم، ۳/ ۱۴۳۱، الرقم: ۳۷۲۱، ونحوه الرقم: ۴۱۴۷، ۵۰۳۹، ۵۳۳۵، ۵۳۴۴، ۶۰۱۲، ۶۳۵۲، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الوصية، باب: الوصية بالثلث، ۳/ ۱۲۵۰، الرقم: ۱۶۲۸، والنسائى فى السنن الكبرى، ۵/ ۳۸۳، الرقم: ۹۲۰۶، ومالك فى الموطأ، ۲/ ۷۶۳، الرقم: ۱۴۵۶، وعبد الرزاق فى المصنف، ۹/ ۶۴، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۷/ ۲۹۲، الرقم: ۷۱۷۱۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى حفظ العورة، ۵/ ۹۷، الرقم: ۲۷۶۹، وأبوداود فى السنن، كتاب: الحمام، باب: ما جاء فى التعرى، ۴/ ۴۰، الرقم: ۴۰۱۷، وابن ماجه فى السنن، كتاب: النكاح، باب: التستر عند الجماع، ۱/ ۶۱۸، الرقم: ۱۹۲۰، والنسائى فى السنن الكبرى، ۵/ ۳۱۳، الرقم: ۸۹۷۲، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۵/ ۳، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۱/ ۱۹۹، الرقم: ۹۱۰۔

الإِسْنَادِ.

”حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ستر میں سے کیا چھپائیں اور کیا نہ چھپائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ محفوظ رکھو، انہوں نے عرض کیا: اگر مرد، مرد کے ساتھ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ستر چھپانا ممکن ہو تو ایسا ہی کرو (یعنی نہ دکھاؤ)۔ میں نے عرض کیا: انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق سب سے زیادہ ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔“

٩١٢ / ٣٨۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس (نماز نہ پڑھنے) پر مارو اور (اس عمر میں) انہیں الگ الگ سلایا کرو۔“

٩١٣ / ٣٩۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا حَقُّ

الحديث رقم ٣٨: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: متى يؤمر الغلام بالصلاة، ١ / ١٣٣، الرقم: ٤٩٥، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٣١١، الرقم: ٧٠٨، والدارقطني فى السنن، ١ / ٢٣٠، الرقم: ٦٠٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٨٧، الرقم: ٦٧٥٦، والبيهقي فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٢٨، الرقم: ٣٠٥٠.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: النكاح، باب: فى حق المرأة على زوجها، ٢ / ٢٤٤، الرقم: ٢١٤٢، والنسائي فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٧٣، الرقم: ٩١٧١، ١١١٠٤ وعبد الرزاق فى المصنف، ٧ / ١٤٨، الرقم: ١٢٥٨٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٤٤٧: ٥ / ٣، والبيهقي فى السنن الكبرى، ٧ / ٣٠٥، الرقم: ١٤٥٥٦، والطبراني فى المعجم الكبير، ١٩ / ٤٢٧، الرقم: ١٠٣٨، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٢، الرقم: ٢٩٦٨.

زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو یا کماؤ تو اسے بھی پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو، اُس سے برے لفظ نہ کہو اور اسے خود سے الگ نہ کرو مگر گھر کے اندر ہی۔‘‘

۹۱۴ / ۴۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، سَوُّوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ، فَلَوْ كُنْتُ مُفَضِّلًا أَحَدًا لَفَضَّلْتُ النِّسَاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ ذَكَرَهَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّرْجَمَةِ مُخْتَصَرًا.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تحائف کی تقسیم میں اپنی اولاد میں برابری رکھو اور اگر میں کسی کو کسی پر فضیلت دیتا تو عورتوں کو (یعنی بیٹیوں کو بیٹوں پر) فضیلت دیتا۔‘‘

۹۱۵ / ۴۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١١ / ٣٥٤، الرقم: ١١٩٩٧، والبيهقی فی السنن الكبریٰ، ٦ / ١٧٧، الرقم: ١١٧٨٠، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٤ / ٨٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٤ / ١٥٣، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ١ / ٥١٢، الرقم: ٤٥٤، والبخاری فی الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: (١١)، الهبة للولد وإذا أعطى بعض ولده شيئا لم يجز حتى يعدل بينهم ويعطی الآخرين مثله ولا يشهد عليه وقال النبی ﷺ: اعدلوا بين أولادكم فی العطية، ٢ / ٩١٣۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: بر الوالد والإحسان إلى البنات، ٢ / ١٢١٠، الرقم: ٣٦٧٠، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٢٠٧، الرقم: ٢٩٤٥، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ١٩٦، الرقم: ٧٣٥١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٦٣، الرقم: ٣٤٢٤، وأبويعلى فی المسند، ٤ / ٤٤٥، الرقم: ٢٥٧١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٣٣٧، الرقم: ١٠٨٣٦۔

رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا وہ ان کے ساتھ رہا اور (اس دوران) وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہا تو وہ دونوں اسے جنت میں لے جائیں گی۔''

٩١٦ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

وفي رواية: قَالَ: ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں اچھا ادب سکھایا، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین بہنیں یا تین بیٹیاں، یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں۔''

٩١٧ / ٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في فضل من عال يتيما، ٤/ ٣٣٨، الرقم: ٥١٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٩٧، الرقم: ١١٩٤٣، وأبويعلى في المسند، ٤/ ٣٤٢، الرقم: ٢٤٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٢١٦، الرقم: ١١٥٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٢١، الرقم: ٢٥٤٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ١٦٢.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء من الفضل في رضا الوالدين، ٤/ ٣١٠، الرقم: ١٨٩٩، والحاكم في المستدرك، ٤/ ١٦٨، الرقم: ٧٢٤٩.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔‘‘

۹۱۸ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا أَسْمَاءَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے روز اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے (اور اپنے بچوں کے) نام خوبصورت رکھا کرو۔‘‘

۹۱۹ / ٤٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الإِسْمَ الْقَبِيْحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (جب کسی شخص یا بچے کا برا نام دیکھتے تو اس کا وہ) برا نام تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في تغيير الأسماء، ٤ / ٢٨٧، الرقم: ٤٩٤٨، والدارمي في السنن، ٢ / ٣٨٠، الرقم: ٢٦٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ١٩٤، الرقم: ٢٢٠٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩ / ٣٠٦، وفي شعب الإيمان، ٦ / ٣٩٣، الرقم: ٨٦٣٣، وابن جعد في المسند، ١ / ٣٦٠، الرقم: ٢٤٩٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١ / ٤٧٩، الرقم: ١٩٤٤۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في تغيير الأَسْمَاءِ، ٥ / ١٣٥، الرقم: ٢٨٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٢٦١، الرقم: ٢٥٨٩٦، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ٣٤٤، الرقم: ٦٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣ / ٤٩، الرقم: ٣٠٣٣۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ الْحُقُوْقِ

﴿جامع حقوق کا بیان﴾

٩٢٠ / ٤٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہم (یعنی مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

٩٢١ / ٤٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ، وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاری فی صحيح، کتاب: الديات، باب: قول الله تعالی: ومن أحياها، ٦ / ٢٥٢٠، الرقم: ٦٤٨٠، وفی کتاب: الفتن، باب: قول النبی ﷺ: من حمل علينا السلاح فليس منا، ٦ / ٢٥٩١، الرقم: ٦٦٥٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: قول النبی ﷺ: من حمل علينا السلاح فليس منا، ١ / ٩٨، الرقم: ٩٨، والترمذی عن أبی موسی فی السنن، کتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فيمن شهر السلاح، ٤ / ٥٩، الرقم: ١٤٥٩، وَ قَالَ أبوعيسی: حَدِيْثُ أَبِي مُوْسَی حَدِيْثٌ حَسَنٌ، والنسائی فی السنن، کتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه فی الناس، ٧ / ١١٧، الرقم: ٤١٠٠، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الحدود، باب: من شهر السلاح، ٢ / ٨٦٠، الرقم: ٢٥٧٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣، الرقم: ٤٤٦٧، وإبراهيم الطرطوسی فی مسند عبدالله بن عمر رضی الله عنهما، ١ / ٣٨، الرقم: ٦٣۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجمعة، باب: الجمعة فی القری والمدن، ١ / ٣٠٤، الرقم: ٨٥٣، وفی کتاب: فی الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب: العبد راع فی مال سيده ولا يعمل إلا بإذنه، ٢ / ٨٤٨، الرقم: ٢٢٧٨، وفی کتاب: العتق، باب: كراهية التطاول علی الرقيق وقوله عبدی ←

رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيْهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے: سن لو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حکمران نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی گھر والوں) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی شوہر کے گھر) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ) آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

٩٢٢ / ٤٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَازَالَ

------ أو أمتی، ٢ / ٩٠١، الرقم: ٢٤١٦، وفی کتاب: العتق، باب: العبد راع في مال سيده، ٢ / ٩٠٢، الرقم: ٢٤١٩، وفی کتاب: النکاح، باب: قوا أنفسکم وأهليکم نارا، ٥ / ١٩٨٨، الرقم: ٤٨٩٢، وفی کتاب: النکاح، باب: المرأة راعية في بيت زوجها، ٥ / ١٩٩٦، الرقم: ٤٩٠٤، وفی کتاب: الأحکام، باب: قول الله تعالی: أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولی الأمر منکم، ٦ / ٢٦١١، الرقم: ٦٧١٩، ومسلم فی کتاب: الإمارة، باب: فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث علی الرفق بالرعية والنهي عن إدخال المشقة عليهم، ٣ / ١٤٥٩، الرقم: ١٨٢٩، والترمذی فی السنن، کتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الإمام، ٤ / ٢٠٨، الرقم: ١٧٠٥، وقال أبوعيسی: حديث ابن عمر حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبو داود فی السنن، کتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: ما يلزم الإمام من حق الرعية، ٣ / ١٣٠، الرقم: ٢٩٢٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٣٧٤، الرقم: ٩١٧٣، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٨١۔٨٤، الرقم: ٢٠٦، ٢١٢، ٢١٤۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: الوصاة بالجار، ←

جِبْرِيلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے حقوق بارے میں اس قدر تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ یہ اسے (یعنی پڑوسی کو) مالِ وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔‘‘

٩٢٣ / ٤٩۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ﷺ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی قدر و منزلت نہ پہچانے۔‘‘

------ ٥ / ٢٢٣٩، الرقم: ٥٦٦٨۔٥٦٦٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: الوصية بالجار والإحسان إليه، ٤ / ٢٠٢٥، الرقم: ٢٦٢٤۔٢٦٢٥، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی حق الجوار، ٤ / ٣٣٣، الرقم: ١٩٤٢۔١٩٤٣، وَ حَسَّنَهُ، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی حق الجوار، ٤ / ٣٣٨، الرقم: ٥١٥١۔٥١٥٢، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: حق الجوار، ٢ / ١٢١١، الرقم: ٣٦٧٣۔٣٦٧٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٨٥، الرقم: ٥٥٧٧۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی رحمة الصبيان، ٤ / ٣٢٢، الرقم: ١٩٢٠، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی الرحمة، ٤ / ٢٨٦، الرقم: ٤٩٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٢٢، الرقم: ٧٠٧٣، وسنده حسن، وفي الباب: عن ابن عباس رضی الله عنهما، عند أحمد، ١ / ٢٥٧، وعن أنس ﷺ عند الترمذی (١٩٢٠)، وعن عبادة بن الصامت ﷺ عند أحمد، ٥ / ٣٢٣، وزادفيه: (و يعرف لعالمنا) وسَنَدُهُ حَسَنٌ، والحاكم فی المستدرك، ١ / ١٣١، الرقم: ٢٠٩، والبخاری عن أبی هريرة ﷺ فی الأدب المفرد، ١ / ١٢٩، الرقم: ٣٥٣۔

۹۲٤ / ۵۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّي تُوْضَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ جو جنازہ کے ساتھ جائے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔''

۹۲۵ / ۵۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو (ظاہراً) پراگندہ حال ہوتے ہیں جنہیں دروازوں (کے باہر ہی) سے دھتکار دیا جاتا ہے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لیں تو وہ اسے ضرور پورا فرما دیتا ہے۔''

۹۲٦ / ۵۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا وَ

الحديث رقم ۵۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: من تبع جنازة فلا يَقْعُدُ حتى توضع عن مناكب الرجال فإن قعد أمر بالقيام، ۱ / ٤٤۱، الرقم: ۱۲٤۸، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: القيام للجنازة، ۲ / ٦٦۰، الرقم: ۹۵۹، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، ٤ / ٤۳، الرقم: ۱۹۱٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۵۱، الرقم: ۱۱٤۹٤، وأبو يعلی فی المسند، ۲ / ۳۸٦، الرقم: ۱۱۵۷، والديلمی فی مسند الفردوس، ۱ / ۲٦۲، الرقم: ۱۰۱۸۔

الحديث رقم ۵۱: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والأداب، باب: فضل الضعفاء والخاملين، ٤ / ۲۰۲٤، الرقم: ۲٦۲۲، وفی كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٤ / ۲۱۹۱، الرقم: ۲۸۵٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۷ / ۳۳۱، الرقم: ۱۰٤۸۲، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ۱۰ / ۱۰۵، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ۷۳، الرقم: ٤۸٤۹۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الطلاق، باب: اللِّعَانِ، ←

كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ اور اپنی شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔‘‘

۹۲۷ / ۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَحْسَبُهُ، قَالَ: وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ الَّذِي لَا يُفْطِرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا خدا کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی

---

۵ / ۲۰۳۲، الرقم: ۴۹۹۸، وفی کتاب: الأدب، باب: فضلِ مَنْ يَعُولُ يتيمًا، ۵ / ۲۲۳۷، الرقم: ۵۶۵۹، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، باب: الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ۴ / ۲۲۸۷، الرقم: ۲۹۸۳، والترمذي فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی رحمة اليتيم وكفالته، ۴ / ۳۲۱، الرقم: ۱۹۱۸، وأبوداود فی السنن، کتاب: النوم، باب: فی من ضم اليتيم، ۴ / ۳۳۸، الرقم: ۵۱۵۰، ومالك فی الموطأ، ۲ / ۹۴۸، الرقم: ۱۷۰۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۳۳۳، الرقم: ۲۲۸۷۱.

الحديث رقم ۵۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: النفقات، باب: فَضلِ النَّفقَةِ علَى الْأهْلِ، ۵ / ۲۰۴۷، الرقم: ۵۰۳۸، وفی کتاب: الأدب، باب: الساعی علی الأرملة، ۵ / ۲۲۳۷، الرقم: ۵۶۶۰، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، باب: الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ۴ / ۲۲۸۶، الرقم: ۲۹۸۲، والترمذي فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی السعی علی الأرملة واليتيم، ۴ / ۳۴۶، الرقم: ۱۹۶۹، والنسائی فی السنن، کتاب: الزكاة، باب: فضل الساعی علی الأرملة، ۵ / ۸۶، الرقم: ۲۵۷۷، وابن ماجه فی السنن، کتاب: التجارت، باب: الحث علی المكاسب، ۲ / ۷۲۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۳۶۱، الرقم: ۸۷۱۷.

کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔‘‘

۹۲۸/ ۵۴۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں قیامت کے دن آئے گا تو وہ (شخص) اور میں اس طرح ہوں گے اور اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔‘‘

۹۲۹/ ۵۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الإحسان إلى البنات، ٤/ ٢٠٢٧، الرقم: ٢٦٣١، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في النفقة على البنات والأخوات، ٤/ ٣١٩، الرقم: ١٩١٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٣٠٨، الرقم: ٨٩٤، والحاكم في المستدرك، ٤/ ١٩٦، الرقم: ٧٣٥٠، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ الإِسْنَادِ، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٧٦، الرقم: ٥٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٨٦٧٤۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين، ٤/ ٢٠٦، الرقم: ١٧٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الِانْتِصَارِ بِرَذَلِ الْخَيْلِ والضعفة، ٣/ ٣٢، الرقم: ٢٥٩٤، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: الِاستنصار بالضعيف، ٦/ ٤٥، الرقم: ٣١٧٩، وفي السنن الكبرى، ٣/ ٣٤٥، الرقم: ٥٩٠، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٥٧، الرقم: ٢٦٤١، وقال الحاكم: هذا حديثٌ صحيح الإِسْنَادِ، وابن حبان في الصحيح، ١١/ ٨٥، الرقم: ٤٧٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٩٨، الرقم: ٢١٧٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٧١، الرقم: ٤٨٤٣۔

ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُنصَرُوْنَ، وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے: مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، کیونکہ تمہیں کمزور لوگوں کی بدولت ہی مدد دی جاتی ہے اور انہی کی بدولت تمہیں رزق عطا کیا جاتا ہے۔‘‘

٩٣٠ / ٥٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا سازوسامان کی جگہ ہے اور اس دنیا کا بہترین سرمایہ (و دولت) نیک عورت ہے۔‘‘

٩٣١ / ٥٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا

الحديث رقم ٥٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: خير متاع الدنيا المرأة الصالحة، ٢ / ١٠٩٠، الرقم: ١٤٦٧، والنسائى فى السنن، كتاب: النكاح، باب: المرأة الصالحة، ٦ / ٦٩، الرقم: ٣٢٣٢، وابن حبان فى الصحيح، ٩ / ٣٤٠، الرقم: ٤٠٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٦٨، الرقم: ٦٥٦٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨ / ٢٨١، الرقم: ٨٦٣٩.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الرضاع عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى حق الزوج على المرأة، ٣ / ٤٦٦، الرقم: ١١٦١، وابن ماجه فى السنن، كتاب: النكاح، باب: حق الزوج على المرأة، ١ / ٥٩٥، الرقم: ١٨٥٤، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ١٩١، الرقم: ٧٣٢٨، وقال الحاكم: هَذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٣ / ٥٥٧، الرقم: ١٥٠، وأبويعلى فى المسند، ١٢ / ٣٣١، الرقم: ٦٩٠٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٣ / ٤٢١، الرقم: ٨٧٤٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٤٤٥، الرقم: ١٥٤١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٣، الرقم: ٢٩٦٩.

امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگئی۔“

٩٣٢/٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین میں سے کامل مومن وہ ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہترین ہے۔“

٩٣٣/٥٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الرضاع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی حق المرأة علی زوجها، ٣/٤٦٦، الرقم: ١١٦٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٧٢، الرقم: ١٠١١٠، وابن حبان فی الصحیح، ٢/٢٢٧، الرقم: ٤٧٩، والحاکم فی المستدرك، ١/٤٣، الرقم: ٢، والدارمی فی السنن، ٢/٤١٥، الرقم: ٢٧٩٢، وأبو یعلی فی المسند، ٧/٢٣٧، الرقم: ٤٢٤٠۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم فی الصحیح، المقدمة، ١/٦، وأبو یعلی فی المسند، ٨/٢٤٦، الرقم: ٤٨٢٦، والبیهقی فی شعب الإیمان، ٧/٤٦٢، الرقم: ١٠٩٩٩، وأحمد بن حنبل فی الزهد، ١/٥٠، الرقم: ٩١، والحکیم الترمذی فی نوادر الأصول، ١/٤٠٩۔

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق جگہ دیں۔“

٩٣٤ / ٦٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ. فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَقَالَ: إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ. قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہنا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بات چیت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا (راستوں کی) مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا (راستے کا حق ہے)۔“

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: : الاستئذان، باب: (٢)، ٥ / ٢٣٠٠، الرقم: ٥٨٧٥، وفي كتاب: المظالم، باب: أَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِيها والْجُلُوْسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ، ٢ / ٨٧٠، الرقم: ٢٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: النهي عن الجلوس في الطرقات واعطاء الطريق حقه، ٤ / ١٧٠٤، الرقم: ٢١٢١، وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الجلوس بالطرقات، ٤ / ٢٥٦، الرقم: ٤٨١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٤٧، الرقم: ١١٤٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٨٩، الرقم: ١٣٢٩١، وفي شعب الإيمان، ٤ / ٣٦٤، الرقم: ٥٤٢٣، ٩٠٨٦۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:

الآدَابُ وَالْمُعَامَلَةُ

﴿آداب اور معاملات﴾

۱. فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّقَاءِ وَالسَّلَامِ

﴿ملاقات اور سلام کے آداب کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي آدَابِ حُسْنِ الْكَلَامِ

﴿آدابِ گفتگو کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَالطَّعَامِ

﴿کھانے پینے کے آداب کا بیان﴾

۴. فَصْلٌ فِي مُعَامَلَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمُؤْمِنِ

﴿مومن کے مومن کے ساتھ معاملات کا بیان﴾

۵. فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّبَاسِ

﴿آدابِ لباس کا بیان﴾

۶. فَصْلٌ فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجُلُوْسِ

﴿مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا بیان﴾

۷. فَصْلٌ فِي آدَابِ السَّفَرِ

﴿آدابِ سفر کا بیان﴾

٨. فَصْلٌ فِي آدَابِ الْأَمْوَاتِ وَالْجَنَائِزِ

﴿مرحومین اور جنازہ کے آداب کا بیان﴾

٩. فَصْلٌ فِي جَامِعِ الآدَابِ

﴿جامع آداب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّقَاءِ وَالسَّلَامِ

﴿ملاقات اور سلام کے آداب کا بیان﴾

٩٣٥ / ١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ! هَذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْکِ السَّلَامُ. فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔''

٩٣٦ / ٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: بدء الخلق، باب: ذکر الملائکة، ٣ / ١١٧٧، الرقم: ٣٠٤٥، وفی کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة رضی الله عنها، ٣ / ١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٧، وفی کتاب: الأدب، باب: مَن دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، ٥ / ٢٢٩١، الرقم: ٥٨٤٨؛ وفی کتاب: الاستئذان، باب: تسليم الرجال علی النساء، والنساء علی الرجال، ٥ / ٢٣٠٦، الرقم: ٥٨٩٥، وفی باب: إذا قال: فلانٌ يُقرئك السلام، ٥ / ٢٣٠٧، الرقم: ٥٨٩٨، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فی فضل عائشة رضی الله عنها، ٤ / ١٨٩٥، الرقم: ٢٤٤٧، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل عائشة رضی الله عنها، ٥ / ٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٢، وقال أبوعيسی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الرجل يقول فلان يقرئك السلام، ٤ / ٣٥٩، الرقم: ٥٢٣٢، والنسائی فی السنن، کتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أکثر من بعض، ٧ / ٦٩، الرقم: ٣٩٥٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ١١، الرقم: ٧٠٩٨، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٥٩، الرقم: ٢٦٣٨۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: إطعام الطعام مِنَ الإسلام، ١ / ١٣، الرقم: ١٢، وفی باب: إفشاء السلام مِن الإسلام، ١ / ١٩، الرقم: ٢٨، وفی کتاب: الاستئذان، باب: السلام للمعرفة وغير المعرفة، ←

النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! سب سے بہتر اسلام (میں عمل) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بہتر اسلام یہ ہے کہ) تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور (ہر ایک کو) سلام کرو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے۔‘‘

٣/٩٣٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: وَالصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل

...... ٥/٢٣٠٢، الرقم: ٥٨٨٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم: ٣٩، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی إفشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم: ٥١٩٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: أي الإسلام خير، ٨/١٠٧، الرقم: ٥٠٠٠، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأطعمة، باب: سنان الطعام، ٢/١٠٨٣، الرقم: ٣٢٥٣۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: تسليم القليل على الكثير، ٥/٢٣٠١، الرقم: ٥٨٧٧-٥٨٧٨، وفی باب: يسلم الماشی على القاعد، ١٥/٢٣٠٢، الرقم: ٥٨٧٩-٥٨٨٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: السلام، باب: يسلم الراكب على الماشی والقليل على الكثير، ٤/١٧٠٣، الرقم: ٢١٦٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی تسليم الراكب على الماشی، ٥/٦١-٦٢، الرقم: ٢٧٠٣-٢٧٠٥، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب ،باب: من أولى بالسلام، ٤/٣٥١، الرقم: ٥١٩٨-٥١٩٩، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٢٥١، الرقم: ٤٩٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٣٢٥، الرقم: ٨٢٩٥۔

چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور تھوڑے آدمی زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔‘‘

اور امام بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ’’چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔‘‘

۹۳۸ / ۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتَّى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (اور وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو)۔‘‘

۹۳۹ / ۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ:

الحديث رقم ٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب:الإيمان،باب:بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإيمان وأن إفشاء السلام سبب لحصولها، ١/ ٧٤، الرقم: ٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ ،باب: ماجاء في إفشاء السلام، ٥/ ٥٢، الرقم: ٢٦٨٨، وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في إفشاء السلام، ٤/ ٣٥٠، الرقم: ٥١٩٣، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/ ٢٦، الرقم: ٦٨، وفي كتاب: الأدب، باب: إفشاء السلام، ٢/ ١٢١٧، الرقم: ٣٦٩٢، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٤٧،الرقم: ٢٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٥١٢، الرقم: ١٠٦٥٨، وأبوعوانة في المسند،١/ ٣٨، الرقم: ٨٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٤٨، الرقم: ٢٥٧٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٤٢٣، الرقم: ٨٧٤٥، وابن منده في الإيمان، ١/ ٤٦٣، الرقم: ٣٣٠۔

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب:الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في كراهية أن يقول: عليك السلام مبتدئا، ٥/ ٧١، الرقم: ←

عَلَيْکَ السَّـلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: لَا تَقُلْ عَلَيْکَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْکَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: علیک السلام یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: علیک السلام نہ کہو، یہ مُردوں کا سلام ہے (بلکہ السلام علیکم کہا کرو)۔‘‘

٦/٩٤٠۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ تَعَالَى مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّـلَامِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے۔‘‘

٧/٩٤١۔ عَنْ أُسَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْـلَاطٌ

------ ٢٧٢١، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: كراهية أن يقول عليك السلام، ٤/٣٥٣، الرقم: ٥٢٠٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/٨٧، الرقم: ١٠١٤٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/٢٠٦، الرقم: ٧٣٨٢، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٨٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥/١٦٦، الرقم: ٢٤٨٢٢۔

الحديث رقم ٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى فضل من بدأ بالسلام، ٤/٣٥١، الرقم: ٥١٩٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤٣٣، الرقم: ٨٧٨٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/٢٨٦، الرقم: ٤٠٩٤۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: التسليم فى مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ٥/٢٣٠٧، الرقم: ٥٨٩٩، وفى كتاب: تفسير آل عمران، باب: وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُم وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا أَذَى كَثِيْرًا: (١٨٦)، ٤/١٦٦٣، الرقم: ٤٢٩٠، وفى كتاب: المرضى، باب: عيادة المريض راكبا وماشيا وردفا على الحمار، ٥/٢١٤٣، الرقم: ٥٣٣٩، وفى كتاب: الأدب، باب: كنية المشرك، ٥/٢٢٩٢، الرقم: ٥٨٥٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: فى دعاء النبى ﷺ وصبره على ←

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ …… عَبْدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ …… فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی سبھی جمع تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کیا۔“

٩٤٢ / ٨۔ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپ ﷺ کے پاس اندر داخل ہوا اور سلام نہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوٹ جاؤ اور کہو: السلام علیکم، کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟“

٩٤٣ / ٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِذَا

…… أذى المنافقين، ٣ / ١٤٢٢، الرقم: ١٧٩٨، والترمذى فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى السلام على مجلس فيه المسلمون وغيرهم، ٥ / ٦١، الرقم: ٢٧٠٢، وَقَالَ أبوعِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ٧٥٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٠٣، الرقم: ٢١٨١٥۔

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى التسليم قبل الاستئذان، ٥ / ٦٤، الرقم: ٢٧١٠، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: كيف الاستئذان، ٤ / ٣٤٤، الرقم: ٥١٧٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ١٦٩، الرقم: ٦٧٣٥: ٦ / ٨٧، الرقم: ١٠١٤٧، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٧١، الرقم: ١٠٨١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٤١٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨ / ٣٣٩، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٢ / ٩٦، الرقم: ٧٩٤۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى التسليم إذا دخل بيته، ٥ / ٥٩، الرقم: ٢٦٩٨، ←

دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِکَ، فَسَلِّمْ، يَکُنْ بَرَکَةً عَلَيْکَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: بیٹے! جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے اہلِ خانہ کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔‘‘

٩٤٤ / ١٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْکُمْ أَهْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْکُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کہے تو تم یوں کہو: ﴿وَ عَلَيْکُمْ﴾ اور تم پر بھی۔‘‘

٩٤٥ / ١١۔ عَنْ جَرِيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔‘‘

------ والطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ١٢٣، الرقم: ٥٩٩١، وفي المعجم الصغير، ٢ / ١٠٢، الرقم: ٨٥٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٥، الرقم: ٢٤٠٩۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: كيف الردّ على أهل الذمة بالسلام، ٥ / ٢٣٠٩، الرقم: ٥٩٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ٤ / ١٧٠٥، الرقم: ٢١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٩٩، الرقم: ١١٩٤٤، وأبو يعلى في المسند، ٥ / ٢٩٥، الرقم: ٢٩١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ٥١٢، الرقم: ٩١٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٩٢، الرقم: ٤١٢٧۔

الحديث رقم ١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٥٨، الرقم: ١٩٣٦٧: ٣ / ٣٦٣، الرقم: ١٩٤٢٦، والطبراني نحوه في المعجم الأوسط، ٤ / ١١٨، الرقم: ٣٧٥٩، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢ / ١٦٤، الرقم: ٤٦٤٧۔

٩٤٦ / ١٢۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رضي الله عنه: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ مروّج تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔‘‘

٩٤٧ / ١٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

٩٤٨ / ١٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: المصافحة، ٥/ ٢٣١١، الرقم: ٥٩٠٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٢٤٥، الرقم: ٤٩٢، وأبويعلى فى المسند، ٥/ ٢٥٢، الرقم: ٢٨٧١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/ ٩٩، الرقم: ١٣٣٤٦، وفى شعب الإيمان، ٦/ ٤٧١، الرقم: ٨٩٤٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٩١، الرقم: ٤١٢١۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فى المصافحة، ٥/ ٧٤، الرقم: ٢٧٢٧، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى المصافحة، ٤/ ٣٥٤، الرقم: ٥٢١١-٥٢١٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب الأدب، باب: المصافحة، ٢/ ١٢٢٠، الرقم: ٣٧٠٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٢٨٩، ٣٠٣، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥/ ٢٤٦، الرقم: ٢٥٧١٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/ ٩٩، الرقم: ١٣٣٤٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٨٩، الرقم: ٤١١٠۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: التبسم والضَّحِكِ، ٥/ ٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤١، وفى كتاب: التفسير/ الأحقاف، باب: قوله: ←

مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو کبھی اس طرح کھل کر (یعنی قہقہ لگا کر) ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کا حلق مبارک بھی دیکھ لیتی، آپ ﷺ صرف مسکرایا کرتے تھے۔''

۹۴۹ / ۱۵۔ عَنْ جَرِيرٍ ﷺ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جریر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا اس وقت سے حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے جب بھی پردہ میں ہوئے یا مجھے دیکھا، میرے سامنے ضرور مسکرائے۔ (یعنی کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا، جب بھی آپ ﷺ مجھے دیکھتے تو چہرہ انور تبسم ریز ہو جاتا)۔''

...... فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ: [۲٤]، ٤ / ۱۸۲۷، الرقم: ٤٥٥١، ومسلم فی الصحیح، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ۲ / ٦١٦، الرقم: ۸۹۹، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: مايقول إذا هاجت الريح، ٤ / ۳۲٦، الرقم: ٥٠٩٨، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۹۷، الرقم: ۲٥۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٦٦، الرقم: ۲٤٤۱٤، والحاكم فی المستدرك، ۲ / ٤۹٥، الرقم: ۳۷۰۰۔

الحديث رقم ۱٥: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الجهاد، باب: مَن لا يَثْبُتُ على الْخَيْلِ، ۳ / ۱۱۰٤، الرقم: ۲۸۷۱، وفی کتاب: الأدب، باب: التبسم والضحك، ٥ / ۲۲٦۰، الرقم: ٥۷۳۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل جرير بن عبد الله ﷺ، ٤ / ۱۹۲٥، الرقم: ۲٤۷٥، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب جرير بن عبد الله البجلی ﷺ، ٥ / ٦۷۹، الرقم: ۳۸۲۱، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل جرير بن عبد الله البجلی، ۱ / ٥٦، الرقم: ۱٥۹، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲ / ۲۹۳، الرقم: ۲۲۱۹۔

٩٥٠ / ١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ﷺ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ (خوبصورت) مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔''

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في بشاشة النبي ﷺ، ٥ / ٦٠١، الرقم: ٣٦٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ١٩١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ٢٥١، الرقم: ٨٠٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩ / ٢٠٥، الرقم: ١٨٩، وابن المبارك في الزهد، ١ / ٤٧، الرقم: ١٤٥.

فَصُلٌ فِي آدَابِ حُسُنِ الكَـلَامِ

آدابِ گفتگو کا بیان

۹۵۱ / ۱۷۔ عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ وَعَلِيِّ بُنِ حُسَيُنٍ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مِنُ حُسُنِ إِسُلَامِ الْمَرُءِ تَرُكُهُ مَا لَايَعُنِيهِ.

رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَابُنُ مَاجَه وَمَالِكٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت علی بن حسین (یعنی امام زین العابدین) رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دے۔‘‘

۹۵۲ / ۱۸۔ عَنُ عَبُدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيُسَ الْمُؤُمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ.

رَوَهُ التِّرُمِذِيُّ وَابُنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوعِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الزهد، باب: فيمن تکلم بکلمة يضحك بها الناس، ٤/ ٥٥٨، الرقم: ٢٣١٧-٢٣١٨، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: کف اللسان فی الفتنة، ٢/ ١٣١٥، الرقم: ٣٩٧٦، ومالك فی الموطأ، ٢/ ٩٠٣، الرقم: ١٦٠٤، وابن حبان فی الصحيح، ١/ ٤٦٦، الرقم: ٢٢٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢٠١، الرقم: ١٧٣٧۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی اللعنة، ٤/ ٣٥٠، الرقم: ١٩٧٧، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ١١٦، الرقم: ٣١٢، ٣٣٢، وابن حبان فی الصحيح، ١/ ٤٢١، الرقم: ١٩٢، والحاکم فی المستدرك، ١/ ٥٧، الرقم: ٢٩: وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ، والبزار فی المسند، ٤/ ٣٣٠، الرقم: ١٥٢٣، والبيهقی فی السنن الکبری، ١٠/ ١٩٣۔

”حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مومن بہت زیادہ طعنہ زنی کرنے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، بہت زیادہ بداخلاق اور فحش گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔“

٩٥٣ / ١٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا. وفي رواية: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔“

٩٥٤ / ٢٠۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ، فَاحْثُوْا فِي وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم خوشامد کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔“

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى اللعن والطعن، ٤ / ٣٧١، الرقم: ٢٠١٩، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ١١٦، الرقم: ٣٠٩، والحاكم فى المستدرك، ١ / ١١٠، الرقم: ١٤٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٤ / ٢٩٣، الرقم: ٥١٥١، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢ / ٤٨٨۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: النهى عن المدح إذا كان فيه إفراط وخيف منه فتنة على الممدوح، ٤ / ٢٢٩٧، الرقم: ٣٠٠٢، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى كراهية المدحة والمداحين، ٤ / ٥١٨، الرقم: ٢٣٩٣، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى كراهية التمادح، ٤ / ٢٥٤، الرقم: ٤٨٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٩٤، الرقم: ٥٦٨٤، والبزار فى المسند، ٦ / ٣٧، الرقم: ٢١٠٦، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٩٧، الرقم: ٢٦٢٦٠۔

٩٥٥ / ٢١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَـلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کلام فرماتے تو اپنی بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ لوگ آپ ﷺ کی بات (اچھی طرح) سمجھ سکیں اور جب آپ ﷺ کسی جماعت کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کہتے تو تین مرتبہ سلام کہتے (یہ سلام گھر میں داخل ہونے کی اجازت لینے کے لئے ہوتا ویسے کسی شخص کو سلام کہنا ہو تو ایک مرتبہ ہی کافی ہے)۔‘‘

٩٥٦ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيْقٍ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی (اچھے)

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: العلم، باب: مَن أعاد الحديث ثلاثا لِيُفْهَمَ عنه، ١ / ٤٨، الرقم: (٩٥)، وفی كتاب: الاستئذان، باب: التسليم والاستئذان ثلاثا، ٥ / ٢٣٠٥، الرقم: ٥٨٩٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی كراهية أن يقول عليك السلام مبتدئا، ٥ / ٧٢، الرقم: ٢٧٢٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢١٣، الرقم: ١٣٢٤٤، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٣٠٤، الرقم: ٧٧١٦، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهی عن لعن الدوابّ وغيرها، ٤ / ٢٠٠٥، الرقم: ٢٥٩٧، والترمذی نحوه فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی اللّعن والطّعن، ٤ / ٣٢٥، الرقم: ٢٠١٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٠ / ١٩٣، وفی شعب الإيمان، ٤ / ٢٩٣، الرقم: ٥١٥١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥ / ١٣٦، الرقم: ٧٧٣٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٣١٢، الرقم: ٤٢١١۔

دوست کو بہت لعن طعن کرنے والا نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

۹۵۷ / ۲۳۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو درداء ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہت زیادہ لعن طعن کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ گواہی دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے ہوں گے۔‘‘

۹۵۸ / ۲٤۔ عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جھوٹا نہیں جو (جھوٹ بول کر) لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے پس (اس صلح کے لئے وہ فریقین کو ایک دوسرے کے بارے میں) بھلائی کی بات کہتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۲۳: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهی عن لعن الدواب وغيرها، ٤ / ۲۰۰٦، الرقم: ۲۵۹۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٤٤٨، الرقم: ۲۷۵٦۹، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۱۱۷، الرقم: ۳۱٦، وابن حبان فی الصحيح، ۱۳ / ۵٦، الرقم: ۵۷٤٦، والبيهقی فی السنن الكبری، ۱۰ / ۱۹۳۔

الحديث رقم ۲٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلح، باب: ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس، ۵ / ۹۵۸، الرقم: ۲۵٤٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الكذب وبيان المباح منه، ٤ / ۲۰۱۱، الرقم: ۲٦۰۵، وابن حبان فی الصحيح، ۱۳ / ٤۰، الرقم: ۵۷۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٤۰۳، الرقم: ۲۷۳۱۳، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۵ / ۷٦، الرقم: ۱۸۸۔

٩٥٩/ ٢٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی اپنی زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان (یعنی اپنی شرم گاہ کی حفاظت) کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔‘‘

٩٦٠/ ٢٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ (کبیرہ) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔‘‘

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: حفظ اللسان، ٥/ ٢٣٧٦، الرقم: ٦١٠٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى حفظ اللسان، ٤/ ٦٠٦، الرقم: ٢٤٠٨، ومالك فى الموطأ، ٢/ ٩٨٧، الرقم: ١٧٨٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٧٤۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهولا يشهر، ١/ ٢٧، الرقم: ٤٨، وفى كتاب: الأدب: باب: ما ينهى من السباب واللعن، ٥/ ٢٢٤٧، الرقم: ٥٦٩٧، وفى كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض، ٦/ ٢٥٩٢، الرقم: ٦٦٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان قول النبي ﷺ: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ١/ ٨١، الرقم: ٦٤، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الشتم، ٤/ ٣٥٣، الرقم: ١٩٨٣، والنسائى فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: قتال المسلم، ٧/ ١٢١، الرقم: ٤١٠٥، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/ ٢٧، الرقم: ٦٩۔

۹٦۱ / ۲۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا دشمنِ خدا کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کفر اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔‘‘

۹٦۲ / ۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ صَمَتَ نَجَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے (بری بات سے) خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔‘‘

۹٦۳ / ۲۹۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، ۱/۷۹، الرقم: ٦۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۱٦٦، الرقم: ۲۱۵۰۳، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱/۱۵۵، الرقم: ٤۳۳، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳/۵۱، الرقم: ۳۰٤۰۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (۵۰)، ٤/٦٦۰، الرقم: ۲۵۰۱، والدارمی فی السنن، ۲/۳۸۷، الرقم: ۲۷۱۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۱۵۹، الرقم: ٦٤٨١، ٦٦۵٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/۲٦٤، الرقم: ۱۹۳۳، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤/۲۵٤، الرقم: ٤۹۸۳۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فی حفظ اللسان، ٤/٦۰۵، الرقم: ۲٤۰٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۲۵۹، الرقم: ۲۲۲۸۹، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۷/۲۷۰، الرقم: ۷٤۱۔

عَلَى خَطِيئَتِکَ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ (یعنی کیسے ملتی ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روکے رکھو اور چاہیے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو (یعنی اپنے گھر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونے اور غیر اللہ سے خلوت اختیار کرنے کے لئے لازم پکڑو) اور اپنے گناہوں پر (نادم ہوکر) رویا کرو۔‘‘

٩٦٤ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَ تَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُکَ أَخَاکَ بِمَا يَکْرَهُ. قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ کَانَ فِي أَخِي مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: إِنْ کَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ. وَإِنْ لَمْ يَکُنْ فِيْهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طرح ذکر کرو کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) اگر وہ بات میرے اس بھائی میں پائی جاتی ہو جو میں کہہ رہا ہوں (تو کیا پھر بھی غیبت ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بات اس میں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یہی تو غیبت ہے اور اگر (وہ بات) اس میں نہیں تب تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔‘‘

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الغيبة، ٤ / ٢٠٠١، الرقم: ٢٥٨٩، والترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الغيبة، ٤ / ٣٢٩، الرقم: ١٩٣٤، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الغيبة، ٤ / ٢٦٩، الرقم: ٤٨٧٤، النسائی فی السنن الکبری، ٦ / ٤٦٧، الرقم: ١١٥١٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٣٠، الرقم: ٧١٤٦، ٨٩٧٣، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٨٧، الرقم: ٢٧١٤۔

٩٦٥ / ٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف (یعنی تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ (پھر) ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ (یعنی ان دونوں کا غلط استعمال کرنا)۔‘‘

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فى حُسْنِ الْخُلق، ٤ / ٣٦٣، الرقم: ٢٠٠٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الذنوب، ٢ / ١٤١٨، الرقم: ٤٢٤٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٢٩١، الرقم: ٧٨٩٤، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢٢٤، الرقم: ٤٧٦، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٣٦٠، الرقم: ٧٩١٩، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ١١٠، الرقم: ٢٩٤.

فَصْلٌ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَالطَّعَامِ

﴿ کھانے پینے کے آداب کا بیان ﴾

٩٦٦ / ٣٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا غُلَامُ! سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِکَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْکَ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کے زیرکفالت تھا (آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ (ایک مرتبہ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: برخودار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔‘‘

٩٦٧ / ٣٣۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا

الحديث رقم ٣٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٥ / ٢٠٥٦، الرقم: ٥٠٦١۔ ٥٠٦٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ٣ / ١٥٩٩، الرقم: ٢٠٢٢، وابن ماجه فی السنن كتاب: الأطعمة، باب: الأكل باليمين، ٢ / ١٠٨٧، الرقم: ٣٢٦٧، والنسائی فی السنن الكبری، ٤ / ١٧٥، الرقم: ٦٧٥٩، وفی عمل اليوم والليلة، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٢٧٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٢٦، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ٢٧٧، الرقم: ٤٣٨٩۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: الأكل في إناء مُفَضَّضٍ، ٥ / ٢٠٦٩، الرقم: ٥١١٠، ٥٣٠٩۔ ٥٣١٠، وفی كتاب: اللباس، باب: لبس الحرير وافتراشه للرجال، وقدر ما يجوز، ٥ / ٢١٩٤، الرقم: ٥٤٩٣، ٥٤٩٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة، ٣ / ١٦٣٨، الرقم: ٢٠٦٧، ٢٠٦٩، وابن حبان فی الصحيح، ١٢ / ١٥٥، الرقم: ٥٣٣٩، والنسائی فی السنن، الكبری، ٤ / ١٤٩، الرقم: ٦٦٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٩٠، الرقم: ٢٣٣٦٢۔

تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔''

۹۶۸/ ۳۴۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت وقوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔'' اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

۹۶۹/ ۳۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا

الحديث رقم ۳٤: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوت عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما يقول إذا فَرَغَ من الطعام، ٥/ ٥٠٨، الرقم: ٣٤٥٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٤٣٩، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ٢١٣، الرقم: ٧٤٠٩، والطبرانی فی مسند الشاميين، ١/ ١٥٠، الرقم: ٢٤١، وفی المعجم الكبير، ٢٠/ ١٨١، الرقم: ٣٨٩، وأبويعلى فی المسند، ٣/ ٦٢، الرقم: ١٤٨٨.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الأشربة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء فی التنفس في الإناء، ٤/ ٣٠٢، الرقم: ١٨٨٥، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١١/ ١٦٦، الرقم: ١١٣٧٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/ ١١٦، الرقم: ٦٠١٥.

تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ، وَلَكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنَى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں (پانی) مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پانی پینے سے قبل ﴿بِسْمِ اللهِ﴾ پڑھو اور فراغت پر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہا کرو۔‘‘

۹۷۰ / ۳۶۔ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: انسان نے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرا۔ انسان کے لئے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے، اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے رکھے۔‘‘

۹۷۱ / ۳۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ۳٦: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی کراهية کثرة الأکل، ٤ / ٥٩٠، الرقم: ۲۳۸۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأطعمة، باب: الاقتصاد فی الأکل وکراهة الشبع، ۲ / ۱۱۱۱، الرقم: ۳۳٤۹، والنسائی فی السنن الکبری، ٤ / ۱۷۷، الرقم: ٦۷٦۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ۱۳۲، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ۳٦۷، الرقم: ۷۱۳۹، ۷۱٤٥، وقال الحاکم: هذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ وابن حبان فی الصحيح، ۲ / ٤٤۹، الرقم: ٦۷٤۔

الحديث رقم ۳۷ / ۳۸: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الأطعمة، باب: النفخ فی ←

يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نہ تو کھانے اور پانی میں پھونک مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔‘‘

۹۷۲ / ۳۸۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها النَّفْخُ فِي الطَّعَامِ يَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھانے اور پینے کی اشیاء میں پھونک مارنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کھانے میں پھونک مارنا اس کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔‘‘

۹۷۳ / ۳۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مل کر کھایا کرو الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت مل کر (اور اکٹھے) کھانے سے حاصل ہوتی ہے۔‘‘

------ الطعام، ۲ / ۱۰۹٤، الرقم: ۳۲۸۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۳۰۹، الرقم: ۲۸۱۸، ۳۳٦٦، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٥ / ۱۰۷، الرقم: ۲٤۱۸۰۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الأطعمة، باب: الاجتماع على الطعام، ۲ / ۱۰۹۳، الرقم: ۳۳۸۷، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳ / ۹۷، الرقم: ۳۲۲۸۔

فَصْلٌ فِي مُعَامَلَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمُؤْمِنِ

﴿مومن کے مومن کے ساتھ معاملات کا بیان﴾

٩٧٤ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا (یعنی ایک ہی معاملہ میں اسے دوبارہ دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔“

٩٧٥ / ٤١۔ عَنْ عَمَّارٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عمار (بن یاسر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دنیا میں دو منہ رکھے (یعنی جس میں دوغلا پن ہو) تو قیامت کے روز اس کے منہ میں دو آگ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين، ٥ / ٢٢٧١، الرقم: ٥٧٥٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ٤ / ٢٢٩٥، الرقم: ٢٩٩٨، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی الحذر من الناس، ٤ / ٢٦٦، الرقم: ٤٨٦٢، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الفتن، باب: العزلة، ٢ / ١٣١٨، الرقم: ٣٩٨٢-٣٩٨٣، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٤٣٧، الرقم: ٦٦٣، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤١١، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١١٥، الرقم: ٥٩٦٤.

الحديث رقم ٤١: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی ذی وجهين، ٤ / ٢٦٨، الرقم: ٤٨٧٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٣ / ٦٨، الرقم: ٥٧٥٦، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤٠٥، الرقم: ٢٧٦٤، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٥ / ٢٢٣، الرقم: ٢٥٤٦٣، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٠ / ٢٤٦، وأبويعلى فی المسند، ٣ / ٢٠٤، الرقم: ١٦٣٧.

کی زبانیں ہوں گی۔‘‘

۹۷۶ / ۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو منہ رکھنے والا شخص انتہائی برے لوگوں میں سے ہے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔‘‘

۹۷۷ / ۴۳۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ۴۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: ما يكره من ثناء السلطان، وإذا خرج قال غير ذلك، ۶ / ۲۶۲۶، الرقم: ۶۷۵۷، وفی كتاب: المناقب، باب: قول الله تعالى: يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَ جَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ الخ، ۳ / ۱۲۸۸، الرقم: ۳۳۰۴، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: ذم ذی الوجهين وتحريم فعله، ۴ / ۲۰۱۱، الرقم: ۲۵۲۶، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی ذی الوجهين، ۴ / ۳۷۴، الرقم: ۲۰۲۵، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی ذي الوجهين، ۴ / ۲۶۸، الرقم: ۴۸۷۲، ومالك فی الموطأ، ۲ / ۹۹۱، الرقم: ۱۷۹۷.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ۴ / ۲۱۹۸، الرقم: ۲۸۶۵، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: البراء ة من الكبر والتواضع، ۲ / ۱۳۹۹، الرقم: ۴۱۷۹، والبزار فی المسند، ۸ / ۴۲۴، الرقم: ۳۴۹۵، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۱۰ / ۲۳۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۷ / ۳۶۴ الرقم: ۱۰۰۰.

”حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تواضع (وانکساری) اختیار کرو اور کوئی شخص (اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہوئے) کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔“

٩٧٨ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّکَ الشَّيءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری کسی شے سے محبت تمہیں اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (یعنی اپنے محبوب کے خلاف انسان کچھ دیکھنا، سننا گوارا نہیں کرتا)۔“

٩٧٩ / ٤٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ.

وفي رواية عنه: مَنْ يَتَحَقَّقُ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ أَمْرِهِ فَكَأَنَّمَا يَتَحَقَّقُ فِي النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کا خط اس کی اجازت کے بغیر (کھول کر) دیکھا تو بیشک اس نے

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى الهوى، ٤/ ٣٣٤، الرقم: ٥١٣٠، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/ ٣٣٤، الرقم: ٤٣٥٩، وفى مسند الشاميين، ٢/ ٣٤٠، الرقم: ١٤٥٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٣٦٨، الرقم: ٤١١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ١٤٣، الرقم: ٢٧٢٨۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الوتر، باب: الدعاء، ٢/ ٧٨، الرقم: ١٤٨٥، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ٣٠٠۔ ٣٠١، الرقم: ٧٧٠٦۔ ٧٧٠٧، والطبرانى فى مسند الشاميين، ٢/ ٣٢٨، الرقم: ١٤٣٢، وفى المعجم الكبير، ١٠/ ٣٢٠، الرقم: ١٠٧٨١، والقضاعى فى مسند الشهاب، ١/ ٢٨٤، الرقم: ٤٦٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ٢٢٥، الرقم: ٦٧٥۔

(دوزخ کی) آگ میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے (مسلمان) بھائی کے خط میں اس کی اجازت کے بغیر غور وفکر کرتا ہے (یعنی اسے پڑھتا ہے یا اس کی جستجو کرتا ہے تو) وہ تو بس (دوزخ کی) آگ میں جھانک رہا ہے۔‘‘
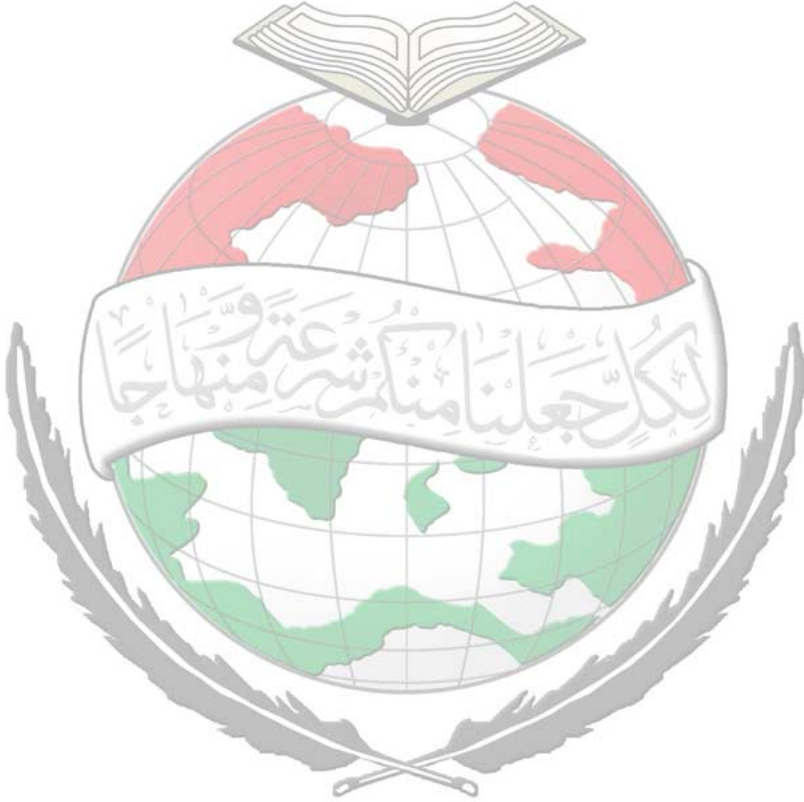
فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّبَاسِ

﴿ آدابِ لباس کا بیان ﴾

٩٨٠ / ٤٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔''

٩٨١ / ٤٧۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ أَخَذَ حَرِيْرًا

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: الأكل في إناء مُفَضَّضٍ، ٥ / ٢٠٦٩، الرقم: ٥١١٠، ٥٣٠٩-٥٣١٠، وفى كتاب: اللباس، باب: لبس الحرير وافتراشه للرجال، وقدر ما يجوز، ٥ / ٢١٩٤، الرقم: ٥٤٩٣، ٥٤٩٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة، ٣ / ١٦٣٨، الرقم: ٢٠٦٧، ٢٠٦٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٢ / ١٥٥، الرقم: ٥٣٣٩، والنسائى فى السنن، الكبرى، ٤ / ١٤٩، الرقم: ٦٦٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥، ٣٩٠، الرقم: ٢٣٣٦٢۔

الحديث رقم ٤٧ / ٤٨: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: اللباس عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فى الحرير والذهب، ٤ / ٢١٧، الرقم: ١٧٢٠، وأبوداود فى السنن، كتاب: الحمام، باب: فى الحرير للنساء، ٤، ٥٠، الرقم: ٤٠٥٧، والنسائى فى السنن، كتاب: الزينة، باب: تحريم الذهب على الرجال، ٨ / ١٦٠، الرقم: ٥١٤٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: اللباس ، باب: لبس الحرير والذهب للنساء، ٢ / ١١٨٩، الرقم: ٣٥٩٥، ٣٥٩٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٩٦، الرقم: ٧٥٠: ٤ / ٣٩٤، وأبو يعلى فى المسند، ١ / ٢٣٥، الرقم: ٢٧٢، ٣٢٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١ / ١٥، الرقم: ١٠٨٨٩، ٢٣٤، والبيهقى فى شعب الإيمان ٥ / ١٣٣، الرقم: ٦٠٨٢۔

فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِي. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۹۸۲ـ/۴۸ـ وفي رواية: عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ.

وَقَالَ: أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں ریشمی کپڑا پکڑا اور بائیں دستِ مبارک میں سونا تھاما پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام کردیا گیا ہے اور ان کی عورتوں پر حلال ہے۔“

۹۸۳/۴۹ـ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

”امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ بواسطہ حضرت عطاء بن ابی رباح حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سفید شامی ٹوپی مبارک تھی۔“

۹۸۴/۵۰ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۹۸۔

الحديث رقم ۵۰: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ۵/۱۷۵، الرقم: ۶۲۵۹، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۵/۱۲۱، وقال: رواه الطبراني ورواته ثقات، والسيوطی فی الجامع الصغير، ۱/۳۶۶، الرقم: ۶۹۷۔

قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سفید ٹوپی مبارک پہنا کرتے تھے۔‘‘

۹۸۵ / ۵۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ لَاطِئَةٌ يَلْبَسُهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سفید ٹوپی تھی جسے آپ ﷺ پہنا کرتے تھے جو آپ ﷺ کے سرِ اقدس پر جمی رہتی تھی۔‘‘

۹۸۶ / ۵۲۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَرَارٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه أَتَى الْخَلَاءَ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مَزْرُوْرَةٌ فَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ ...... قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالْقَلَنْسُوَةُ بِمَنْزِلَةِ الْعِمَامَةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’سعید بن عبداللہ بن ضرار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر نکلے اور ان کے سر پر بٹن لگی ہوئی سفید ٹوپی تھی تو انہوں نے اپنی ٹوپی پر مسح کیا۔ امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔‘‘

۹۸۷ / ۵۳۔ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا مُوْسَى رضي الله عنه خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ فَمَسَحَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ (الاشعری) رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اور انہوں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی، پھر انہوں نے اس ٹوپی پر مسح کیا۔‘‘

الحديث رقم ۵۱: أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ۴ / ۱۹۳، والهندى فى كنز العمال، ۷ / ۱۲۱، الرقم: ۱۸۲۸۵۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، باب: المسح على القلنسوة، ۱ / ۱۹۰، الرقم: ۷۴۵۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ۵ / ۱۷۰، الرقم: ۲۴۸۵۹۔

۹۸۸ / ۵٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهما قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ مِصْرِيَّةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (یعنی امام زین العابدین) کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔‘‘

۹۸۹ / ۵۵۔ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَلَنْسُوَةً لَهَا رِبٌّ كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے دار ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا، بسا اوقات وہ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت (آنکھوں کے سامنے) اس کا سایہ کر لیتے تھے۔‘‘

۹۹۰ / ۵٦۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: كَانَ عَلَى مُوْسَى عليه السلام يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ، كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ، وَكُمَّةُ صُوْفٍ، وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ، وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ. وَالْكُمَّةُ: الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيْرَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا اس دن انہوں نے ایک اُون کی چادر، اُون کا جبہ، اُون کی ٹوپی اور اُون کی شلوار پہنی ہوئی تھی اور ایک مردہ دراز گوش (یعنی گدھے) کی کھال سے بنے جوتے پہنے ہوئے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، ٥ / ١٦٩، الرقم: ٢٤٨٥٥۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، ٥ / ١٦٩، الرقم: ٢٤٨٥٦۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: اللباس عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی لبس الصوف، ٤ / ٢٢٤، الرقم: ١٧٣٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٧٨، الرقم: ٣١٥٤، وقال: رواه الحاكم وقال الحاكم: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ۔

٩٩١ / ٥٧۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ، فَذَالِکَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰکَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، قَالَ: فَمَا أَدْرِي أَ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ ......الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَلَفْظُهُ: **وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَلَنْسُوَةُ عُمَرَ رضی الله عنه.**

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: شہداء کی چار اقسام ہیں: وہ مومن شخص جس کا ایمان مضبوط ہو، وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے۔ یہی وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا، یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔‘‘

’’امام احمد بن حنبل کی روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتی کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔‘‘

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل الشهداء عند الله، ٤ / ١٧٧، الرقم: ١٦٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٣، الرقم: ١٥٠، وأبو يعلى في المسند، ١ / ٢١٦، الرقم: ٢٥٢، والطيالسي في المسند، ١ / ١٠، ٢٠، الرقم: ٤٥، ١٣٣، والبزار في المسند، ١ / ٣٦٦، الرقم: ٢٤٦، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٩، الرقم: ٢٧، وابن المبارك في الجهاد، ١ / ١٠٥، الرقم: ١٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٢١٢، الرقم: ٢١٣٨.

٩٩٢ / ٥٨۔ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رضی الله عنه قَالَ: قَدِمْتُ الرِّقَّةَ، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِي: هَلْ لَکَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: قُلْتُ: غَنِيْمَةٌ. فَدَفَعْنَا إِلَى وَابِصَةَ، قُلْتُ لِصَاحِبِي: نَبْدَأُ فَنَنْظُرُ إِلَى دَلِّهِ، فَإِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِيَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ أَغْبَرُ وَإِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصًا فِي صَلَاتِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں (شام کے ایک شہر) رقہ گیا، میرے کسی ساتھی نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی سے ملاقات کریں؟ میں نے کہا: یہ تو بڑی غنیمت ہے۔ پھر ہم حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: دیکھو پہلے ہم ان کے طور طریق دیکھتے ہیں۔ پھر ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے سر سے ایک دو کانوں والی ٹوپی چمٹی ہوئی ہے اور ایک اُونی غبار آلود لمبی ٹوپی (اس کے اوپر) پہنی ہوئی ہے اور وہ اپنے عصا کے سہارے نماز پڑھ رہے ہیں۔“

٩٩٣ / ٥٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَيْرِ الْعَمَائِمِ وَيَلْبَسُ الْعَمَائِمَ بِغَيْرِ الْقَلَانِسِ وَكَانَ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ الْيَمَانِيَّةَ وَيَلْبَسُ ذَوَاتَ الْآذَانِ فِي الْحَرْبِ وَكَانَ رُبَّمَا نَزَعَ قَلَنْسُوَتَهُ فَجَعَلَهَا سُتْرَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي...... الحديث.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: الرجل يعتمد فی الصلاة علی عصًا، ١ / ٢٤٩، الرقم: ٩٤٨، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٣٩٧، الرقم: ٩٧٥، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢ / ٢٨٨، الرقم: ٣٣٨٦۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه السيوطی فی الجامع الصغير، ١ / ٣٦٧، والهندی فی كنز العمال، ٧ / ١٢١، الرقم: ١٨٢٨٦، والعظيم آبادی فی عون المعبود، ١١ / ٨٨، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ٥ / ٣٩٣، والمناوی فی فيض القدير، ٥ / ٢٤٧، وعبدالحق محدث الدهلوی فی شرح سفر السعادة، ١ / ٤٣٦۔

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سُترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔“

٩٩٤ / ٦٠۔ عَنْ نَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما وَأَنَا أُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: أَلَمْ أَكْسُكَ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَلَوْ بَعَثْتُكَ كُنْتَ تَذْهَبُ هَكَذَا قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت نافع رضی اللہ عنہ (حضرت عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اور کپڑے نہیں پہنائے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہیں کسی (خاص) جگہ بھیجوں تو کیا تم اسی حالت میں چلے جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، تو فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے مزین (و تیار) ہوا جائے۔“

٩٩٥ / ٦١۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٦٠: أخرجه ابن خزيمة فى الصحيح، ١ / ٣٧٦، الرقم: ٧٦٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٣٦، الرقم: ٣٠٨٩، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١ / ٣٠٩، الرقم: ٢٠٠، والطحاوى نحوه فى شرح معانى الآثار، ١ / ٣٧٧، وابن عبد البر فى التمهيد، ٦ / ٣٧١۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: اللباس، باب: (١)، ٤ / ٤١، الرقم: ٤٠٢٠، والترمذى فى السنن، كتاب: اللباس عن رسول الله ﷺ، باب: ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا، ٤ / ٢٣٩، الرقم: ١٧٦٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥ / ١٨٠، الرقم: ٦٢٨٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ١٠ / ٢٦٧، والسيوطى فى الجامع الصغير، ١ / ٧٨، الرقم: ٩٣، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١١ / ٤٣، والمناوى فى فيض القدير، ٥ / ٩٨، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٥ / ٣٧٥۔

إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ، إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اللَّهُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ کَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾. رَوَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نیا کپڑا پہنتے تو ﴿بسم اللہ﴾ پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ، پھر عرض کرتے: ﴿اللَّهُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ کَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾ ”اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی خیر اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

۹۹۶ / ۶۲۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْکُمَّيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جُبّہ زیب تن فرمایا۔“

۹۹۷ / ۶۳۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: کَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبو نعيم فی مسند أبی حنيفة، ١ / ٧٦-٧٧، والترمذی فی السنن، کتاب: اللباس عن رسول اللّٰه صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء لُبْسِ الجبّة والخُفَّيْن، ٤ / ٢٣٩، الرقم: ١٧٦٨، والنسائی فی السنن، کتاب: الطهارة، باب: المسح علی الخفين فی السفر، ١ / ٨٣، الرقم: ١٢٥، وفی السنن الکبری، ١ / ٨٧، الرقم: ١١٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٢٥٥، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ٥ / ٣٩١.

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: اللباس، باب: الثوب الأحمر، ٥ / ٢١٩٨، الرقم: ٥٥١٠، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: فی صفة النبی صلی الله عليه وآله وسلم أنه کان أحسن الناس وجها، ٤ / ١٨١٨، الرقم: ٢٣٣٧، وأبو داود فی السنن، کتاب: اللباس، باب: فی الرخصة ذلک، ٤ / ٥٤، الرقم: ٤٠٧٢، ←

مَرْبُوْعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا قد مبارک متوسط تھا، میں نے آپ ﷺ کو سرخ رنگ کے حلّہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی شے کو حسین نہیں دیکھا۔''

۹۹۸ / ٦٤۔ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منیٰ کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ ﷺ کے الفاظ (لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔''

۹۹۹ / ٦٥۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما:

------ والنسائی فی السنن، کتاب: الزينة، باب: اتخاذ الجمة، ۸ / ۱۸۳، الرقم: ۵۲۳۲۔ ۵۲۳۳، وفی السنن الکبری، ۵ / ٤۱۲، الرقم: ۹۳۲۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ۲۸۱، وأبو يعلی فی المسند، ۳ / ۲٦۲، الرقم: ۱۷۱٤۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: اللباس، باب: فی الرخصة ذلك، ٤ / ٥٤، الرقم: ٤٠٧٣، والبيهقی فی السنن الکبری، ۳ / ۲٤۷، الرقم: ٥٧٧٧۔

الحديث رقم ٦٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الوضوء، باب: غَسل الرِّجْلَين في النَّعلين ولا يمسح على النعلين، ۱ / ۷۳، الرقم: ١٦٤، وفی کتاب: اللباس، باب: النعال السبتية وغيرها، ٥ / ۲۱۹۹، الرقم: ٥٥١٣، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: الإهلال من حيث تنبعث الراحلة، ۲ / ۸٤٤، الرقم: ۱۱۸۷، وأبو داود فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فی وقت الإحرام، ۲ / ۱٥٠، الرقم: ۱۷۷۲، ومالك فی الموطأ، ۱ / ۳۳۳، الرقم: ۷۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ٦٦، الرقم: ٥٣٣٨، وابن حبان فی الصحيح، ۹ / ۷۸، الرقم: ۳۷٦۳۔

يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ...... رَأَيْتُکَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ. قَالَ: وَأَمَّا الصُّفْرَةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبید بن جُریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کپڑوں کو زرد رنگ سے رنگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: زرد رنگ سے رنگنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے۔ سو میں بھی انہیں زرد رنگ میں رنگنا پسند کرتا ہوں۔''

١٠٠٠/ ٦٦۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه كَانَ عَلَيْهِ يَوْمُ أُصِيْبَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٠٠١/ ٦٧۔ وفي رواية: عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ رضی الله عنه قَمِيْصًا وَإِزَارًا أَصْفَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

ایک روایت میں ابو ظبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔''

١٠٠٢/ ٦٨۔ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ

الحديث رقم ٦٦/ ٦٧: أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، ٥/ ١٦٠، الرقم: ٢٤٧٥١-٢٤٧٥٢.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الثوب الأخضر، ٥/ ١١٩، الرقم: ٢٨١٢، وأبو داود فی السنن، کتاب: الترجل، باب: فی الخضاب، ٤/ ٨٦، الرقم: ٤٢٠٦، والنسائی فی السنن، کتاب: صلاة العيدين، باب: الزينة للخطبة للعيدين، ٣/ ١٨٥، الرقم: ١٥٧٢، والحاکم فی المستدرک، ٢/ ٦٦٤، الرقم: ٤٢٠٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٢٨، الرقم: ٧١١٧.

بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دو سبز چادریں زیب تن فرمائے ہوئے دیکھا۔‘‘

١٠٠٣/ ٦٩۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ يَعْتَمُّوْنَ بِعَمَائِمِ كَرَابِيْسَ سُوْدٌ وَبِيْضٌ وَحُمْرٌ وَخُضْرٌ وَصُفْرٌ يَضَعُ أَحَدُهُمَا الْعِمَامَةَ عَلَى رَأْسِهِ وَيَضَعُ الْقَلَنْسُوَةَ فَوْقَهَا ثُمَّ الْعِمَامَةَ هَكَذَا يَعْنِي عَلَى كُوْرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے، ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا پھر ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔‘‘

١٠٠٤/ ٧٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز

الحديث رقم ٦٩: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٥/ ١٨١، الرقم: ٢٤٩٨٧، وابن راهوية فی المسند، ٣/ ٨٨٢، الرقم: ١٥٥٦۔

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: فی أي وقت يحول رداء ه إذا استسقی، ١/ ٣٠٢، الرقم: ١١٦٣، والنسائی فی السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: الحال التي يستحب للإمام أن يكون عليها إذا خرج، ٣/ ١٥٦، الرقم: ١٥٠٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٤، وعبد الرزاق فی المصنف، ١/ ٢٠١، الرقم: ٧٨٦، والشافعی فی المسند، ١/ ٨٠، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٩/ ٣٦٠، الرقم: ٢٢٥۔

استسقاء پڑھائی اور آپ ﷺ اپنی سیاہ چادر مبارک زیب تن کئے ہوئے تھے۔‘‘

١٠٠٥ / ٧١۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رضي الله عنها أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ، فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هَذِهِ. فَسَكَتَ الْقَوْمُ: قَالَ: ائْتُوْنِي بِأُمِّ خَالِدٍ. فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا، وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي. وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: يَا أُمَّ خَالِدٍ. هَذَا سَنَاهُ. وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (مالِ غنیمت میں) کپڑے لائے گئے جن میں چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خیال میں ہم کس کو یہ پہنائیں؟ صحابہ خاموش رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ، (فرماتی ہے) پھر انہیں سوار کرکے لایا گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ہاتھوں سے وہ چادر پہنائی اور فرمایا (اسے استعمال کر کر کے) پرانا اور بوسیدہ کر دو۔ اس پر سبز اور زرد رنگ کے نقوش بنے ہوئے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام خالد! یہ ’’سَنَاہ‘‘ ہے۔ ’’سَنَاہ‘‘ حبشی زبان میں نہایت خوبصورت کو کہتے ہیں۔‘‘

١٠٠٦ / ٧٢۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرما رہے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٧١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: اللباس، باب: الخميصة السوداء، ٥ / ٢١٩١، الرقم: ٥٤٨٥، وفی باب: ما يدعی لمن لبس ثوبا جديدا، ٥ / ٢١٩٨، الرقم: ٥٥٠٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ١٨٢، الرقم: ٦٢٨٩، والحاکم فی المستدرک، ٢ / ٧٢، الرقم: ٢٣٦٧، وقال الحاکم: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٧٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٥ / ٢١٩٣، الرقم: ٥٤٨٩، وابن منده فی الإيمان، ١ / ٢٢٤، الرقم: ٨٧، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٤٦٤، الرقم: ٩٥٧.

١٠٠٧ / ٧٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو بھی کفن دیا کرو۔‘‘

١٠٠٨ / ٧٤. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْبَسُوا الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما يستحب من الأكفان، ٣ / ٣١٩، الرقم: ٩٩٤، وأبو داود فی السنن، کتاب: الطب، باب: فی الأمر بالكحل، ٤ / ٨، الرقم: ٣٨٧٨، وفی کتاب: اللباس، باب: فی البياض، ٤ / ٥١، الرقم: ٤٠٦١، والنسائی فی السنن، کتاب: اللباس، باب: الأمر يلبس البيض من الثياب، ٨ / ٢٠٥، الرقم: ٥٣٢٣، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ما جاء فيها يستحب من الكفن، ١ / ٤٧٣، الرقم: ١٤٧٢، وفی کتاب: اللباس، باب: البياض من الثياب، ٢ / ١١٨١، الرقم: ٣٥٦٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٢٢١٩، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٢٠٦، الرقم: ١٣٠٨، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی لبس البياض، ٥ / ١١٧، الرقم: ٢٨١٠، والنسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: أي الكفن خيرا، ٤ / ٣٤، الرقم: ١٨٩٦، وفی کتاب: اللباس، باب: الأمر يلبس البيض من الثياب، ٨ / ٢٠٥، الرقم: ٥٣٢٢-٥٣٢٣، وفی السنن الكبرى، ١ / ٦٢١، الرقم: ٢٠٢٣، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣ / ٤٢٩، الرقم: ٦١٩٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ١٨٢، الرقم: ٣٩١٩.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت سمرہ بن جندب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔“

فَصْلٌ فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجُلُوْسِ

﴿مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا بیان﴾

١٠٠٩ / ٧٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيْهِ آخَرُ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَكْرَهُ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی شخص کو اس کی مجلس سے اٹھایا جائے اور کوئی اور اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ کھل جایا کرو اور اپنی مجالس میں کشادگی پیدا کیا کرو اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے اور وہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔''

١٠١٠ / ٧٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ

الحديث رقم ٧٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: إذا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوا [المجادلة:١١]، ٥ / ٢٣١٣، الرقم: ٥٩١٠- ٥٩١٤، وفي كتاب: الجمعة، باب: لا يقيم الرجل أخاه يوم الجمعة ويقعد مكانه، ١ / ٣٠٩، الرقم: ٨٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: تحريم إقامة الإنسان من موضعه المباح الذي سبق إليه، ٤ / ١٧١٤، الرقم: ٢١٧٧، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: كراهية أن يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه، ٥ / ٨٨، الرقم: ٢٧٤٩- ٢٧٥٠، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٣٨٩، الرقم: ١١٤٠، وابن حبان في الصحيح، ٢ / ٣٤٩، الرقم: ٥٨٧.

الحديث رقم ٧٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، ٤ / ١٧١٥، الرقم: ٢١٧٩، والترمذي نحو في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء إذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به، ٥ / ٨٩، الرقم: ٢٧٥١، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إذا قام من مجلس ثم رجع، ٤ / ٢٦٤، الرقم: ٤٨٥٣، والبخاري في ←

(وفي حديث) مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (اپنی نشست سے) اٹھا (یا فرمایا:) جو کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے (جہاں وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا)۔‘‘

١٠١١ / ٧٧۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لئے بُت کی طرح (احتراماً) کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔‘‘

١٠١٢ / ٧٨۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

...... الأدب المفرد، ١ / ٣٨٨، الرقم: ١١٣٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٣٤٩، الرقم: ٥٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٢٦٣، الرقم: ٧٥٥٨، والطحاوى فى مشكل الآثار، ٢ / ١١٠۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الآدب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء فى كراهية قيام الرجل للرجل، ٥ / ٩٠، الرقم: ٢٧٥٥، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى قيام الرجل للرجل، ٤ / ٣٥٨، الرقم: ٥٢٢٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٩٣، ١٠٠، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤ / ٢٨٢، الرقم: ٤٢٠٨، وفى المعجم الكبير، ١٩ / ٣٥١، الرقم: ٨١٩، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٣٩، الرقم: ٩٧٧۔

الحديث رقم ٧٨: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى الرجل يجلس بين الرجلين بغير إذنهما، ٤ / ٢٦٢، الرقم: ٤٨٤٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ٢٦، الرقم: ٤٦٤٩، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ١٧٣، الرقم: ٤٧٠٤۔

قَالَ: لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

”حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔“

١٠١٣ / ٧٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ أَزْوَاجِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں ہمارے ساتھ گفتگو فرمانے کے لئے تشریف فرما ہوا کرتے تھے جب آپ ﷺ (تشریف لے جانے کے لئے) قیام فرما ہوتے تو ہم بھی (تعظیماً) کھڑے ہو جاتے (اور اس وقت تک کھڑے رہتے) یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ آپ ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔“

١٠١٤ / ٨٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بہترین مجلس وہ ہے جس میں بیٹھنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش ہو۔“

الحديث رقم ٧٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ٤ / ٢٤٧، الرقم: ٤٧٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ٤٦٧، الرقم: ٨٩٣٠، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢ / ١٧٣، الرقم: ٤٧٠٥.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في سعة المجلس، ٤ / ٢٥٧، الرقم: ٤٨٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٦٩، الرقم: ١١٦٨١، ١١١٥٣، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٣٠٠، الرقم: ٧٧٠٥، ٧٧٠٤، والطبراني عن أنس رضی الله عنه في المعجم الأوسط، ١ / ٢٥٥، الرقم: ٨٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ٣٠٠، الرقم: ٨٢٥٠.

فَصْلٌ فِي آدَابِ السَّفَرِ

﴿آدابِ سفر کا بیان﴾

۱۰۱۵ / ۸۱. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا خَرَجَ ثَـلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا أَحَدَهُمْ. وفي رواية: فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں سے ایک شخص کو امیر بنا لیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی امامت وہ کرے جو ان میں سب سے زیادہ پڑھا ہوا ہو۔‘‘

۱۰۱۶ / ۸۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۸۱: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: فی القوم يسافرون يؤمرون أحدهم، ۳/ ۳٦، الرقم: ۲٦۰۸، وابن حبان فی الصحيح، ٥/ ٥۰٤، الرقم: ۲۱۳۲، والبزار فی المسند، ۱/ ٤٦۲، الرقم: ۳۲۹، وعبد الرزاق فی المصنف، ۲/ ۳۹۰، الرقم: ۳۸۱۲، ۹۲٥٦، والبيهقی فی السنن الكبری، ۳/ ۱۱۹، الرقم: ٥۰۷۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸/ ۹۹، الرقم: ۸۰۹۳، وفی المعجم الكبير، ۹/ ۱۸٥، الرقم: ۸۹۱٥، وأبو يعلی فی المسند، ۲/ ۳۱۹، الرقم: ۱۰٥٤، والطيالسی فی المسند، ۱/ ۲۸٦، الرقم: ۲۱٥۲، وابن الجعد فی المسند، ۱/ ۷۸، الرقم: ٤۳۰.

الحديث رقم ۸۲: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی حق الجوار، ٤/ ۳۳۳، الرقم: ۱۹٤٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/ ۱٦۷، الرقم: ٦٥٦٦، والدارمی فی السنن، ۲/ ۲۸٤، الرقم: ۲٤۳۷، والحاكم فی المستدرك، ۱/ ٦۱۰، الرقم: ۱٦۲۰، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤/ ۱٤۰، الرقم: ۲٥۳۹، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱/ ٥۳، الرقم: ۱۱٥.

وَقَالَ أَبُوْعِيسى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق میں بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہتر ہے۔‘‘

١٠١٧ / ٨٣۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ سَفَرًا فَلْيُوَدِّعْ إِخْوَانَهُ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل جَاعِلٌ لَهُ فِي دُعَائِهِمُ الْبَرَكَةَ. وفي رواية: خَيْرًا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائیوں کو الوداع کہے، (اور ان سے خیر و عافیت کی دعا کرائے) بے شک اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں سے اسے خیر و برکت سے نوازنے والا ہے۔‘‘

١٠١٨ / ٨٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْزِلُ (وفي رواية: لَا يَتْرُكُ) مَنْزِلًا إِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی مقام پر قیام فرماتے تھے نہ کسی منزل سے رخصت ہوتے تھے جب تک وہاں دو رکعت نماز ادا نہ فرما لیتے۔‘‘

الحديث رقم ٨٣: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٢٩٩، الرقم: ١١٨١، والخطيب البغدادی فی الجامع لأخلاق الراوی، ٢ / ٢٣٨، الرقم: ١٧٢٠.

الحديث رقم ٨٤: أخرجه ابن خزيمة، ٢ / ٢٤٨، الرقم: ١٢٦٠، ٢٥٦٨، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٤٦٠، الرقم: ١١٨٨، ١٦٣٥، ٢٤٩٢، والسيوطی فی الجامع الصغير، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٤٥٤.

١٠١٩ / ٨٥. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

١٠٢٠ / ٨٦. وفي رواية للبخاري: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

’’حضرت کعب بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر کے لئے روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔‘‘

اور امام بخاری کی بیان کردہ ایک اور روایت میں ہے: ’’بہت کم ایسا ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن (سفر کے لیے) روانہ ہوئے ہوں۔‘‘

١٠٢١ / ٨٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثُ

الحديث رقم ٨٥ / ٨٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: من أراد غزوة فَوَرَّى بغيرها، ومن أحب الخروج يوم الخميس، ٣ / ١٠٧٨، الرقم: ٢٧٨٩-٢٧٩٠، وأبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: في أي يوم يستحب السفر، ٣ / ٣٥، الرقم: ٢٦٠٥، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ١٥٥، الرقم: ٣٣٧٠، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥ / ١٦٩-١٧٠، الرقم: ٩٢٧٠، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ٧٤، الرقم: ١٢٩١: ٨ / ١٨١، الرقم: ٨٣٣٥، وفی المعجم الكبير، ١٩ / ٤٢، الرقم: ٩٠.

الحديث رقم ٨٧: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی دعوةِ الوالدين، ٤ / ٣١٤، الرقم: ١٩٠٥، وفی كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما ذكر فی دعوة المسافر، ٥ / ٥٠٢، الرقم: ٣٤٤٨، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء بظهر الغيب، ٢ / ٨٩، الرقم: ١٥٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٥٨، الرقم: ٧٥٠١، ٨٥٦٤، ١٠١٩٩، ١٠٧١٩، ١٠٧٨١، وابن حبان فی الصحيح، ٦ / ٤١٦، الرقم: ٢٦٩٩، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ١٠٥، الرقم: ٢٩٨٣٠، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٢٥، الرقم: ٣٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ١٢، الرقم: ٢٤، ←

دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلا شک و شبہ مقبول ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں بددعا (سو والدین کی بددعا سے بچو)۔''

------ والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣/ ٣٠٠، الرقم: ٣٥٩٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ٤٣، الرقم: ٤٧٣٥.

فَصْلٌ فِي آدَابِ الْأَمْوَاتِ وَالْجَنَائِزِ

﴿مرحومین اور جنازہ کے آداب کا بیان﴾

۱۰۲۲ / ۸۸۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ (کچھ لوگ) ایک جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی تعریف کی، حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر (کچھ لوگ) دوسرے جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی برائی بیان کی تو حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا واجب ہوگئی؟ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: جس شخص کی تم نے تعریف کی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔“

الحديث رقم ۸۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ثناء الناس علی الميت، ۱ / ۴۶۰، الرقم: ۱۳۰۱، وفی كتاب: الشهادات، باب: تعديل كم يَجُوزُ، ۲ / ۹۳۴، الرقم: ۲۴۹۹، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: فيمن يثنی عليه خير أو شر من الموتی، ۲ / ۶۵۵، الرقم: ۹۴۹، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: الثناء، ۴ / ۴۹، الرقم: ۱۹۳۲، وفی السنن الكبری، ۱ / ۶۲۹، الرقم: ۲۰۵۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۱۸۶، الرقم: ۱۲۹۶۱، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۳ / ۴۶، الرقم: ۱۱۹۹۳، والبيهقی فی السنن الكبری، ۴ / ۷۴، الرقم: ۶۹۷۴، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۴ / ۱۸۱، الرقم: ۵۳۳۶۔

١٠٢٣ / ٨٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَکُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا، وَإِنْ يَکُ سِوَى ذَلِکَ، فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِکُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لمسلم: فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کو جلدی اُٹھاؤ کیونکہ اگر جنازہ نیک آدمی کا ہے تو یہ ایک خیر ہے جسے تم بھیج رہے ہو اور جنازہ اس کے سوا (یعنی کسی گنہگار شخص) کا ہے تو تم ایک برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔‘‘ اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ ہیں: تم اس پر بھلائی پیش کر رہے ہو۔

١٠٢٤ / ٩٠. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٨٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، ١ / ٤٤٢، الرقم: ١٢٥٢، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الجنائز، باب: الإسراع فی الجنازة، ٢ / ٦٥١، الرقم: ٩٤٤، وأبوداود فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: الإسراع بالجنازة، ٣ / ٢٠٥، الرقم: ٣١٨١، والنسائی فی السنن، کتاب الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، ٤ / ٤١، الرقم: ١٩١٠، وفی السنن الکبری، ١ / ٦٢٤، الرقم: ٢٠٣٧، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی شهود الجنازة، ١ / ٤٧٤، الرقم: ١٤٧٧، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ٤٧٩، الرقم: ١١٢٦٣، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ٢١، الرقم: ٦٦٣٥، والحميدی فی المسند، ٢ / ٤٤٤، الرقم: ١٠٢٢، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١٧٩، الرقم: ٥٣٣١.

الحديث رقم ٩٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الجنائز، باب: تلقين الموتی لا إله إلا الله، ٢ / ٦٣١، الرقم: ٩١٦، والترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ٣ / ٣٠٦، الرقم: ٩٧٦، وأبو دواد فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: فی التلقين، ٣ / ١٩٠، الرقم: ٣١١٧، والنسائی فی السنن، کتاب الجنائز، باب: تلقين الميت، ٤ / ٥، الرقم: ١٨٢٦، وفی السنن الکبری، ١ / ٦٠١، الرقم: ١٩٥٢، وابن ماجه ←

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو (بوقت نزع) ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ کی تلقین کیا کرو (یعنی ان کے پاس کلمہ طیبہ کا ورد کیا کرو)۔“

۱۰۲۵ / ۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِئَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میت پر بھی مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو اور وہ تمام اس میت کی شفاعت (کی دعا) کریں تو اس (میت) کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔“

------ فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ماجاء فی تلقین المیت لا إله إلا الله، ۱/ ۴۶۴، ۴۶۵، الرقم: ۱۴۴۴-۱۴۴۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۳، الرقم: ۱۱۰۰۶، والبزار فی المسند، ۶/ ۲۰۸، الرقم: ۲۲۴۸۔

الحدیث رقم ۹۱: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الجنائز، باب: من صلی علیه مائة شفعوا فیه، ۲/ ۶۵۴، الرقم: ۹۴۷، والترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الصلاة على الجنازة والشفاعة للميت، ۳/ ۳۴۸، الرقم: ۱۰۲۹، والنسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: فضل من صلی علیه مائة، ۴/ ۷۵، الرقم: ۱۹۹۱، وفی السنن الکبری، ۱/ ۶۴۴، الرقم: ۲۱۱۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۲۶۶، الرقم: ۱۳۸۳۰، والبیهقی فی السنن الکبری، ۴/ ۳۰، الرقم: ۶۶۹۴، وفی شعب الإیمان، ۷/ ۴، الرقم: ۹۲۴۸، وأبو یعلی فی المسند، ۷/ ۳۶۴، الرقم: ۴۳۹۸، ۸/ ۲۸۶، الرقم: ۴۸۷۴۔

١٠٢٦ / ٩٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لئے خلوصِ دل سے (بخشش کی) دعا کیا کرو۔‘‘

١٠٢٧ / ٩٣۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) اس کے لیے (حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالات میں) ثابت قدمی کی التجا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کئے جائیں گے۔‘‘

الحديث رقم ٩٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الدعاء للميت، ٣ / ٢١٠، الرقم: ٣١٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١ / ٤٨٠، الرقم: ١٤٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٧ / ٣٤٥، الرقم: ٣٠٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤ / ٤٠، الرقم: ٦٧٥٥.

الحديث رقم ٩٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الإنصراف، ٣ / ٢١٥، الرقم: ٣٢٢١، والبزار في المسند، ٢ / ٩١، الرقم: ٤٤٥، والحاكم في المستدرك، ١ / ٥٢٦، الرقم: ١٣٧٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١ / ٥٢٢، الرقم: ٣٧٨. وقال: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٠٢٨ / ٩٤. عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَسْلَمَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے (آزاد کردہ) غلام حضرت ابو رافع اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کا (کوئی راز پایا اور پھر وہ) راز پوشیدہ رکھا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔''

الحديث رقم ٩٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١ / ٥٠٥، الرقم: ١٣٠٧، ١ / ٥١٦، الرقم: ١٣٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٣١٥، الرقم: ٩٢٩، ٨ / ٢٨١، الرقم: ٨٠٧٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٩، الرقم: ٩٢٦٥، ٩٢٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ١٧٤، الرقم: ٥٣٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ٢١، وقال: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ الآدَابِ

﴿جامع آداب کا بیان﴾

١٠٢٩/ ٩٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُکَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُکَ اللهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْکُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَکُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو ﴿اَلحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کہے، اور اس کا بھائی یا دوست (جو بھی سنے) وہ جواباً ﴿يَرْحَمُکَ اللهُ﴾ کہے اور جب اس کا بھائی ﴿يَرْحَمُکَ اللهُ﴾ کہے تو پھر وہ کہے ﴿يَهْدِيْکُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَکُمْ﴾ ''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات کو سنوارے۔''

١٠٣٠/ ٩٦۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا

الحديث رقم ٩٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: إذا عطس کيف يُشَمَّتُ، ٥/ ٢٢٩٨، الرقم: ٥٨٧٠، والترمذی فی السنن، کتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء کيف تشميت العاطس، ٥/ ٨٣، الرقم: ٢٧٣٩۔٢٧٤١، وَ قَالَ أَبُوعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، و أبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: ما جاء فی تشميت العاطس، ٤/ ٣٠٧، الرقم: ٥٠٣٣، والنسائي فی السنن الکبری، ٦/ ٦١، الرقم: ١٠٠٤٠، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: تشميت العاطس، ٢/ ١٢٢٤، الرقم: ٣٧١٥۔

الحديث رقم ٩٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، باب: تشميت العاطس وکراهة التثاؤب، ٤/ ٢٢٩٢، الرقم: ٢٩٩١، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ٣٢٣، الرقم: ٩٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٤١٢، والحاکم فی المستدرک، ٤/ ٢٩٤، الرقم: ٧٦٩٠، وَقَالَ الحاکم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبزار فی المسند، ٨/ ١٢١، الرقم: ٣١٢٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٥/ ٢٦٨، الرقم: ٩٣٣٠۔٩٣٣١، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/ ٢٩٧، الرقم: ١١٧٤۔

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوْهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور ﴿اَلحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کہے تو تم اس کے لیے ﴿یَرْحَمُکَ اللّٰہُ﴾ کہو اور اگر وہ ﴿اَلحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ نہ کہے تو تم بھی ﴿یَرْحَمُکَ اللّٰہُ﴾ نہ کہو۔‘‘

۱۰۳۱/۹۷۔ عَنْ أَبِي مُوْسَی الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَکَ وَإِلَّا فَارْجِعْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَالِکٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (کسی گھر میں داخل ہونے کے لئے) تین مرتبہ اجازت طلب کرو، اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔‘‘

۱۰۳۲/۹۸۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه مَوْلَی رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ۹۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب الآداب، باب: الاستئذان، ۳/۱٦۹٤، الرقم: ۲۱۵۳، والترمذي فی السنن، کتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی الاستئذان ثلاثة، ۵/۵٤، الرقم: ۲٦۹۱، ومالك فی الموطأ، ۲/۹٦۳، الرقم: ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۵/۲٦۸، الرقم: ۲۵۹۷، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦/٤٤۱، الرقم: ۸۸۱۷، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ۲/۲۳۳۔

الحديث رقم ۹۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل عيادة المريض، ٤/۱۹۸۹، الرقم: ۲۵٦۸، والترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی عيادة المريض، ۳/۲۹۹۔ ۳۰۰، الرقم: ۹٦۷۔ ۹٦۸، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱/۱۸٤، الرقم: ۵۲۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۲۷۷، الرقم: ۲۲٤٤۳، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۲/٤٤۳، الرقم: ۱۰۸۳۲، والبيهقی فی السنن الکبری، ۳/۳۸۰، الرقم: ٦۳۷۱، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲/۱۰۱، الرقم: ۱٤٤۵، والطيالسی فی المسند، ۱/۱۳۲، الرقم: ۹۸۸۔

قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خرفہ جنت میں رہے گا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! خرفہ جنت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خرفہ جنت کا ایک باغ ہے۔“

١٠٣٣ / ٩٩۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: جو مسلمان بھی صبح کے وقت کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی بیمار

الحديث رقم ٩٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی عيادة المريض، ٣ / ٣٠٠، الرقم: ٩٦٩، وأبوداود فی السنن،کتاب: الجنائز، باب: فی فضل العيادة علی وضوء، ٣ / ١٨٥، الرقم: ٣٠٩٨، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی ثواب من عاد مريضا، ١ / ٤٦٣، الرقم: ١٤٤٢، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٢٢٤، الرقم: ٢٩٥٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١١٨، الرقم: ٩٥٥، والبزار فی المسند، ٣ / ٢٨، الرقم: ٧٧٧، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ٢٦٦، الرقم: ٧٤٦٤، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢ / ٣١٩، الرقم: ٦٩٨۔

پرسی کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، اور جنت میں اس کے لئے باغ ہوگا۔“

١٠٣٤/ ١٠٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيْهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم اپنا دستِ مبارک یا کپڑا منہ مبارک پر رکھتے اور آواز کو (نہایت) پست رکھتے۔“

١٠٣٥/ ١٠١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ، حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء فی خفض الصوت وتخمير الوجه عند العطاس، ٥/ ٨٦، الرقم: ٢٧٤٥، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی العطاس، ٤/ ٣٠٧، الرقم: ٥٠٢٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٤٣٩، الرقم: ٩٦٦٠، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ٣٢٥، الرقم: ٧٧٩٦، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ونحوه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/ ٢٣٧، الرقم: ١٨٤٩، وأبو يعلى فی المسند، ١٢/ ١٧، الرقم: ٦٦٦٣.

الحديث رقم ١٠١: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء عن النبي صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال: إنَّ نفسَ المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه، ٣/ ٣٨٩، الرقم: ١٠٧٨-١٠٧٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الصدقات، باب: التشديد فی الدين، ٢/ ٨٠٦، الرقم: ٢٤١٣، والحاكم فی المستدرك، ٢/ ٣٢، الرقم: ٢٢١٩، وابن حبان فی الصحيح، ٧/ ٣٣١، الرقم: ٣٠٦١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٤٤٠، الرقم: ٩٦٧٧، والدارمی فی السنن، ٢/ ٣٤٠، الرقم: ٢٥٩١، والشافعی فی المسند، ١/ ٣٦١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٤/ ٦١، الرقم: ٦٨٩١.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی روح قرض (کے بوجھ) کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔‘‘

۱۰۳٦ / ۱۰۲۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا، يَعْنِي زَانِيَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۷ / ۱۰۳۔ وفي رواية عنه: أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ آنکھ (جو کسی غیرمحرم کو دیکھتی ہے) زنا کار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اس لئے خوشبو لگا کر (یعنی خود کو معطر کر کے) کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے کہ لوگ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ زانیہ ہے۔

الحديث رقم ۱۰۲/ ۱۰۳: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى كراهية المرأة متعطرة، ٥/ ١٠٦، الرقم: ٢٧٨٦، والنسائى فى السنن، كتاب: الزينة، باب: ما يكره للنساء من الطيب، ٨/ ١٥٣، الرقم: ٥١٢٦، وفى السنن الكبرى، ٥/ ٤٣٠، الرقم: ٩٤٢٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٤١٣، والحاكم فى المستدرك، ٢/ ٤٣٠، الرقم: ٣٤٩٧، وابن حبان فى الصحيح، ١٠/ ٢٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/ ٢٤٦، الرقم: ٥٧٦٩.

١٠٣٨/ ١٠٤۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ. وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ. وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ذر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں، حرام سے اجتناب کرنے سے بڑھ کر کوئی پرہیز گاری نہیں اور عمدہ اخلاق سے اعلیٰ کوئی حسب و نسب نہیں۔''

١٠٣٩/ ١٠٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ عَلَى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَيُلْقِي إِلَيْهِ وِسَادَةً إِكْرَامًا لَهُ وَإِعْظَامًا لَهُ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ حضرت سلمان ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کے اکرام اور تعظیم میں اسے (ٹیک لگانے کے لئے) تکیہ پیش کرے (اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے) تو اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

١٠٤٠/ ١٠٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ١٠٤: أخرجه ابن ملجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ٢/ ١٤١٠، الرقم: ٤٢١٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٧٩، الرقم: ٣٦١، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/ ١٥٧، الرقم: ١٦٥١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٤/ ١٥٧، الرقم: ٤٦٤٦، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢/ ٣٩، الرقم: ٨٣٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/ ١٧٩، الرقم: ٧٨٨٩۔

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٦٩٢، الرقم: ٦٥٤٢، والطبرانى فى المعجم الصغير، ٢/ ٥٠، الرقم: ٧٦١، وفى المعجم الكبير، ٦/ ٢٢٧، الرقم: ٦٠٦٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/ ١٧٤۔

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/ ٢٥، الرقم: ٦٧٤٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/ ٢٥٤، الرقم: ٦٥٦٨، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٧٥، الرقم: ٣٤٢١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ١٦٠۔

الاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت (سے پیش آنا) نصف عقل ہے اور اچھے طریقہ سے سوال کرنا بھی نصف علم ہے۔''
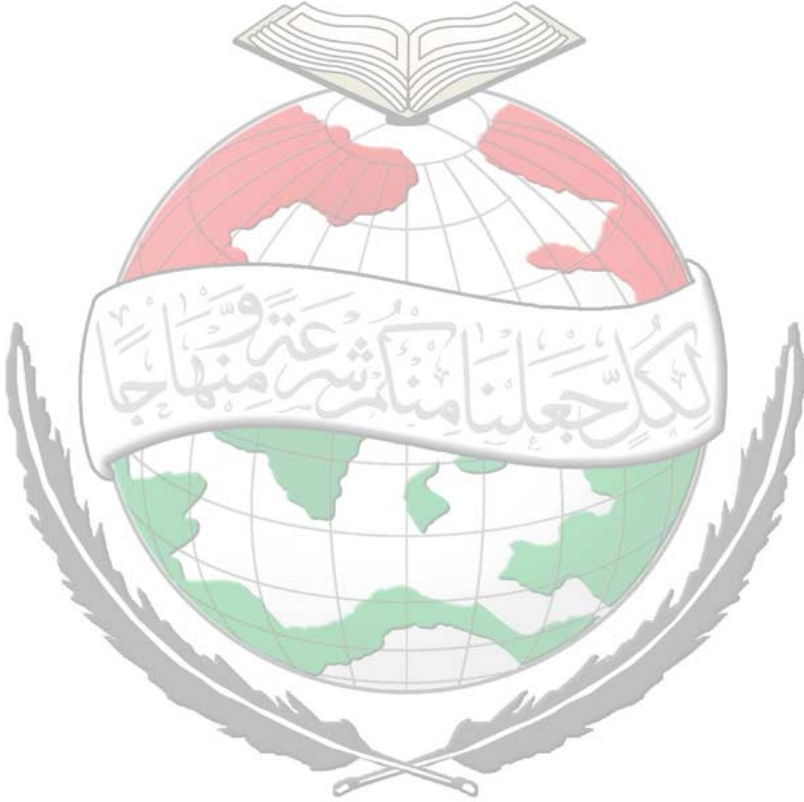
اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:

اَلْأُحَادِيَّاتُ وَالثُّنَائِيَّاتُ وَالثُّلَاثِيَّاتُ

﴿اُحادیات، ثنائیات اور ثلاثیات﴾

۱. فَصْلٌ فِي أُحَادِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيُفَةَ رضی اللہ عنہ

﴿امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک واسطہ کی روایات کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي ثُـنَائِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيُفَةَ رضی اللہ عنہ

﴿امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی دو واسطوں کی روایات کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي ثُـلَاثِيَّاتِ الإِمَامِ الْبُخَارِيِّ رضی اللہ عنہ

﴿امام بخاری رضی اللہ عنہ سے مروی تین واسطوں کی روایات کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي أُحَادِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رضي الله عنه

﴿اِمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک واسطہ کی روایات کا بیان﴾

۱۰۴۱ / ۱۔ رَوَى أَبُوحَنِيفَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ أَبُوحَنِيفَةَ.

’’حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔‘‘

۱۰۴۲ / ۲۔ رَوَى أَبُوحَنِيفَةَ رضي الله عنه عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ۱: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱ / ۸۳، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ۱ / ۸۱، الرقم: ۲۲۴، وأبويعلى فى المسند، ۵ / ۲۲۳، الرقم: ۲۸۳۷، وفى المعجم، ۱ / ۲۵۷، الرقم: ۳۲۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲ / ۲۸۹، الرقم: ۲۰۰۸، وفي المعجم الكبير، ۱۰ / ۱۹۵، الرقم: ۱۰۴۳۹، والقضاعي فى مسند الشهاب، ۱ / ۱۳۶، الرقم: ۱۷۵، والصيداوي فى معجم الشيوخ، ۱ / ۱۷۷۔

الحديث رقم ۲: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱ / ۸۵، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو نعيم الأصبهاني فى مسند أبي حنيفة برواية أبى حنيفة من ثلاثياته عن بريدة رضي الله عنه، ۱ / ۱۵۰، ۱۵۱، والروياني فى المسند برواية أبى حنيفة من ثلاثياته عن بريدة رضي الله عنه، ۱ / ۶۳، الرقم: ۶، والترمذي فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء الدال على الخير كفاعله، ۵ / ۴۱، رقم: ۲۶۷۰، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۵ / ۳۵۷، وأبو يعلى فى المسند، ۷ / ۲۷۵، الرقم: ۴۲۹۶، والبزار فى المسند، ۵ / ۱۵۰، الرقم: ۱۷۴۲، والطبراني فى المعجم الأوسط، ۳ / ۳۴، الرقم: ۲۳۸۴، وفى المعجم الكبير، ۱۷ / ۲۲۸، الرقم: ۶۳۱، ۶۳۲، والقضاعي فى مسند الشهاب، ۱ / ۸۵، الرقم: ۸۶، وأبو بكر الإسماعيلى فى معجم شيوخ أبى بكر، ۱ / ۴۶۶، والصيداوي فى معجم الشيوخ، ۱ / ۱۸۴۔

أَنَّهُ قَالَ: اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا (اجر وثواب کے حصول میں) اس نیکی کرنے والے کی طرح ہی ہے۔“

١٠٤٣ / ٣۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔“

١٠٤٤ / ٤۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ حاصل) کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔“

الحديث رقم ٣: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٨٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو يعلى فى المسند، ٧/ ٢٧٥، الرقم: ٤٢٩٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/ ٢٥٤، الرقم: ١٦٦٤، والصيداوى فى معجم الشيوخ، ١/ ١٨٤، وأبو نعيم فى مسند أبى حنيفة، ١/ ١٥١، وفى حلية الأولياء، ٣/ ٤٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٧٠، الرقم: ١٩٥۔

الحديث رقم ٤: أخرجه القزويني فى التدوين فى أخبار قزوين، ٣/ ٢٦١، وأبو نعيم فى مسند أبي حنيفة عن عبد الله بن الحارث ﷺ، ١/ ٢٥۔

١٠٤٥ / ٥۔ رَوَى أَبُوحَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ قَالَ لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مُخْلِصًا بِهَا قَلْبُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا. رَوَاهُ أَبُوحَنِيفَةَ.

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خلوص دل کے ساتھ ﴿لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ﴾ کہتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کیا جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے وہ خالی پیٹ صبح کرتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر (واپس اپنے گھروں کو) لوٹتے ہیں۔“

١٠٤٦ / ٦۔ رَوَى أَبُوحَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ.

رَوَاهُ أَبُوحَنِيفَةَ.

الحديث رقم ٥: أخرجه الموفق فى مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ١ / ٣٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فى التوكل على الله، ٤ / ٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: التوكل واليقين، ٢ / ١٣٩٤، الرقم: ٤١٦٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٠، ٥٢: ٥ / ٢٢٩، والطيالسي فى المسند، ١ / ١١، الرقم: ٥١، والحميدي فى المسند، ١ / ١٨١، الرقم: ٣٦٩، وأبو يعلى فى المسند، ١ / ٢١٢، الرقم: ٢٤٧، والشيباني فى الآحاد والمثاني، ٤ / ٢٢٩، الرقم: ٢٢١٣، والقضاعي فى مسند الشهاب، ٢ / ٣١٩، الرقم: ١٤٤٤۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١ / ٧٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى الهوى، ٤ / ٣٣٤، الرقم: ٥١٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٩٤، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٤ / ٣٣٤، الرقم: ٤٣٥٩، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٢٠٥، والقضاعي فى مسند الشهاب، ١ / ١٥٧، الرقم: ٢١٩، والبيهقي فى شعب الإيمان، ١ / ٣٦٨، الرقم: ٤١١۔

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کسی چیز سے محبت تمہیں اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے (یعنی انسان اپنے محبوب کے خلاف کچھ دیکھنا سننا گوارا نہیں کرتا)۔“

١٠٤٧ / ٧۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِي عَارِضِي الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ لَا بِمَاءِ الذَّهَبِ: ﴿اَلسَّطْرُ الْأَوَّلُ﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، ﴿وَالسَّطْرُ الثَّانِيُّ﴾ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَأَرْشَدَ اللهُ الْأَئِمَّةَ وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ ﴿وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ﴾ وَجَدْنَا مَا عَمِلْنَا، رَبِحْنَا مَا قَدِمْنَا، خَسِرْنَا مَا خَلَفْنَا، قَدِمْنَا عَلَى رَبٍّ غَفُوْرٍ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کے افق میں سرخ سونے (یعنی خالص سونے) کے ساتھ نہ کہ سونے کے پانی کے ساتھ تین سطریں لکھی ہوئی دیکھیں: پہلی سطر میں لکھا ہوا تھا ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ﴾ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں“ اور دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا کہ امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار، پس اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت دے اور مؤذنین کی مغفرت فرمائے اور تیسری سطر میں لکھا ہوا تھا ہم نے جو عمل کیا (اس کا صلہ) ہم نے پا لیا ہم نے جو کچھ آگے بھیجا اس کا نفع پا لیا اور جو پیچھے چھوڑ آئے اس کو ہم نے کھو دیا اور ہم رب غفور کی طرف آگئے ہیں۔“

الحديث رقم ٧: أخرجه الموفق فى مناقب الإمام الأعظم أبى حنيفة، ١ / ٣٥۔٣٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: القزويني فى التدوين فى أخبار قزوين، ٣ / ٩١، والمناوي فى فيض القدير، ٣ / ٥٢١۔

۱۰٤۸ / ۸۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَأَنَا ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيْمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي: حَلَقَةُ مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: حَلَقَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رضی الله عنه صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

”حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ ۹۶ ہجری میں ۱۶ سال کی عمر میں حج کیا پس جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا میں نے ایک بہت بڑا حلقہ دیکھا تو میں نے اپنے والدِ محترم سے پوچھا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ (درس) ہے پس میں آگے بڑھا اور انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔“

۱۰٤۹ / ۹۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ جَزْءَ الزُّبَيْدِيَّ رضی الله عنه صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، فَقُلْتُ: أُرِيْدُ أَنْ أَسْمَعَ مِنْهُ فَحَمَلَنِي أَبِي عَلَى عَاتِقِهِ وَذَهَبَ بِي إِلَيْهِ. فَقَالَ: مَا تُرِيْدُ؟ فَقُلْتُ: أُرِيْدُ أَنْ تُحَدِّثَنِي حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِغَاثَةُ الْمَلْهُوْفِ فَرْضٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

الحديث رقم ۸: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱ / ۸۰، والخطيب البغدادي فى تاريخ بغداد، ۳ / ۳۲، الرقم: ۹٥٦.

الحديث رقم ۹: أخرجه الموفق فى مناقب الإمام الأعظم أبى حنيفة، ۱ / ۳٥.

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن حارث جزء زبیدی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ سے ملا اور تو میں نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ ان سے سنوں تو میرے والدگرامی نے مجھے اپنے کندھے پر اٹھالیا اور مجھے ان کے پاس لے گئے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں نے ان سے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیں جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مصیبت زدہ کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور جو شخص دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔“

١٠٥٠ / ١٠۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَعَاوِيَّةَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسجد بناتا ہے چاہے وہ تیتر کے انڈے دینے کی جگہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

١٠٥١ / ١١۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ

الحديث رقم ١٠: أخرجه الخوارزمي فی جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٨٢، والقزويني فی التدوين فی أخبار قزوين، ١/ ٤٣٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه فی السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: من بنى لله مسجدا، ١/ ٢٤٤، الرقم: ٧٣٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢٤١، وابن حبان فی الصحيح، ٤/ ٤٩٠، الرقم: ١٦١٠، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/ ٢٦٩، الرقم: ١٢٩٢، والطيالسي فی المسند، ١/ ٦٢، الرقم: ٤٦١، وأبو يعلى فی المسند، ٧/ ٨٥، الرقم: ٤٠١٨، والطبراني فی المعجم الأوسط، ٢/ ٢٤٠، الرقم: ١٨٥٧، والبيهقي فی شعب الإيمان، ٣/ ٨١، الرقم: ٢٩٤٢، والبخاري فی التاريخ الكبير، ١/ ٣٣١، الرقم: ١٠٤٦.

الحديث رقم ١١: أخرجه الموفق فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنيفة، ١/ ٣٦.

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حُبُّکَ الشَّيءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ، وَالدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَالدَّالُ عَلَى الشَّرِّ كَمِثْلِهِ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری کسی چیز سے محبت (تمہیں اس کے بارے میں) اندھا اور بہرا کر دیتی ہے اور نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور برائی کی طرف راہنمائی کرنے والا برائی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند فرماتا ہے۔“

١٠٥٢ / ١٢۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: أَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي الْأَرْضِ: الْجَرَادُ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد میں لشکر ٹڈی دَل ہے، نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام ٹھہراتا ہوں۔“

الحديث رقم ١٢: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٧٩، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/ ٤٣٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في أكل الجراد، ٣/ ٣٥٧، الرقم: ٣٨١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيد، باب: صيد الحيتان والجراد، ٢/ ١٠٧٣، الرقم: ٣٢١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٢٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/ ٥٣١، الرقم: ٨٧٥٧، والبزار في المسند، ٦/ ٤٧٧، الرقم: ٢٥٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٥٦، الرقم: ٦١٤٩، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/ ٢٨٥۔

۱۰۵۳ / ۱۳۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُظْهِرَنَّ شَمَاتَةً لِأَخِيْکَ فَيُعَافِيَهُ اللهُ وَيَبْتَلِيْکَ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

”حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت سے نجات دے دے گا اور تمہیں اس مصیبت میں ڈال دے گا۔“

۱۰۵۴ / ۱۴۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: دَعْ مَا يَرِيْبُکَ إِلَى مَا لَا يَرِيْبُکَ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱ / ۸۶، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق عن رسول الله ﷺ، باب: (۵۴)، ۴ / ۶۶۲، الرقم: ۲۵۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴ / ۱۱۱، الرقم: ۳۷۳۹، وفي المعجم الکبير، ۲۲ / ۵۳، الرقم: ۱۲۷، وفي مسند الشاميين، ۱ / ۲۱۴، الرقم: ۳۸۴، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲ / ۷۷، الرقم: ۹۱۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵ / ۳۱۵، الرقم: ۶۷۷۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳ / ۲۱۲، الرقم: ۳۷۲۶، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۹ / ۹۵، الرقم: ۴۶۷۹.

الحديث رقم ۱۴: أخرجه السيوطي في تبييض الصحيفة بمناقب أبي حنيفة: ۳۶، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق عن رسول الله ﷺ، باب: (۶۰)، ۴ / ۶۶۸، الرقم: ۲۵۱۸، والنسائي في السنن، کتاب: الأشربة، باب: الحث على ترک الشبهات، ۸ / ۳۲۷، الرقم: ۵۷۱۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۱۵۳، وابن حبان في الصحيح، ۲ / ۴۹۸، الرقم: ۷۲۲، والحاکم في المستدرک، ۲ / ۱۶: ۴ / ۱۱۰، الرقم: ۲۱۷۰، ۷۰۴۶، والدارمي في السنن، ۲ / ۳۱۹، الرقم: ۲۵۳۲، والبيهقي في السنن الکبری، ۵ / ۳۳۵، الرقم: ۱۰۶۰۱، وعبد الرزاق في المصنف، ۳ / ۱۱۷، الرقم: ۴۹۸۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۲ / ۱۳۲، الرقم: ۶۷۶۲، والطبراني في المعجم الکبير، ۳ / ۷۶، الرقم: ۲۷۱۱.

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کے لیے جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔''

١٠٥٥ / ١٥۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يَظُنَّ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ بِأَقْرَبِ مِنْ هَذِهِ الرَّكْعَاتِ يَعْنِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ گمان نہ کرلے کہ وہ ان رکعات یعنی پانچ وقت کی فرض نمازوں سے بڑھ کر (دن کے علاوہ) کسی اور شے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔''

١٠٥٦ / ١٦۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ رضی الله عنه (الصَّحَابِيِّ) قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ مُخْلِصًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ عَادَ لِكَلَامِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ فَسَارَ سَاعَةً

الحديث رقم ١٥: أخرجه الموفق فى مناقب الإمام الأعظم أبى حنيفة، ١ / ٣٦.

الحديث رقم ١٦: أخرجه أبو يوسف فى كتاب الآثار، ١ / ١٩٧، الرقم: ٨٩١، وأبو نعيم فى مسند الإمام أبي حنيفة، ١ / ١٧٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري فى الصحيح، كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٥ / ٢١٩٣، الرقم: ٥٤٨٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: من مات لا يشرك بالله شيئا، ١ / ٩٥، الرقم: ٩٤، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٣٩٢، الرقم: ١٦٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٦٦، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ٢٨، الرقم: ٣٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٢٧٦، الرقم: ١٠٩٦٤، والبزار فى المسند، ٩ / ٣٥٤، الرقم: ٣٩٢٠.

ثُمَّ عَادَ لِكَلَامِهِ، فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ فَقَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. فَكَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ كُلِّ جُمُعَةٍ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَيَضَعُ إِصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

”حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا سو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو درداء! جو شخص اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں“ تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرلے؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر اپنے کلام کی طرف لوٹے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرے؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے اور اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہر جمعۃ المبارک کو یہ حدیث حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر کے قریب بیان فرماتے تھے اور اپنی انگلی اپنے ناک پر رکھ کر کہتے تھے اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے اور اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو۔“

فَصُلٌ فِي ثُنَائِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی دو واسطوں کی روایات کا بیان

۱۰۵۷ / ۱۷۔ رَوَى أَبُوحَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ عَنُ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بُنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسُنَى﴾ قَالَ: بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسُنَى﴾ قَالَ: بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ''اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کی تصدیق کرنا ہے۔''اور اس نے اچھائی کو جھٹلایا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کو جھٹلانا ہے۔''

۱۰۵۸ / ۱۸۔ رَوَى أَبُوحَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ عَنُ عَطَاءِ بُنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنُ سُئِلَ عَنُ عِلُمٍ فَكَتَمَهُ، أُلُجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنُ نَارٍ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے علم کے بارے میں سوال کیا گیا اور اس نے (جانتے ہوئے بھی اسے) چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔''

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱/ ۹۵۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱/ ۹۶، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذی فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی کتمان العلم، ۵/ ۲۹، الرقم: ۲۶۴۹، وأبوداود فی السنن، کتاب: العلم، باب: كراهية منع العلم، ۳/ ۳۲۱، الرقم: ۳۶۵۸، وابن ماجه فی السنن، کتاب: المقدمة، باب: من سئل عن علم فکتمه، ۱/ ۹۷، الرقم: ۲۶۴۔

١٠٥٩ / ١٩. رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ فَعَلْتَهُ إِلَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ صَدَقَةٌ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی جسے تم خواہ امیر کے ساتھ کرو یا غریب کے ساتھ کرو وہ صدقہ ہے۔“

١٠٦٠ / ٢٠. رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيْضَةٌ. قُلْتُ: فَمَنْ تَرَكَهُ كُفْرٌ؟ قَالَ: لَا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہوئے فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا فرض ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا: کیا اس کو ترک کرنا کفر ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔“

١٠٦١ / ٢١. رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ

الحديث رقم ١٩: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/ ٩٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبويعلی فی المسند، ٤/ ٦٦، الرقم: ٢٠٨٥، والبزار فی المسند، ٥/ ٢٥، الرقم: ١٥٨٢، والديلمی فی الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/ ٢٤٨، الرقم: ٤٧٢٩.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/ ٩٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم فی الصحيح، ١/ ٤٩٨، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحی، الرقم: ٧٢٠، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی صنائع المعروف، ٤/ ٣٣٩، الرقم: ١٩٥٦، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: صلاة الضحی، ٢/ ٢٦، الرقم: ١٢٨٥.

الحديث رقم ٢١: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/ ٩٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/ ١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٣٧٦، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٣٧٧، الرقم: ٦١٢.

اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (گناہ پر) نادم ہونا ہی توبہ ہے۔“

١٠٦٢ / ٢٢. رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالإِثْمُ لَا يُنْسَى.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی (کہ اس کا اجر مل کر رہتا ہے) اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا (اس کا بھی مواخذہ ہوتا ہے)۔“

١٠٦٣ / ٢٣. رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

١٠٦٤ / ٢٤. وَرَوَى أبوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ نَحْوَهُ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/ ٩٩، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقى فى كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٢٧٧، الرقم: ٧١٠، وابن راشد فى الجامع، ١١/ ١٧٨، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٣٣، الرقم: ٢٢٠٣.

الحديث رقم ٢٣/ ٢٤: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/ ٩٩، ١٠٣، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يكره من النياحة على الميت، ١/ ٤٣٤، الرقم: ١٢٢٩، ومسلم فى الصحيح، المقدمة، باب: تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/ ١٠، الرقم: ٣، والترمذي فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى تعظيم الكذب على رسول الله ﷺ، ٥/ ٣٥، الرقم: ٢٦٥٩.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

ایک دوسری روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٠٦٥ / ٢٥۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ، وَمَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِقِيَامِ اللَّيْلِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ خِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَّنَامُوْا إِلَّا قَلِيْلًا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ ہمسایہ (کے حقوق کے بارے) مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اسے وارث بنا دیں گے، اور جبرائیل مجھے رات کی عبادت کی وصیت کرتے رہے حتی کہ میں نے گمان کیا کہ میرے (نیک وصالح) بہترین امتی رات کو کم ہی سوئیں گے۔“

١٠٦٦ / ٢٦۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١ / ١٠٠، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: الوصاة بالجار، ٥ / ٢٢٣٩، الرقم: ٥٦٦٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، ٤ / ٢٠٢٥، الرقم: ٢٦٢٥، والترمذى، فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى حق الجوار، ٤ / ٣٣٢، الرقم: ١٩٤٢.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١ / ١٠٩، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم. والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى الشكر لمن أحسن إليك، ٤ / ٣٣٩، الرقم: ١٩٥٤، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى شكر المعروف، ٤ / ٢٥٥، الرقم: ٤٨١١، وابن حبان فى الصحيح، ٨ / ١٩٨، الرقم: ٣٤٠٧.

النَّاسَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔''

١٠٦٧ / ٢٧۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ لَاحِقِ بْنِ الْعِيْزَارِ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ جُرْمِهِ إِنْ كَانَ مُخْلِصًا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوذر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پڑھا: ﴿اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ ''میں، اللہ بلند و برتر سے مغفرت طلب کرتا ہوں وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا ہے؟'' اگر اس نے اخلاص (سے یہ پڑھا تو) اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ بخش دے گا۔''

١٠٦٨ / ٢٨۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِيْنِي عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. فَقَالَ: هَذَا لِرَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَمَا لِي: فَقَالَ:

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١ / ١١١۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١ / ١١٧، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدار قطنى فى السنن، ١: ٣١٤، الرقم: ٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢: ٣٨١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ١٠٠، الرقم: ٢٩٧٩٧۔

قُلْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْلِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے وہ (کلمات) سکھائیں جو میرے لیے اس کے قائم مقام ہو جائیں۔ پس آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو کہا کر ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ ''اللہ پاک ہے، اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور قدرت و طاقت صرف اللہ عظیم و برتر کی مشیئت سے ہی ہے۔'' اس نے عرض کیا: یہ (کلماتِ حمد تو) میرے رب کے لئے ہوگئے تو میرے لیے کیا ہے؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہا کر ﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْلِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي﴾ ''اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت عطا کر، مجھے رزق سے نواز اور عافیت عطا فرما۔''

۱۰۶۹/ ۲۹۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ۱۷:۷۹] قَالَ: الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ، يُعَذِّبُ اللهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ، فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ. فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الإِسْمَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱/۱۴۷، ۱۴۸، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم مختصراً منهم: البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ۵/۲۴۰۱، الرقم: ۶۱۹۸، وأبو داود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی الشفاعة، ۴/۲۳۶، الرقم: ۴۷۴۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۴۳۴۔

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے، اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا، پھر انہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے واسطہ سے (جہنم سے) نکالے گا تو انہیں نہرِ حیات پر لایا جائے گا۔ پس وہ اس میں غسل کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کی) گزارش کریں گے تو وہ ان سے اس نام کو بھی ختم کر دے گا۔‘‘

۱۰۷۰ / ۳۰۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ، قِيْلَ: فَمَنْ مَاتَ صَغِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا بچہ (اصل) فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جو بچپن میں ہی فوت ہو جاتا ہے (اس کا معاملہ کیا ہو گا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے جو وہ (دنیا میں رہ کر) کرنے والے تھے۔‘‘

۱۰۷۱ / ۳۱۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱/۱۸۸، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما قبل فی أولاد المشركين، ۱/۴۶۵، الرقم: ۱۳۱۹، ومسلم فی الصحيح، كتاب: القدر، باب: معنى كل مولود يولد على الفطرة، ۴/۲۰۴۷، الرقم: ۲۶۵۸، والترمذی فی السنن، كتاب: القدر عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء كل مولود يولد على الفطرة، ۴/۴۴۷، الرقم: ۲۱۳۸.

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱/۱۸۹، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذی فی السنن، ←

الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ [الحجر، ١٥:٧٥] أَي الْمُتَفَرِّسِيْنَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے پھر آپ ﷺ نے آیت مبارکہ تلاوت کی: ''بیشک اس میں اہلِ فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔''

١٠٧٢ / ٣٢۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ جَعَلَ الشِّفَاءَ فِي أَرْبَعَةٍ: الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَالْحِجَامَةِ وَالْعَسَلِ وَمَاءِ السَّمَاءِ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفاء رکھی ہے: سیاہ دانہ (یعنی کلونجی)، پچھنے لگوانا (یعنی سرجری)، شہد اور بارش کا پانی۔''

١٠٧٣ / ٣٣۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى عَنْ أَبِيْهِ أَبِي مُوْسَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِأَيْدِيْهَا فِي الدُّنْيَا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوموسیٰ عامر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

.... كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة الحجر، ٥/٢٩٨، الرقم: ٣١٢٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٣، الرقم: ٧٨٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٨٧، الرقم: ٦٦٣.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٨٩.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٩٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٤، الرقم: ٩٧٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٩٠، الرقم: ٥٣٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/٣٨، الرقم: ٦٠.

نے فرمایا: میری امت رحمت سے نوازی جانے والی امت ہے، اس کا عذاب دنیا اپنے ہاتھوں سے ہوگا۔‘‘

١٠٧٤ / ٣٤۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًا وَاحِدٍ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں (کھانا) بھرتا ہے اور مومن ایک آنت میں۔‘‘

١٠٧٥ / ٣٥۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُسْلِمِ بْنِ كَيْسَانَ الْمُلَائِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خادم و غلام کی دعوت بھی قبول فرماتے تھے، مریض کی عیادت کیا کرتے اور دراز گوش (یعنی گدھے) کی سواری کیا کرتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١ / ١٩٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاری فی الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: المؤمن يأكل فی معی واحد، ٥ / ٢٠٦١، الرقم: ٥٠٧٨۔ ٥٠٧٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الأطعمة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء أن المؤمن يأكل فی معی واحد والكافر يأكل فی سبعة أمعاء، ٤ / ٢٦٦، الرقم: ١٨١٨، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: المؤمن يأكل فی معی واحد والكافر يأكل فی سبعة أمعاء، ٣ / ١٦٣١، الرقم: ٢٠٦٠۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١ / ٧٧، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي فی السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، ٣ / ٣٣٧، الرقم: ١٠١٧، وابن ملجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: البراءة من الكبر والتواضع، ٢ / ١٣٩٨، الرقم: ٤١٧٨، وأبو يعلی فی المسند، ٧ / ٢٣٨، الرقم: ٤٢٤٣۔

۱۰۷٦ / ۳٦۔ رَوَی أَبُوحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ بِرِيْحِ الطِّيْبِ إِذَا أَقْبَلَ بِاللَّيْلِ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہوئے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کو تشریف لاتے تو (فضا میں) خوشبو کے پھیلنے سے آپ ﷺ کی پہچان ہوتی۔''

۱۰۷۷ / ۳۷۔ رَوَی أَبُوحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سفید شامی ٹوپی تھی۔''

۱۰۷۸ / ۳۸۔ رَوَی أَبُوحَنِيْفَةَ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي

الحديث رقم ۳٦: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱ / ۹۸، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:ابن أبی شيبة فی المصنف، ۵ / ۳۰٤، الرقم: ۲٦۳۲، والدارمی فی السنن، ۱ / ٤۵، الرقم: ٦۵، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ۱ / ۳۹۹۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱ / ۱۹۸۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۲ / ۲، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، کتاب: البيوع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في التجار وتسمية النبي ﷺ، ۳ / ۵۱۵، الرقم: ۱۲۰۹، والدارمي في السنن، ۲ / ۳۲۲، الرقم: ۲۵۳۹، والدارقطني في السنن، ۳ / ۷، الرقم: ۱۷۔ ۱۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤ / ۵۵۵، الرقم: ۲۳۰۸۸۔۲۳۰۸۹، والحاکم في المستدرک، ۲ / ۷، الرقم: ←

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ يَومَ الْقِيَامَةِ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچا (ایمان دار) تاجر قیامت کے دن انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ (ان کی رفاقت وصحبت میں) ہوگا۔‘‘

------ ٢١٤٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٩٩، الرقم، ٩٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٦٦، الرقم: ١٠١٩٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٨٦، الرقم: ١٢٣٠، ٤/٢٢١، الرقم: ٤٨٥٥، والطبراني عن ابن عمر رضي الله عنهما في المعجم الأوسط، ٧/٢٤٣، الرقم: ٧٣٩٤۔

فَصْلٌ فِي ثُـلَاثِيَاتِ الإِمَامِ الْبُخَارِيِّ رضي الله عنه

﴿اِمام بخاری رضی اللہ عنہ سے مروی تین واسطوں کی روایات کا بیان﴾

١٠٧٩ / ٣٩۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میرے متعلق ایسی بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانہ تیار رکھے۔''

١٠٨٠ / ٤٠۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رضي الله عنه

الحديث رقم ٣٩: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: العلم، باب: إثم من كذب على النبي ﷺ، ١ / ٥٢، الرقم: ١٠٩، وابن ماجه عن أبي هريرة رضي الله عنه فی السنن، المقدمة، باب: التغليظ فی الكذب على رسول الله ﷺ، ١ / ١٣، الرقم: ٣٤، وابن حبان عن أبی هريرة رضي الله عنه فی الصحيح، ١ / ٢١٠، الرقم: ٢٨، والحاكم عن أبي قتادة رضي الله عنه فی المستدرك، ١ / ١٩٤، الرقم: ٣٧٩، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وأحمد بن حنبل عن عثمان بن عفان رضي الله عنه فی المسند، ١ / ٦٥، الرقم: ٤٦٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٠ / ١١٢، والشافعی فی المسند، ١ / ٢٣٩، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٥ / ٢٩٦، الرقم: ٢٦٢٤٩، والبزار فی المسند، ٦ / ٣١، الرقم: ٢١٠٠، والشاشی فی المسند، ١ / ٢٤٩، الرقم: ٢١٥، والطيالسی فی المسند، ١ / ١٤، الرقم: ٨٠، وأبويعلی فی المسند، ١٠ / ٥٠٦، الرقم: ٦١٢٣، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١ / ١٧١، الرقم: ٤٢٦.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاری في الصحيح، أبواب: سترة المصلي، باب: قدر كم ينبغي أن تكون بين المصلي والسترة، ١ / ١٨٨، الرقم: ٤٧٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة باب: دنو المصلی من السترة، ١ / ٣٦٤، الرقم: ٥٠٨۔ ٥٠٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٥٤، وأبوعوانة فی المسند، ١ / ٣٩٤، الرقم: ١٤٣٦: ٢ / ٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٥٨، الرقم:١٧٦٢، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢ / ٢٧٢، الرقم: ٣٢٨٧۔

قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ. عِنْدَ الْمِنبَرِ مَا كَادَتُ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کی دیوار منبر کے اتنا قریب تھی کہ جس میں سے بکری نہ گزر سکے۔‘‘

۱۰۸۱ / ۴۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ، فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ آ کر ستون کے پاس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا: اے ابومسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

۱۰۸۲ / ۴۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخاری في الصحيح، أبواب: سترة المصلي، باب: الصلاة إلى الأسطوانة، ١/١٨٩، الرقم: ٤٨٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: دنو المصلی من السترة، ١/٣٦٤، الرقم: ٥٠٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی توطين المكان في المسجد يصلي فيه، ١/٤٥٩، الرقم: ١٤٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٤٨، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/٢٧١، الرقم: ٣٢٨٤.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت المغرب وقال عطاء يجمع المريض بين المغرب والعشاء، ١/٢٠٥، الرقم: ٥٣٦، والترمذی فی السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء فی وقت المغرب، ١/٣٠٤، الرقم: ١٦٤، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: فی وقت المغرب، ١/١١٣، الرقم: ٤١٧، وابن ماجه، فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: ←

عَنْ سَلَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی الله عنه نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے تھے جب کہ سورج پردے میں ہو جاتا۔‘‘

١٠٨٣ / ٤٣۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھالیا ہے تو وہ باقی دن کا

------ وقت صلاة المغرب، ١ / ٢٢٥، الرقم: ٦٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٥٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١ / ٣٦٩، الرقم: ١٦٠٣، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ١٥٤، وأبوعوانة فى المسند، ١ / ٣٠١، الرقم: ١٠٦٣، والبغوى فى شرح السنة، الرقم: ٣٧٢.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: صيام يوم عاشوراء، ٢ / ٧٠٥، الرقم: ١٩٠٣، وفي باب: إذا نوى بالنهار صوما، ٢ / ٦٧٩، الرقم: ١٨٢٤، وفى كتاب: التمني، باب: ماكان يبعث النبي ﷺ من الأمراء والرسل واحدًا بعدُ واحدٍ، ٦ / ٢٦٥١، الرقم: ٦٨٣٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: من أكل فى عاشوراء فليكف بقية يومه، ٢ / ٧٩٨، الرقم: ١١٣٥، والنسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: أذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع، ٤ / ١٩٢، الرقم: ٢٣٢١، وابن حبان فى الصحيح، ٨ / ٣٨٤، الرقم: ٣٦١٩، والدارمى فى السنن، ٢ / ٣٦، الرقم: ١٧٦١، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٠٨، الرقم: ٦٢٥٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٤٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ٢٢٠، الرقم: ٧٨٢٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢ / ٣١٢، الرقم: ٩٣٦٧.

روزہ رکھے (یعنی بقیہ دن روزہ دار کی طرح گزارے) اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ (آج) روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔‘‘

١٠٨٤ / ٤٤۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ: قَالُوْا : لَا، قَالَ: فَهَلْ تَرَکَ شَيْئًا، قَالُوْا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، قِيْلَ: نَعَمْ، قَالَ فَهَلْ تَرَکَ شَيْئًا قَالُوْا: ثَـلَاثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَکَ شَيْئًا قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، قَالُوْا: ثَـلَاثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ أَبُوْقَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز جنازہ پڑھیے۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: الحوالات، باب: إن إحال دين الميت على رجل جاز، ٢/ ٧٩٩، الرقم: ٢١٦٨، وفی کتاب: الکفالة، باب: من تکفل عن ميت دينا، فليس له يرجع، ٢/ ٨٠٣، الرقم: ٢١٧٣، وفی کتاب: النفقات، باب: قول النبي ﷺ: من ترك كلاًّ أوضياعاً فإلَيّ، ٥/ ٢٠٥٤، الرقم: ٥٠٥٦، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفرائض، باب: من ترك مالا فلورثته، ٣/ ١٢٣٧، الرقم: ١٦١٩، والترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الصلاة على المديون، ٣/ ٣٨٨، الرقم: ١٠٧٠، وَقَالَ أَبُو عيسى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائی فی السنن الکبری، ١/ ٦٣٧، الرقم: ٢٠٨٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣٨٠، الرقم: ٨٩٣٧، والبغوی فی شرح السنة، الرقم: ٢١٥٣، وابن حبان فی الصحيح، ٧/ ٣٢٩، الرقم: ٣٠٥٩، وابن الجارود فی المنتقى، ١/ ٢٨٠، الرقم: ١١١١، وأبوعوانة فی المسند، ٣/ ٤٤٣، الرقم: ٥٦٢٤، والبيهقی فی السنن الکبری، ٦/ ٧٢، الرقم: ١١١٧٧.

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے کچھ (ترکہ) چھوڑا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ سو آپ ﷺ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اور صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز (جنازہ) پڑھیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: تین دینار (چھوڑے ہیں) سو اس پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا اور عرض کیا گیا: اس پر نماز (جنازہ) پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس نے کچھ (ترکہ) چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: تین دینار (قرض ہیں) فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھیئے اور اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ سو آپ ﷺ نے اس پر بھی نماز جنازہ پڑھی۔‘‘

۱۰۸۵/ ۴۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رضی الله عنه: قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلاَ تُبَايِعُ، قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَأَيْضًا. فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ:يَا أَبَا مُسْلِمٍ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے

الحديث رقم ٤٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: البيعة في الحرب أن لا يفروا، وقال بعضهم: على الموت، ٣/ ١٠٨١، الرقم: ٢٨٠٠، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٩، الرقم: ٣٩٣٦، وفى كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦/ ٢٦٣٤، الرقم: ٦٧٨٠، وفى باب: مَنْ بايع مرتين، ٦/ ٢٦٣٥، الرقم: ٦٧٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، ٣/ ١٤٨٣، الرقم: ١٨٦٠، وفى كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة ذى قردٍ وغيرها، ٣/ ١٤٣٤، الرقم: ١٨٠٧، والترمذى فى السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى بيعة النبى ﷺ، ٤/ ١٥٠، الرقم: ١٥٩٢، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن، كتاب: البيعة، باب: البيعة على الموت، ٧/ ١٤١، الرقم: ٤١٥٩، وأحمد حنبل فى المسند، ٤/ ٤٧، ٤٩.

بیعت کر لی۔ پھر میں ایک درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا دوبارہ سہی، سو میں نے دوسری دفعہ بھی بیعت کر لی۔ تو میں نے ان سے پوچھا: اے ابومسلم! آپ حضرات نے اس روز کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: (غلامی رسول ﷺ میں) موت پر۔"

١٠٨٦ / ٤٦۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنفثَ فِيْهِ ثَلاَثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"حضرت یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا نشان دیکھا تو پوچھا: اے ابومسلم! یہ نشان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہ کہنے لگے تھے سلمہ کا آخر وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ سو آپ ﷺ نے اس (زخم) پر تین مرتبہ دم کیا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔"

١٠٨٧ / ٤٧۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤/ ١٢، الرقم: ٣٨٩٤، والبغوى فى شرح السنة، الرقم: ٣٨٠٦۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الديات، باب: إذا قتل نفسه خطأ فلا دية له، ٦/ ٢٥٢٥، الرقم: ٦٤٩٦، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٣٧، الرقم: ٣٩٦٠، وفى كتاب: الأدب، باب: مايجوز من الشعر والرجز والحداء ومايكره منه، ٥/ ٢٢٧٧، الرقم: ٥٧٩٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير باب: غزوة ذى قَرَدٍ، ٣/ ١٤٢٧۔ ١٤٢٨، الرقم: ١٨٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٤٧، وأبو عوانة فى المسند، ٤/ ٣١٤، الرقم: ٦٨٣١۔

سَلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيَّاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنِ السَّائِقُ قَالُوْا: عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأُصِيبَ صَبِيْحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ: الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوْا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ، إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيْدُهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع روایت فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ خیبر کی طرف نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہانکنے والا کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھالینے دیتے۔ سو اسی رات کی صبح کو وہ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ تو لوگوں نے کہا اس کے عمل ضائع ہوگئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے۔ جب میں واپس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کررہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہوگئے ہیں۔ سو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے یہ کہا غلط کہا ہے۔ اس کے لیے تو دوگنا اجر ہے وہ تو مشقت اٹھانے والا مجاہد ہے۔ اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔''

۱۰۸۸ / ٤٨ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: من رأى العدو فنادى بأعلى صوته ياصباحاه حتى يسمع الناس، ٣/ ١١٠٦، الرقم: ٢٨٧٦، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة ذاتِ القردِ، ٤/ ١٥٣٦، الرقم: ٣٩٥٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة ذى قَرَدٍ وغيرها، ٣/ ١٤٣٢ـ ١٤٣٨، الرقم: ١٨٠٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ١٣٣، الرقم: ٧١٧٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/ ٢٤٣، الرقم: ١٠٨١٤، وأحمد بن حنبل فى ←

سَلَمَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُـلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَيْحَكَ مَابِكَ؟ قَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ، فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا: يَاصَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوْهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَقُوْلُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوْا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي أَثَرِهِمْ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ، إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے جنگل کی طرف چلا، پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا میں نے کہا، تو ہلاک ہو تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑی گئی ہے۔ میں نے پوچھا: کس نے پکڑی ہے؟ اس نے جواب دیا: قبیلہ غطفان اور فزارہ کے آدمی لے گئے ہیں۔ پھر میں تین مرتبہ ’’یا صباحاہ‘‘ کے الفاظ کے ساتھ اس زور سے چلایا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشہ میں رہنے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ ان لوگوں کو جا پہنچا۔ سو میں ان کی جانب تیر پھینکنے لگا اور ساتھ یہ کہنے لگا: ’’میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے‘‘ تو میں نے ان کے پانی پینے سے پہلے ہی ان سے اونٹنی چھین لی۔ میں اسے لے کر واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں ان کے پانی پینے سے پہلے ہی جلدی سے ان سے

...... المسند، ٤/ ٤٨، وأبو عوانة في المسند، ٤/ ٣٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٢٠، الرقم: ٣٧٠٠٢۔

اونٹنی چھین لایا۔ اُن کے پیچھے کسی کو روانہ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! تم مالک ہو گئے ہو اب نرمی کرو۔ ان کی مہمانی اپنی قوم میں ہو رہی ہو گی۔‘‘

١٠٨٩ / ٤٩۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رضي الله عنه بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوْا خَيْبَرَ، أَوْقَدُوْا النِّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيْرَانَ. قَالُوْا: لُحُوْمِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ ،قَالَ: أَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا، وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهَرِيْقُ مَافِيْهَا وَنَغْسِلُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ ذَاكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جس روز خیبر فتح ہوا اس شام لوگوں نے آگ جلائی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لئے جلائی ہے؟ مجاہدین نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے: آپ ﷺ نے فرمایا: جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو یونہی کر لو۔‘‘

١٠٩٠ / ٥٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذباح والصيد، باب: آنية المجوس والميتة، ٥/٢٠٩٤، الرقم: ٥١٧٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأضاحى، باب: بيان ماكان من النهى عن أكل لحوم الأضاحى بعد ثلاث فى أول الإسلام وبيان نسخه وإبا حته إلى متى شاء، ٣/١٥٦٣، الرقم: ١٩٧٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الذبائح، باب: لحوم الحمر الوحشية، ٢/١٠٦٥، الرقم: ١٣٩٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٥٠، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/١٠٢، الرقم: ١١٣٣٣، وأخرجه الحازمي فى الناسخ والمنسوخ، ١/١٥٦، بمعناه من عدة طرق.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: إذا نوى بالنهار صوما، ٢/٦٧٩، الرقم: ١٨٢٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: صوم يوم عاشوراء، ٢/٧٩٢، الرقم: ١١٢٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٤٨، والبغوى فى شرح السنة، الرقم: ١٧٨٤۔

الْأَكْوَعِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ، أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَن لَمْ يَأْكُلْ فَلا يَأْكُلْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو عاشورہ کے روز لوگوں میں منادی کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔''

١٠٩١ / ٥١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ. قَالُوْا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُوْقَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الكفالة، باب: من تكفل عن ميت دَينا فليس له أن يرجع وبه قال: الحسن، ٢/ ٨٠٣، الرقم: ٢١٧٣، وفي كتاب: الحوالات، باب: إن إحال دين الميت على رجل جاز، ٢/ ٧٩٩، الرقم: ٢١٦٨، وفى كتاب: الكفالة، باب: من تكفّل عن ميت دَينا، فليس له يرجع، ٢/ ٨٠٣، الرقم: ٢١٧٣، وفى كتاب: النفقات، باب: قول النبي ﷺ: من ترك كلًّا أوضياعا فإليّ، ٥/ ٢٠٥٤، الرقم: ٥٠٥٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفرائض، باب: من ترك مالا فلورثته، ٣/ ١٢٣٧، الرقم: ١٦١٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى الصلاة على المديون، ٣/ ٣٨٨، الرقم: ١٠٧٠، وَقَالَ أَبو عيسى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على من عليه دَين، ٤/ ٦٥، الرقم: ١٩٦٠۔ ١٩٦١، والبغوى فى شرح السنة، الرقم: ٢١٥٣، وابن حبان فى الصحيح، ٧/ ٣٢٩، الرقم: ٣٠٥٩، وابن الجارود فى المنتقى، ١/ ٢٨٠، الرقم: ١١١١، وأبو عوانة فى المسند، ٣/ ٤٤٣، الرقم: ٥٦٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٨٠، الرقم: ٨٩٣٧۔

اقدس میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس پر نماز (جنازہ) پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں تو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر کچھ قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا قرض میں ادا کروں گا، پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔‘‘

١٠٩٢ / ٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: عَلَى مَا تُوْقَدُ هَذِهِ النِّيْرَانُ. قَالُوْا: عَلَى الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ: اکْسِرُوْهَا وَأَهْرِقُوْهَا. قَالُوْا: أَلاَ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: اغْسِلُوْا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھ کر فرمایا: یہ کیوں جلائی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت (پکانے کے لئے)۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہانڈیاں توڑ دو اور اسے بہا دو۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم ایسا نہ کریں کہ اسے الٹ دیں اور ہانڈیاں دھو لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دھو لو۔‘‘

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المظالم، باب: هل تکسر الدِّنَانُ الَّتِي فيها الخَمْرُ، أو تُخَرَّقُ الزِّقَاق، فإِنَ کسر صَنَمًا، أو صَلِيبًا أو طُنْبُورًا أَوُ ما لَا يُنْتَفَعُ بِخَشِبِه، ٢ / ٨٧٦، الرقم: ٢٣٤٥، وفي کتاب: الذباح والصيد، باب: آنية المجوس والميتة، ٥ / ٢٠٩٤، الرقم: ٥١٧٨، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الأضحی، باب: بيان ملکان من النهی عن أکل لحوم الأضاحی بعد ثلاث فی أول الإِسلام وبيان شخه وإِبا حته إِلی متی شاء، الرقم: ١٩٧٤، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الذبائح، باب: لحوم الحمر الوحشية، ٢ / ١٠٦٠، الرقم: ٣٩٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٥٠.

١٠٩٣ / ٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ بْنِ حَارِثَةَ، اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سات غزوات میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے اور اس غزوہ میں بھی شریک تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے ہمارا امیر بنایا تھا۔‘‘

١٠٩٤ / ٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ: كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا، فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے

الحديث رقم ٥٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: بعث النبى ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة، ٤/ ١٥٥٦، الرقم: ٤٠٢٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: عدد غزوات النبى ﷺ، ٣/ ١٤٤٧، الرقم: ١٨١٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ١٣٩، الرقم: ٧١٧٤، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ٢٤١، الرقم: ٤٩٦١، ٦٣٨٣، وأبو عوانة فى المسند، ٤/ ٣٥٥، الرقم: ٦٩٥٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٥٤.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأضاحي، باب: ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يُتَزَوَّدُ منها، ٥/ ٢١١٥، الرقم: ٥٢٤٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأضاحي، باب: بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث فى أول الإسلام وبيان نسخه وإباحة إلى متى شاء، ٣/ ١٥٦٣، الرقم: ١٩٧٤.

جب اگلا سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اب بھی ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا کہ تم اس (تنگی) میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔‘‘

١٠٩٥ / ٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ أَلاَ تُبَايِعُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ، قَالَ: وَفِي الثَّانِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ سے ہم نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا: دوبارہ کر لو۔‘‘

١٠٩٦ / ٥٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: من بايع مرتين، ٦ / ٢٦٣٥، الرقم: ٦٧٨٢، وفى كتاب: الجهاد، باب: البيعة في الحرب أن لا يفروا، وقال بعضهم: على الموت، ٣ / ١٠٨١، الرقم: ٢٨٠٠، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤ / ١٥٢٩، الرقم: ٣٩٣٦، وفى كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦ / ٢٦٣٤، الرقم: ٦٧٨٠٠، وفى باب: مَن بايع مرتين، ٦ / ٢٦٣٥، الرقم: ٦٧٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، ٣ / ١٤٨٣، الرقم: ١٨٦٠، وفى كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة ذى قَرَدٍ وغيرها، ٣ / ١٤٣٢، الرقم: ١٨٠٧، ١٨٠٢، والترمذى فى السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى بيعة النبى ﷺ، ٤ / ١٥٠، الرقم: ١٥٩٢، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن، كتاب: البيعة، باب: البيعة على الموت، ٧ / ١٤١، الرقم: ٤١٥٩، وأحمد حنبل فى المسند، ٤ / ٤٧، ٤٩۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلح، باب: الصلح فى الدية، ٢ / ٩٦١، الرقم: ٢٥٥٦، وفى كتاب: الجهاد ، باب: قول اللّٰه تعالى: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوااللّٰه عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ←

أَنَّ أَنَسًا ﷺ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الرُّبَيِّعَ، وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَارَسُوْلَ اللهِ، لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ. فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. زَادَ الْفَزَارِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ﷺ: فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس ﷺ نے انہیں روایت بیان فرمائی کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دو دانت توڑ دیئے تو انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا یہ معافی کے خواستگار ہوئے۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ سو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

------ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلًا، [الأحزاب: ٢٣]، ٣/ ١٠٣٢، الرقم: ٢٦٥١، وفی كتاب: التفسير/البقرة، باب: قوله: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ. إِلَى قَوْلِهِ: عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ١٧٨]، ٤/ ١٦٣٦۔ ١٣٣٧، الرقم: ٤٢٣٩۔ ٤٢٣٠، وفی كتاب: التفسير/المائدة، باب: وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ: [المائدة:٤٥]، ٤/ ١٦٨٥، الرقم: ٤٣٣٥، وفی كتاب: الديات: باب: السِّنَّ بِالسِّنِّ [المائدة: ٤٥]، ٦/ ٢٥٢٦، الرقم: ٦٤٩٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: إثبات القصاص فی الإسنان وما فی معناها، ٣/ ١٣٠٢، الرقم:١٦٧٥، وأبوداود فی السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص من السنّ، ٤/ ١٩٧، الرقم: ٤٥٩٥، والنسائی فی السنن، كتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، ٨/ ٢٧، الرقم: ٤٧٥٦۔ ٤٧٥٧، وابن ماجه فی السنن كتاب: الديات، باب: القصاص فی السنّ، ٢/ ٨٨٤، الرقم: ٢٦٤٩، والنسائی فی السنن الكبری، ٤/ ٢٢٣، الرقم: ٦٩٥٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٢٨، الرقم:١٢٣٢٤، ١٢٧٢٧، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١/ ٢٦٤، الرقم: ٧٦٨: ٢٤/ ٢٦٢، الرقم: ٦٦٤، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٣/ ١٧٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٨/ ٢٥، ٦٤۔

حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا حضرت انس بن نضر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ربیع کے سامنے کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا کہتی ہے (اس پر حضرت انس خاموش ہو گئے) سو (بعد میں) وہ لوگ (جنہوں نے قصاص کا تقاضا کیا تھا) راضی ہو گئے اور انہیں معاف کر دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دیتا ہے۔ فزاری کی روایت میں اتنا ہی اضافہ ہے کہ وہ لوگ دیت لینے پر رضامند ہو گئے۔‘‘

١٠٩٧ / ٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حَمِيْدٌ أَنَّ

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التفسير/البقرة، باب: قوله: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ١٧٨]، ٤/١٦٣٦۔ ١٣٣٧، الرقم: ٤٢٣٩۔ ٤٢٣٠، الرقم: ٤٢٢٩، وفي کتاب: الصلح، باب: الصلح فی الدية، ٢/٩٦١، الرقم: ٢٥٥٦، وفی کتاب: الجهاد، باب: قول الله تعالى: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلاً، [الأحزاب: ٢٣]، ٣/١٠٣٢، الرقم: ٢٦٥١، وفی کتاب: التفسير/المائدة، باب: وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ: (٤٥)، ٤/١٦٨٥، الرقم: ٤٣٣٥، وفی کتاب: الديات: باب: السِّنَّ بِالسِّنِّ [المائدة: ٤٥]، ٦/٢٥٢٦، الرقم: ٦٤٩٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: إثبات القصاص فی الإسنان وما فی معناها، ٣/١٣٠٢، الرقم: ١٦٧٥، وأبوداود فی السنن، کتاب: الديات، باب: القصاص من السنّ، ٤/١٩٧، الرقم: ٤٥٩٥، والنسائی فی السنن، کتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، الرقم: ٤٧٥٦۔ ٤٧٥٧، وفي السنن الکبری، ٤/٢٢٣، الرقم: ٦٩٥٩، وابن ماجه فی السنن کتاب: الديات، باب: القصاص فی السنّ، ٢/٨٨٤، الرقم: ٢٦٤٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٢٨، الرقم: ١٢٣٢٤، ١٢٧٢٧، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١/٢٦٤، الرقم: ٧٦٨: ٢٤/٢٦٢، الرقم: ٦٦٤، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٣/١٧٧، والبيهقی فی السنن الکبری، ٨/٢٥، ٦٤۔

أَنَسًا رضی الله عنه حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت محمد بن عبد اللہ انصاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: ”اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔“

١٠٩٨ / ٥٨۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الديات، باب: السن بالسن، ٦/٢٥٢٦، الرقم: ٦٤٩٩، وفي كتاب: الصلح، باب: الصلح فى الدية، ٢/٩٦١، الرقم: ٢٥٥٦، وفى كتاب: الجهاد، باب: قول اللّٰه تعالى: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوالله عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلاً، [الأحزاب: ٢٣]، ٣/١٠٣٢، الرقم: ٢٦٥١، وفى كتاب: التفسير/البقرة، باب: قوله: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ۔ إِلَى قَوْلِهِ: عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ١٧٨]، ٤/١٦٣٦۔١٣٣٧، الرقم: ٤٢٢٩۔٤٢٣٠، وفى كتاب: التفسير/المائدة، باب: وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ: [٤٥]، ٤/١٦٨٥، الرقم: ٤٣٣٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: إثبات القصاص فى الإسنان وما فى معناها، ٣/١٣٠٢، الرقم: ١٦٧٥، وأبوداود فى السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص من السنّ، ٤/١٩٧، الرقم: ٤٥٩٥، والنسائى فى السنن، كتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، ٨/٢٧، الرقم: ٤٧٥٦۔ ٤٧٥٧، وفى السنن الكبرى، ٤/٢٢٣، الرقم: ١٢٣٢٤۔١٢٧٢٧، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص فى السنّ، ٢/٨٨٤، الرقم: ٢٦٤٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١/٢٦٤، الرقم: ٦٩٥٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٢٨، الرقم: ٧٦٨: ٢٤/٢٦٢، الرقم: ٦٦٤، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٣/١٧٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨/٢٥، ٦٤۔

کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے، وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا۔‘‘

۱۰۹۹ / ۵۹۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ ﷺ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت حریز بن عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بُسر ﷺ سے پوچھا: کیا آپ کی نظر میں حضور نبی اکرم ﷺ بوڑھے ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔‘‘

۱۱۰۰ / ۶۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: صفة النبی ﷺ، ۳ / ۱۳۰۲، الرقم: ۳۳۵۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۱۸۷۔ ۱۸۸، ۱۹۰، وإِسْنَادُ أَحْمَدَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. والحاکم فی المستدرک، ۲ / ۶۶۳، الرقم: ۴۲۰۰، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۵ / ۱۸۷، الرقم: ۲۵۰۶۳، والطبرانی فی مسند الشامیین، ۲ / ۱۲۹، الرقم: ۱۰۴۵، وعبد بن حمید فی المسند، ۱ / ۱۸۱، الرقم: ۵۰۶.

الحديث رقم ۶۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، ۶ / ۲۷۰۰، الرقم: ۶۹۸۴۔ ۶۹۸۵، والنسائی فی السنن، کتاب: النکاح، باب: صلاة المرأة أذا خطبت واستخارتها ربها، ۶ / ۷۹، الرقم: ۳۲۵۲، وفی السنن الکبری، ۵ / ۲۹۱، الرقم: ۸۹۱۸، ۱۱۴۱۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۲۲۶، الرقم: ۱۳۳۸۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۴ / ۳۹، الرقم: ۱۰۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۷ / ۹۱۔

’’حضرت عیسیٰ بن طہمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا: پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روٹی اور گوشت کھلایا تھا اور یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقی ازواجِ مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔‘‘

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **آجری**، ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (۳۶۰ھ)۔ **الشریعۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۳۔ **آلوسی**، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۴ء)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني**۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

٤۔ **آمدی**، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱۔۶۳۱ھ/ ۱۱۵۶۔ ۱۲۳۳ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۵۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔ ۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابة في معرفة الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔ ۱۲۳۳ء)۔ **الکامل في التاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء

۷۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۹۸ھ۔

۸۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۹۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۰۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **الورع**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۱۔ **أزدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن**

حبیب۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۲۔ **ابن اسحاق**، محمد بن اسحاق بن یسار، (۸۵۔۱۵۱ھ)۔ **السيرة النبوية**۔ معہد الدراسات والابحاث للتعریب۔

۱۳۔ **اسماعیلی**، ابو بکر احمد بن اِبراہیم بن اسماعیل اسماعیلی (۲۷۷۔۳۷۱ھ)۔ **معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۱۴۔ **اندلسی**، محمد بن علی بن احمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج**۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۔ **البانی**، محمد ناصر الدین (۱۳۳۳۔۱۴۲۰ھ/۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء)۔ **سلسلة الأحاديث الصحيحة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۶۔ **بحرق**، محمد بن عمر حضرمی شافعی (۸۶۹۔۹۳۰ھ)۔ **حدائق الأنوار**۔ جدہ، سعودی عرب: دار المنہاج، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۱۷۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۸۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۹۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **خلق أفعال العباد**۔ ریاض، سعودی عرب: دارلمعارف السعودیۃ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۰۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۱۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الكنى**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۲۲۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۳۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنة**۔

بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲٤۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲۵۔ **بغوی**، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز المرزبان (۲۱۳-۳۱۷ھ)۔ **مسند الحب بن الحب أسامة بن زيد**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الضیاء، ۱۴۰۹ھ۔

۲٦۔ **بیضاوی**، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (۷۹۱ھ)۔ **أنوار التنزيل**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء۔

۲۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۲۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **بيان خطأ من أخطأ على الشافعي**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۲۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۳۰۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **الزهد الكبير**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹٦ء۔

۳۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **السنن الصغرى**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۳۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **السنن الكبرى**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **السنن الكبرى**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

٣٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٣٥۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

٣٦۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٣٧۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیة والخصائص المصطفویة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

٣٨۔ **تھانوی**، اشرف علی (۱۲۸۰۔ ۱۳۶۲ھ/ ۱۸۶۳۔۱۹۴۳ء)۔ نشر الطیب في ذکر النبي الحبیب ﷺ۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ۱۹۸۹ء۔

٣٩۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ اِقتضاء الصراط المستقیم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ۱۹۷۸۔

٤٠۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

٤١۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ الفرقان بین أولیاء الرحمٰن وأولیاء الشیطان۔

٤٢۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٣۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقی من السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٤٤۔ **جرجانی**، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۴۵۔ **جصاص**، احمد بن علی الرازی ابو بکر (۳۰۵۔۳۷۰ھ)۔ أحكام القرآن۔ بيروت، لبنان: دار إحياء التراث، ۱۴۰۵ھ۔

۴۶۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بيروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۷۔ **جندی**، المفضل بن محمد بن إبراہیم، ابو سعید (۳۰۸ھ)۔ فضائل المدينة۔ دمشق: دار الفكر، ۱۴۰۷ھ۔

۴۸۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ التحقيق في أحاديث الخلاف۔ بيروت لبنان: دار الكتب العلمية، ۱۴۱۵ھ۔

۴۹۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ تذكرة الخواص۔ بيروت، لبنان: مؤسسة أہل بيت، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۰۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ زاد المسير في علم التفسير۔ بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۵۱۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوة الصفوة۔ بيروت، لبنان، دار الكتب العلميہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۵۲۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ المنتظم في تاريخ الملوك والأمم۔ بيروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۵۳۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفى ﷺ۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۵۴۔ **ابن ابی حاتم**، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۳۲۷ھ)۔ الجرح و التعديل۔ بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربی، ۱۲۷۱ھ۔

۵۵۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث۔

مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۵۶۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرك على الصحيحين**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔

۵۷۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرك على الصحيحين**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۵۸۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۵۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۶۰۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **مشاهير علماء الأمصار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۵۹ء۔

۶۱۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۶۲۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۶۳۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۶۴۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۶۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٦٦۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **سلسلة الذهب فيما رواه الشافعي عن مالک عن نافع عن ابن عمر**۔

٦٧۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٦٨۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **القول المسدد في الذب عن المسند للإمام أحمد**۔ قاھرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۴۰۱ھ۔

٦٩۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

٧٠۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٧١۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

٧٢۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم أندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **المحلیٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

٧٣۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/۱۹۷۹ء۔

٧٤۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٧٥۔ **حصکفی**، صدر الدین موسیٰ بن زکریا (۶۵۰ھ)۔ **مسند الإمام أبي حنيفة**۔ کراچی،

پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

٧٦۔ **ابن حضر عروسی**، ابو عبد الرحمٰن جیلان۔ **کتاب الدعاء**۔ لاہور، پاکستان: نعمانی کتب خانہ، ۲۰۰۳ء۔

٧٧۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٧٨۔ **حلبی**، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمی الطرابلسی (۷۵۳۔۸۴۱ھ)۔ **الكشف الحثيث رمي يوضع الحديث**۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ النھضۃ العربیہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٧٩۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السيرة الحلبية**، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٨٠۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٨١۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

٨٢۔ **ابن حیان**، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابو محمد (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

٨٣۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

٨٤۔ **خطابی**، حمد بن محمد بن إبراہیم الخطابی البستی (۳۱۹۔۳۸۸ھ)۔ **إصلاح غلط المحدثين**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۷ھ۔

٨٥۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٦۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تلخيص المتشابه**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی،

۱۴۱۷ھ۔

۸۷۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

۸۸۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ الکفایة في علم الروایة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

۸۹۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة ۱۴۰۷ء۔

۹۰۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ مشکوٰة المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیة، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۹۱۔ **ابن خلاد**، ابو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامهرمزی (۵۷۶ھ)۔ أمثال الحدیث المرویة عن النبي ﷺ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ۱۴۰۹ھ۔

۹۲۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۹۳۔ **خوارزمی**، ابو المؤید محمد بن محمود (۵۹۳۔۶۶۵ھ)۔ جامع المسانید۔ بیروت، لبنان۔

۹۴۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربي، ۱۴۰۷ھ۔

۹۵۔ **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۹۶۔ **ابوداود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹۷۔ **ابن درهم**، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درهم (۲۴۵۔۳۴۰ھ)۔ **الزهد وصفة الزاهدين**۔ طنطا: دار الصحابۃ للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۹۸۔ **الدمشقی**، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر الحنبلی (۶۹۱۔ ۷۵۱ھ)۔ **المنار المنيف في الصحيح والضعيف**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیہ، ۱۴۱۳ھ۔

۹۹۔ **دمیاطی**، ابو محمد شرف الدین (م ۷۰۵ھ)۔ **المتجر الرابح في ثواب العمل الصالح**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ ومطبعۃ النھضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۰۰۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الأولياء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۱۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **كتاب التهجد وقيام الليل**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۹۸۰ء۔

۱۰۲۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **من عاش بعد الموت**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۳۔ **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰)۔ **الذرية الطاهرة النبوية**۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷

۱۰۴۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۱۰۵۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۱۰۶۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۷۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۸۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسير الكبير**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۹۔ **ابن راشد**، معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۱۰۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۱۱۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار۔ دمشق، شام: مکتبۃ دار البیان، ۱۳۹۹ھ۔

۱۱۲۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم و الحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۱۳۔ **ابن رشد**، ابو ولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی (۵۹۵ھ)۔ بدایۃ المجتهد۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۱۱۴۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۱۱۵۔ **زرعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (۶۹۱۔ ۷۵۱ھ)۔ نقد المنقول بین المردود والمقبول۔ بیروت، لبنان: دارالقاری، ۱۴۱۱ھ۔

۱۱۶۔ **زرقانی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ شرح المواهب اللدنیة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۱۱۷۔ **زرقانی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ شرح الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۱۱۸۔ **زمخشری**، ابو القاسم محمد بن عمر (۵۳۸ھ)۔ مختصر کتاب الموافقة بین أهل البیت و الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب الحکمیۃ۔

١١٩۔ **ابن زید**، ابو اسماعیل حماد بن اسحاق بن اسماعیل (٢٦٧ھ)۔ **ترکة النبي ﷺ والسبل التي وجهها فيها**۔ ١٤٠٤ھ۔

١٢٠۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دارالحدیث، ١٣٥٧ھ۔

١٢١۔ **سبکی**، تقی الدین ابوالحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام أنصاری (٦٨٣۔٧٥٦ھ/١٢٨٤۔١٣٥٥ء)۔ **شفاء السقام في زيارة خير الأنام**۔ حیدرآباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

١٢٢۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (٨٣١ھ۔٩٠٤ھ)۔ **استجلاب إرتقاء الغرف بحب أقربا الرسول وذوى الشرف**۔ مکتبہ الملک ریاض، سعودی عرب: مکتبہ فہد الوطنیة، ١٤٢١ھ۔

١٢٣۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

١٢٤۔ **ابوسعود**، محمد بن عمادی (٨٩٨۔٩٨٢ھ/ ١٤٩٣۔١٥٧٥ء)۔ **إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم** (تفسیر ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٥۔ **سعید بن منصور**، ابوعثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

١٢٦۔ **ابن سلیمان**، خیثمہ بن سلیمان القرشی الطرابلسی (٢٥٠۔٣٤٣ھ)۔ **من حديث خيثمة بن سليمان القرشي الطرابلسي**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٢٧۔ **سمرقندی**، ابوحمد محمد بن احمد (٥٣٩ھ)۔ **تحفة الفقهاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤٠٥ھ۔

١٢٨۔ **سمعانی**، منصور بن محمد بن عبدالجبار السمعانی ابو المظفر (٤٢٦۔٤٨٩ھ)۔ **التفسیر**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/١٩٩٧م۔

۱۲۹۔ **سندی**، نور الدین بن عبدالهادی، ابوالحسن (۱۱۳۸ھ)۔ حاشية على سنن النسائي۔ حلب، شام: مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۳۰۔ **ابن السُّنّی**، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

۱۳۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ أسباب ورود الحديث أو اللمع في أسباب الحديث۔ بیروت، لبنان: دار المکتبۃ العلمیۃ، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۳۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ الإتقان في علوم القرآن۔ لبنان، مطبعہ أمیر، منشورات الرضی بیدار۔

۱۳۳۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ تاريخ الخلفاء۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

۱۳۴۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تبييض الصحيفة بمناقب أبي حنيفة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۳۵۔ **سیوطی، محلی**، جلال الدین محمد بن احمد المحلی (۸۶۴ھ) جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ تفسير الجلالين۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸ء۔

۱۳۶۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثۃ۔

۱۳۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تنوير الحوالک شرح موطأ مالک۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء۔

١٣٨۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٣٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوی**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العربی، ۱۴۲۵ھ۔

١٤٠۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوی**۔ لائکپور، پاکستان: المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، ۹۲۷ھ۔

١٤١۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

١٤٢۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ۔

١٤٣۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

١٤٤۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

١٤٥۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **شرح على سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

١٤٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان

(۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ لباب النقول في أسباب النزول۔ قاہرہ، مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ھ۔

۱۴۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ مفتاح الجنة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعۃ الإسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۴۸۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۱۴۹۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۱۵۰۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ السنن المأثورة۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۱۔ **شاہ ولی اللہ**، الدہلوی (۱۱۷۴ھ/۱۷۶۲ء)۔ المسوی من أحادیث الموطأ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ الحجاز، ۱۳۵۱ھ۔

۱۵۲۔ **ابن شاہین**، ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان (۲۹۷۔۳۸۵ھ)۔ ناسخ الحدیث و منسوخه۔ الزرقاء: مکتبۃ المنار، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸۔

۱۵۳۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ درالسحابة في مناقب القرابة والصحابة۔ لاہور، پاکستان: مکتبہ سید احمد شہید، ۱۴۰۴ھ۔

۱۵۴۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۵۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۵۶۔ **شہرستانی**، ابو الفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد (۴۷۹۔۵۴۸ھ)۔ الملل والنحل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء۔

۱۵۷۔ **شیبانی**، محمد بن حسن (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ الموطأ۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

۱۵۸۔ **شیبانی،** ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۵۹۔ **شیبانی،** محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الأصل المعروف بالمبسوط**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔

۱۶۰۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۱۶۱۔ **صنعانی،** محمد بن إسماعیل الامیر (م ۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي، ۱۳۷۹ھ۔

۱۶۲۔ **صیداوی،** محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ۳۰۵۔۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۶۳۔ **طاہر القادری،** ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۱۶۴۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۶۵۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۶۶۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۶۷۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۶۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۱۶۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۷۰۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ تاريخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۷۱۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البيان عن تأويل أي القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۷۲۔ **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ ذخائر العقبی في مناقب ذوی القربی۔ دارالکتب العصریہ۔

۱۷۳۔ **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ الرياض النضرة في مناقب العشرة۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۷۴۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ شرح معاني الآثار۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۷۵۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ مَشکَل الآثار۔ بیروت، لبنان: دارصادر۔

۱۷۶۔ **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

۱۷۷۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الجهاد۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔

۱۷۸۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الزهد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۱۷۹۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۱۸۰۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۸۱۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمھید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۸۲۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ جامع بیان العلم و فضله۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۱۸۳۔ **ابوعبداللہ**، احمد بن إبراهیم بن کثیر دورقی (۱۶۸۔۲۴۶ھ)۔ مسند سعد بن أبي وقاص۔ بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۸۴۔ **عبداللہ**، بن احمد بن حنبل (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ السنة۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۱۸۵۔ **عبد بن حمید**، ابومحمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبة السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۸۶۔ **عبد الحق**، محدث دہلوی، شیخ (۹۵۸۔۱۰۵۲ھ/۱۵۵۱۔۱۶۴۲ء)۔ شرح سفر السعادت۔ کانپور، بھارت: مطبع منشی نولکشور۔

۱۸۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۸۸۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف۔ بیروت، لبنان + لاہور، پاکستان: مؤسسة الشرف، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۱۸۹۔ **عجلونی**، ابو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا ومزیل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۹۰۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔

الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۹۱۔ **عز الدین،** بلیق۔ منهاج الصالحين من أحاديث وسنة خاتم الأنبياء والمرسلين۔ بیروت، لبنان: دار الفتح، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۹۲۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔ ۱۱۷۶ء)۔ تاريخ دمشق الكبير (المعروف بہ: تاريخ ابن عساكر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۹۳۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔ ۱۱۷۶ء)۔ تهذيب تاريخ دمشق الكبير۔ بیروت، لبنان، دار المیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۹۴۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۹۵۔ **ابوعوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔ ۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۹۶۔ **عینی،** بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔ ۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ عمدة القاري شرح على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۹۷۔ **غزالی،** ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (۴۵۰۔ ۵۰۵ھ)۔ إحياء علوم الدين۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۹۸۔ **ابن غزوان،** ابو عبد الرحمٰن محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (۱۹۵ھ)۔ کتاب الدعاء۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ۱۹۹۹ء۔

۱۹۹۔ **فاکہی،** ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ أخبار مكة في قديم الدهر و حديثه۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۲۰۰۔ **فریابی،** ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔ ۳۰۱ھ)۔ دلائل النبوة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

٢٠١۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧۔٣٠١ھ)۔ صفة المنافق۔ کویت: دار الخلفاء الکتاب الاِسلامی، ١٤٠٥ھ۔

٢٠٢۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧۔٣٠١ھ)۔ الصیام۔ بمبئی، بھارت: دار الکتب السّلفیہ، ١٤١٢ھ۔

٢٠٣۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٢٠٤۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبد التواب اکیڈمی۔

٢٠٥۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (٢٦٥۔٣٥١ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

٢٠٦۔ **ابن قتیبہ**، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (٢١٣۔٢٧٦ھ)۔ تأویل مختلف الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣٩٣ھ/١٩٧٢ء۔

٢٠٧۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٢٠٨۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج أموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٢٠٩۔ **قزوینی**، عبد الکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین في أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٢١٠۔ **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١۔ ٩٢٣ھ/١٤٤٨۔١٥١٧ء)۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٢١١۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت،

لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۱۲۔ **قنوجی**، صدیق بن حسن القنوجی (۱۲۴۸۔۱۳۰۷ھ)۔ أبجد العلوم الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۷۸ء۔

۲۱۳۔ **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ تذکرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۲۱۴۔ **ابن قیم**، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر أیوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ حاشية على سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۲۱۵۔ **کاسانی**، علاء الدین (۵۸۷ھ)۔ بدائع الصنائع۔ بیروت، لبنان، دار الکتاب العربی، ۱۹۸۲ء۔

۲۱۶۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۱۷۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۲۱۸۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۱۹۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ قصص الأنبياء۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۲۰۔ **کلاعی**، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (۵۶۵۔۶۳۴ھ)۔ الاكتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الھلال، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء۔

۲۲۱۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۲۲۲۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد

أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الرياض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۲۲۳۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ کرامات أولياء الله ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۲۴۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۲۲۵۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصحی (۹۳۔۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ المدونة الکبری۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۲۲۶۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصحی (۹۳۔۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۲۲۷۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۲۸۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ الجھاد۔ تونس: دار تونسیہ۔

۲۲۹۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۳۰۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۲۳۱۔ **المحاملی**، حسین بن اِسماعیل الضبی ابو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۲۳۲۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ تعظيم قدر الصلاة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۲۳۳۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۳۴۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲۳۵۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۳۶۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۲۳۷۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۳۸۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ **فضائل بیت المقدس**۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۳۹۔ **مقرئی**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردة في الفتن**۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۲۴۰۔ **مقری**، ابو بکر محمد بن إبراہیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ **الرخصة في تقبیل الید**۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۲۴۱۔ **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن إبراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۲۴۲۔ **ابن ملقن**، عمر بن علی بن ملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصة البدر المنیر في تخریج کتاب الشرح الکبیر للرافعي**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۲۴۳۔ **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ،

۱۳۵۶ھ۔

۲٤٤۔ **ابن منجویہ**، احمد بن علی الاصبہانی (۳۴۷۔ ۴۲۸ھ)۔ رجال صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲٤٥۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۲٤٦۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترھیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۲٤٧۔ **ابن منظور**، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ أفریقی (۶۳۰۔۷۱۱ھ/ ۱۲۳۲۔۱۳۱۱ء)۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۲٤٨۔ **موفق**، الموفق بن احمد المکی الکردری (۸۲۷ھ)۔ مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة۔ کوئٹہ: پاکستان، مکتبۃ الاسلامیۃ، ۱۴۰۷ھ۔

۲٤٩۔ **نحاس**، احمد بن محمد بن إسماعیل المرادی ابو جعفر (۳۳۹ھ)۔ الناسخ والمنسوخ۔ کویت: مکتبہ الفلاح، ۱۴۰۸ھ۔

۲٥٠۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ خصائص أمیر المومنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷م۔

۲٥١۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۲٥٢۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲٥٣۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۲٥٤۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۲٥٥۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔

۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ تاریخ أصبهان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۵۶۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۵۷۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوۃ۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

۲۵۸۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۲۵۹۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ مسند الإمام أبي حنیفة۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

۲۶۰۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ کتاب الأربعین علی مذهب المتحققین من الصوفیة۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۲۶۱۔ **نعیم بن حماد**، المروزی، ابو عبد اللہ (م ۲۸۸ھ)۔ الفتن۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۶۲۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۲۶۳۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ تهذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

٢٦٤۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٢٦٥۔ **نیشاپوری**، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م ۴۰۶ ھ)۔ **شرف المصطفیٰ** ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

٢٦٦۔ **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م ۲۹۲ھ)۔ **تاريخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

٢٦٧۔ **ابن حجر ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/ ۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقة**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

٢٦٨۔ **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاِسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

٢٦٩۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٧٠۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٧١۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السيرة النبوية**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٢٧٢۔ **یاقوت بغدادی**، یاقوت بن عبداللہ الحموی، ابو عبداللہ (۶۲۶ھ)۔ **معجم البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٢٧٣۔ **یحییٰ بن معین**، ابو زکریا (۱۵۸۔۲۳۳ھ)۔ **التاريخ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مرکز البحث العلمی و اِحیاء التراث الاسلامی، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٢٧٤۔ **یحییٰ بن معین**، ابو زکریا (۱۵۸۔۲۳۳ھ)۔ التاریخ۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

٢٧٥۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٢٧٦۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریة، ۱۴۰۷ھ۔

٢٧٧۔ **ابو یوسف**، یعقوب بن إبراہیم الانصاری (۱۸۲ھ)۔ کتاب الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ۱۳۵۵ھ۔